Machine Translated by Google

مذہبی آزادی اور انفرادیت

بمقابلہ بابل

بذریعہ اے ٹی جونز

Machine Translated by Google

تعارف

انفرادیت اور آزادی کا خدا خدائی اصول اور انفرادیت کے حق اور ایمان اور سچائی میں آزادی کی اجازت نہیں دے گا، جسے اس نے واضح اور برقرار رکھنے کے لیے ان صدیوں کے دوران بہت شاندار اور مسلسل کام کیا ہے، اسے ہمیشہ لڑنے اور پست کرنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ چرچ اور عیسائی لوگوں کی طرف سے تسلیم شدہ اور ناقص نمائندگی۔ نہیں، یہ سچائی، یہ شاندار سچائی، جو کہ مسیحی کلیسیا اور خود عیسائیت کے وجود کی بنیادی اور بے تاج سچائی ہے -یہ الہی سچائی غالب آئے گی اور ہمیشہ کے لیے دنیا اور کلیسیا میں اپنا الہی مقام محفوظ کر لے گی۔

جو لوگ مسیحی مذہب اور کلیسیا کی اس بنیادی اور الہی سچائی کی حمایت کرتے ہیں، وہ خود، اب اور ہمیشہ، جیسا کہ وہ شروع میں تھے، دنیا میں حقیقی مسیحی کلیسیا ہوں گے، اور وہ "شاندار کلیسیا" لکھیں گے جو مسیح نے دیا تھا۔ اپنے آپ کو کلیسیا کے لیے، "وہ کلام کے ذریعے پانی کے دھونے سے پاک اور پاک کرے گا،" تاکہ اپنے جلالی ظہور پر "وہ اپنے آپ کو ایک شاندار کلیسیا پیش کرے، بغیر داغ یا شکن یا ایسی کوئی چیز، لیکن مقدس اور بغیر۔ داغ"

مذہب "ہمارا فرض ہے جو ہمارے خالق اور اس کے اس فرض کو ادا کرنے کا طریقہ ہے"۔

آزادی "وجود کی حالت ہے، دوسروں کے تسلط سے آزاد، یا محدود حالات سے۔ اخلاقیات اور فلسفہ میں، کسی بھی عقلی ایجنٹ میں یہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ اپنے انتخاب کرنے اور اپنے طرز عمل کا خود فیصلہ کرنے کی، بے ساختہ اور رضاکارانہ طور پر، وجوہات یا مقاصد کے مطابق"۔

مذہبی آزادی، لہٰذا، انسان کو دوسروں کے تسلط سے، یا محدود حالات سے استثنیٰ ہے۔ بے ساختہ اور رضاکارانہ طور پر انسان کو اپنے انتخاب کرنے اور اپنے طرز عمل کا فیصلہ کرنے کی آزادی؛ اپنے خالق کے لیے اپنے فرض میں، اور اس فرض کو ادا کرنے کے انداز میں۔

چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے، اس لیے چیزوں کی فطرت میں سب سے پہلا تعلق وہ ہے جس کا تعلق خدا سے ہے۔ اور سب سے پہلے فرائض خدا کے فرض سے زیادہ کچھ نہیں ہوسکتے۔

فرض کریں کہ ایک وقت تھا جب کائنات میں صرف ایک ذہین مخلوق تھی۔ اس کی پرورش ہوئی؛ اور آپ کا اپنے خالق سے تعلق، اس کے لیے آپ کا فرض، صرف وہی ہے جو ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ ان تمام رشتوں میں سے پہلا ہے جو ممکنہ طور پر موجود ہو سکتا ہے۔ لہذا، یہ لکھا ہے کہ "تمام حکموں میں سے پہلا حکم یہ ہے: سنو اے اسرائیل، خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل، اپنی ساری جان، اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے پیار کرنا۔"

ہر چیز جو کسی بھی روح کی طرف سے موجود ہے سب سے پہلے خدا کی وجہ سے ہے، جیسا کہ ہر چیز خدا کی طرف سے آئی ہے۔ یہ، لہذا، سب سے پہلے ہے

Machine Translated by Google

احکام، اس لیے نہیں کہ یہ بولے گئے یا لکھے ہوئے لفظ کے ذریعے دیے گئے پہلے ہیں، بلکہ اس لیے کہ یہ پہلا ہے جو ممکنہ طور پر ہو سکتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کسی بھی ذہین مخلوق کے وجود کے پہلے اصول کا اظہار ہے۔ اصول وہاں تھا، پہلی ذہین مخلوق کے وجود میں، اس کے وجود کے پہلے لمحے میں؛ اور وہاں اصول ابدی، غیر ترمیم شدہ اور غیر منتشر ہے۔

اب، اگرچہ یہ تمام ممکنہ رشتوں میں سے پہلا ہے، اور تمام فرائض میں پہلا؛ جبکہ یہ رشتہ اور فرض ذہین مخلوق کے وجود میں شامل ہے، پھر بھی اس موروثی ذمہ داری میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہر ذہین مخلوق کو آزاد پیدا کیا ہے۔

ایسی ذمہ داری کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے لیے آزاد، اس فرض کو ادا کرنے یا نہ کرنے کے لیے آزاد، جیسا کہ آپ چاہیں۔

اس سلسلے میں لکھا ہے: ”آج چن لو کہ تم کس کی خدمت کرو گے۔“ "جو چاہے زندگی کا پانی آزادانہ طور پر لے۔" لہٰذا، یہ بالکل درست ہے کہ مذہب میں —ہمیں خالق کی طرف جو فرض پورا کرنا ہے اور اسے کیسے ادا کرنا ہے —خدا نے انسان کو "دوسروں کے تسلط اور محدود حالات سے مکمل طور پر مستثنیٰ" پیدا کیا۔ نے اسے "اپنا انتخاب کرنے، اور اپنے طرز عمل کا خود فیصلہ کرنے کے لیے، بے ساختہ اور رضاکارانہ طور پر" آزاد بنایا۔ اس طرح، مذہبی آزادی خدا کا تحفہ ہے، جو خود عقلی وجود کے تحفے میں شامل ہے۔

خدا کی کوئی بھی خدمت جو اسے فراہم کرنے والے کے ذریعہ آزادانہ طور پر منتخب نہیں کی جاتی ہے وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتی ہے۔ کیونکہ "خدا محبت ہے": اور محبت اور مجبوری، محبت اور طاقت، محبت اور جبر کبھی ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ لہٰذا، کوئی بھی فرض، کوئی بھی فرض، جو کچھ بھی خدا کو پیش کیا جاتا ہے یا پیش کیا جاتا ہے جو فرد کی اپنی مرضی سے نہیں آتا، نہ خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے اور نہ خدا کے لئے۔ اس سلسلے میں، جب خداوند نے اپنی مخلوقات میں سے کسی کو پیدا کیا-

فرشتہ یا انسان -تاکہ یہ مخلوق خدا کی خدمت میں خوش رہے، اور خدا کی خدمت یا عبادت کرنے میں فضیلت پیدا ہو، اس نے اسے ایسا کرنے کا انتخاب کرنے کے لئے آزاد پیدا کیا۔ اور وہ ہے انفرادیت، اور اس پر الٰہی حق۔

اللہ نے انسان کو آزاد پیدا کیا۔ جب انسان، گناہ کے ذریعے، اس آزادی سے الگ ہو گیا اور اسے کھو دیا، مسیح اسے مکمل طور پر بحال کرنے آیا۔ اس لیے خدا اور مسیح کا راستہ آزادی کا ہے۔ اور پوری دنیا کی تاریخ میں انسانیت کے ساتھ مسیح کے ذریعے خدا کا کام اس راستے کو واضح کرنا، انسان کو اس "روح کی آزادی" کی مکمل حفاظت فراہم کرنا رہا ہے جو کہ واحد حقیقی آزادی ہے۔ جس کو بیٹا آزاد کرتا ہے وہ واقعی آزاد ہے۔

صحیفوں میں مذہبی آزادی کے اس موضوع پر چھ مخصوص اسباق واضح اور واضح طور پر دیے گئے ہیں یعنی انسان کے تسلط کے خلاف انفرادی روح کی آزادی اور دنیا کی طاقتوں میں مردوں کے امتزاج۔ ان میں سے ہر سبق ایک الگ اور مخصوص اصول کے موضوع سے متعلق ہے۔ اور چھ اسباق، جو ایک ساتھ لیے گئے ہیں، ہر اصول کی مکمل حد تک مکمل طور پر احاطہ کرتے ہیں۔

اب ہم خصوصی مطالعہ میں شرکت کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں، یہ چھ اسباق الگ الگ اور یکے بعد دیگرے، جیسا کہ کلام میں دیا گیا ہے۔ مذہبی آزادی کی لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ مکمل مذہبی آزادی دوبارہ نہیں ہے۔

اب بھی جانا جاتا ہے، یہاں تک کہ اصولی طور پر، عملی طور پر بہت کم، یہاں تک کہ عیسائیوں کے بڑے پیمانے پر، جیسا کہ کلام میں بالکل واضح کیا گیا ہے۔

Machine Translated by Google

اس لیے آؤ، ہم مطالعہ کریں اور سیکھیں تاکہ ہمیں اصولی طور پر اور تجربے کے لحاظ سے مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو، جیسا کہ سچائی کے صحیفوں میں بیان کیا گیا ہے۔

باب 1

مذہبی آزادی

آمریت سے متعلق

چیزوں کی فطرت میں دوسروں کے تسلط کی کوئی قانونی جگہ نہیں ہے۔

فرد کی زندگی اور کاروبار۔ یہ خاص طور پر اور اعلیٰ ترین طور پر صرف خدا کا دائرہ ہے، جس نے انسان کو اپنی صورت اور اپنی شان کے لیے پیدا کیا۔ ہر شخص انفرادی اور ذاتی طور پر ذمہ دار ہے؛ صرف اس کو جواب دینا ہے۔

تاہم، انسان، گنہگار اور باغی، کبھی بھی خدا کو انفرادی انسان کی روح میں اور اس کے ساتھ اس کی جگہ دینے کے لیے تیار نہیں رہا۔ ہمیشہ سے مہتواکانکشی رہا ہے، اپنے لیے اس جگہ کا دعویٰ کرنے کے لیے تیار ہے، اور اس دعوے کو موثر بنانے کے لیے ہر ممکن وسائل اور آلہ کار سے کوشش کی ہے۔ جہاں تک عام اصولوں کا تعلق ہے، تاریخ خود، گنہگار اور سرکش انسان کے اس متکبرانہ دعوے کو کامیاب بنانے کے لیے ممکنہ طور پر بڑے پیمانے پر کوششوں کے یکے بعد دیگرے اور کچھ نہیں ہو گی کہ وہ اپنے آپ کو روحوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے خدا کی جگہ پر کھڑا کر دے۔ مرد اس سے بڑا کوئی مظاہر نہیں کہ انسان کی تقدیر کو ڈھالنے کے لیے کسی الوہیت کا ارادہ کیا ہوا ہے جس کی کبھی ضرورت ہو سکتی ہے یا دی جا سکتی ہے اس سے کہ بابیل کے زمانے سے لے کر اب تک باریک کے خلاف فرد کی اس کامل آزادی کے مستقل اور بہادری کے دعوے اور دیکھ بھال میں دی گئی ہے۔ دکھاوے اور طاقت اور طاقت کے طاقتور امتزاج جو یہ دنیا ممکنہ طور پر وضع کر سکتی ہے۔ نمرود سے لے کر نبوکدنزار تک اور نبوکدنزار سے لے کر اب تک سلطنت کا راستہ اور توانائی اسی ایک چیز کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ اس سارے عرصے میں، ابراہیم، جوزف، موسیٰ، ڈینئیل اور ان کے تین ساتھی، پال، وائکلف، ہس، ملٹز، میتھیاس، کونراڈ، جیروم، لوتھر، راجر ولیمز اور بے شمار ناموں کی بھیڑ، اور سب سے بڑھ کر یسوع جیسی عظیم شخصیات۔ مسیح، الٰہی ایمان کے ذریعہ خدا کے ساتھ بالکل تنہا رہا ، جہاں تک انسان کا تعلق ہے، انفرادیت اور اس میں، انسان کی روح کی آزادی، اور صرف اور صرف خدا کی حاکمیت کے ذریعہ۔ روح کا علاقہ۔

بابل کی سلطنت نے مہذب دنیا کو گھیر لیا، جیسا کہ اس وقت کی دنیا تھی۔ نبوکدنضر بادشاہ اور سلطنت کا مطلق حکمران تھا۔ "اے بادشاہ، بادشاہوں کے بادشاہ، جسے آسمان کے خدا نے بادشاہی، طاقت، طاقت اور جلال عطا کیا ہے۔ جس کے ہاتھ میں بنی آدم، جہاں کہیں وہ رہتے ہیں، اور میدان کے درندوں اور ہوا کے پرندوں کو سونپ دیا گیا، تاکہ تم ان سب پر حکومت کرو۔" دانی ایل ۔2:37،38

خدا نے اپنے ذاتی مقصد میں تمام قوموں کو بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کی حکمرانی کے تابع کر دیا تھا۔ یرمیاہ ۔27:1-13 بابل کی شکل اور نظام حکومت میں بادشاہ کا اختیار مطلق تھا۔ اس کا لفظ قانون تھا۔ خودمختاری کے اس مطلق العنانیت میں، بادشاہ نبوکدنضر نے روحوں کے ساتھ ساتھ جسموں، مذہبی زندگی کے ساتھ ساتھ ان کی خود مختاری کا تصور کیا۔

ان لوگوں کا سول طرز عمل جو اس کی طاقت کے تابع تھے۔ اور چونکہ وہ قوموں کا حکمران تھا، اس لیے وہ مذہب اور قوموں کے مذہب کا حاکم ہوگا۔
اِس سلسلے میں، اُس نے تقریباً ایک سو فٹ اونچی اور دس فٹ چوڑی سونے کی ایک بڑی مورت بنائی اور ”اسے بابل کے صوبہ دورا کے میدان میں قائم کیا۔ پھر اس نے صوبوں سے سلطنت کے تمام عہدیداروں کو بلایا کہ وہ عظیم سنہری تصویر کو وقف کریں اور اس کی عبادت کریں۔ تمام افسر آئے اور ایک ساتھ تصویر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

"اب ہیرالڈ نے اونچی آواز میں اعلان کیا: اے قوموں، قوموں اور تمام زبانوں کے لوگو، تمہیں حکم دیا گیا ہے: اس وقت تم نرسنگے، پائپ، بربط، بربط، بربط کی آواز سنو۔ بیگ پائپس، اور ہر طرح کی موسیقی، آپ گر کر اس سنہری تصویر کی پرستش کریں گے جسے بادشاہ نبوکدنضر نے قائم کیا تھا۔ جو کوئی سجدہ نہیں کرتا اور اس کی عبادت نہیں کرتا اسے فوراً آگ کی بھٹی میں پھینک دیا جائے گا۔" اور جب موسیقی کے آلات عبادت کے لیے عظیم اشارہ بجاتے تھے، تو تمام ”قومیں اور تمام زبانیں بولنے والے“ سنہری مورت کی پرستش کرنے کے لیے گر پڑے۔ دانی ایل ۔3:4-6

لیکن مجلس میں تین نوجوان عبرانی آدمی تھے جنہیں یروشلم سے بابل لے جایا گیا تھا، لیکن جنہیں بادشاہ کے حکام نے بابل کے صوبے کے امور پر مقرر کیا تھا۔ یہ نہ سجدہ کرتے تھے نہ عبادت کرتے تھے اور نہ ہی ان کی طرف کوئی خاص توجہ دیتے تھے۔

کیا ہو رہا تھا.
یہ مشاہدہ کیا گیا تھا، اور بادشاہ کے سامنے الزام لگایا گیا تھا. "کچھ یہودی آدمی ہیں جن کو آپ نے بابل کے صوبے کے امور پر مقرر کیا ہے: شدرک، میسک اور عبدنجو؛ اے بادشاہ، یہ لوگ آپ کو نظر انداز کر چکے ہیں، وہ آپ کے معبودوں کی عبادت نہیں کرتے اور نہ ہی اس سونے کی مورت کی پرستش کرتے ہیں جسے آپ نے کھڑا کیا ہے۔" دانی ایل ۔3:12

تب "غصے اور غضبناک" بادشاہ نے تینوں نوجوانوں کو اپنے سامنے لانے کا حکم دیا۔ یہ کیا گیا ہے۔ بادشاہ نے اب خود ان سے براہ راست اور ذاتی طور پر بات کی: "اے شدرک، میسک اور عبدنجو، کیا یہ سچ ہے کہ تم میرے معبودوں کی عبادت نہیں کرتے یا اس سونے کی مورت کی پرستش نہیں کرتے جو میں نے قائم کی ہے؟" اس کے بعد بادشاہ نے خود یہ حکم دہرایا کہ ہر قسم کے موسیقی کے آلات کی آواز پر وہ جھک کر سجدہ کریں، ورنہ انہیں ”فوری طور پر بھڑکتی ہوئی آگ کی بھٹی میں پھینک دیا جائے گا“۔

لیکن نوجوانوں نے اطمینان سے جواب دیا: ”نبوکدنضر، ہمیں آپ کو اس بارے میں جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہمارا خدا جس کی ہم خدمت کرتے ہیں، ہمیں بچانا چاہے تو وہ ہمیں آگ کی بھٹی سے اور اے بادشاہ، تیرے ہاتھوں سے بچائے گا۔ ورنہ اے بادشاہ جان لے کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی اُس سونے کی مورت کی پرستش کریں گے جسے آپ نے کھڑا کیا ہے۔" دانی ایل ۔3:16-18

معاملہ اب واضح ہو چکا تھا۔ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کے حاکم نے ذاتی طور پر اپنے حکم کا اظہار براہ راست تین افراد سے کیا تھا۔ اور ان کی طرف سے اسے اعلانیہ جواب ملا تھا کہ وہ عرض نہیں کریں گے۔

وہ طرز عمل تھا، اور وہ ایسے الفاظ تھے جیسے بادشاہ نے اپنی مطلق العنانیت میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس لیے ان میں ذاتی اور سرکاری ناراضگی پیدا ہوئی۔ اور وہ اتنا غصے میں تھا کہ نوجوانوں کے خلاف "اس کے چہرے کی شکل بدل گئی" ، اور اس نے بھٹی کو معمول سے سات گنا زیادہ گرم کرنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ ”اُس کی فوج میں سب سے زیادہ طاقتور آدمی“ نے جوانوں کو باندھ کر جلتی ہوئی بھٹی کے بیچ میں پھینک دیا۔

Machine Translated by Google

تو یہ کیا گیا. اور تینوں آدمیوں کو، "اپنی چادروں، اپنے سروں، ٹوپیوں اور اپنے دوسرے کپڑوں سے جکڑے ہوئے تھے۔ . . وہ بھڑکتی ہوئی بھٹی کے اندر بندھے پڑ گئے۔" لیکن یہ تب تھا کہ بادشاہ اپنی زندگی سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا، اور اپنے مشیروں سے "جلدی سے کھڑا ہو گیا" کہنے لگا: "کیا ہم نے تین بندھے آدمیوں کو آگ میں نہیں ڈالا؟"

انہوں نے اسے یقین دلایا کہ یہ سچ ہے۔ لیکن اُس نے آگے کہا: "میں چار آدمیوں کو دیکھتا ہوں ، جو آگ کے اندر گھوم رہے ہیں، بغیر کسی نقصان کے۔ اور کمرے کا پہلو دیوتاؤں کے بیٹے جیسا ہے۔"

تب بادشاہ بھٹی کے دروازے کے قریب پہنچا اور آدمیوں کو ان کے ناموں سے پکارا اور کہا: "خدائے اعلیٰ کے بندو، باہر آؤ اور آؤ۔" پھر وہ "آگ کے درمیان سے نکل آئے۔ بادشاہ کے سرداروں، حاکموں، گورنروں اور مشیروں نے اکٹھے ہو کر دیکھا کہ آگ کا ان لوگوں کے جسموں پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ نہ ان کے سر کے بال بکھرے، نہ ان کی چادریں بدلی، نہ ان پر آگ کی بو آئی۔"

"نبو کد نضر نے کہا، "شدرک، میسک اور عبدنجو کا خدا مبارک ہو جس نے اپنا فرشتہ بھیجا اور اپنے خادموں کو جو اس پر بھروسا رکھتے تھے، نجات دی، کیونکہ وہ بادشاہ کی بات کو پورا نہیں کریں گے، بلکہ ان کے حوالے کرنے کو ترجیح دی ہے۔" ان کے اپنے جسم، اپنے خدا کے علاوہ کسی دوسرے خدا کی عبادت اور عبادت کرنا۔

پھر صورت حال یہ ہے: خداوند نے تمام قوموں کو شاہِ بابل کے تابع کر دیا تھا۔ اپنے نبی کے پیغامات کے ذریعے اُس نے اپنے لوگوں، یہودیوں اور اُن تین نوجوانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ "شاہِ بابل" کی خدمت کریں۔ تاہم، تینوں نے بابل کے بادشاہ کی اس تفصیل میں خدمت کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا جو اس نے خود ذاتی طور پر اور براہ راست انہیں کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور اس انکار میں، خُداوند خود بہت نمایاں طور پر اُن کے ساتھ رہا، اُنہیں نجات دلاتا رہا۔

لہٰذا، یہ زیادہ واضح طور پر ظاہر کرنا ناممکن ہوگا کہ خداوند نے، جب لوگوں کو بابل کے بادشاہ کے سامنے اس کی خدمت کے لیے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا تھا، تو کبھی یہ حکم یا ارادہ نہیں کیا تھا کہ وہ دین کے میدان میں اس کی خدمت کے لیے اس کے تابع ہوجائیں ۔

تین آدمیوں کے رویے اور ان کی شاندار رہائی کی اس بلاشبہ منظوری سے، خداوند نے بادشاہ پر بالکل واضح کر دیا کہ اس معاملے میں اس کا حکم غلط تھا۔ کہ اس بادشاہ نے ایک فرقہ کا مطالبہ کیا تھا جس کا مطالبہ کرنے کا اسے کوئی حق نہیں تھا۔ کہ خداوند نے اسے قوموں کا بادشاہ بنا کر لوگوں کے مذہب میں بادشاہ نہیں بنایا تھا۔ کہ اسے قوموں، قوموں اور زبانوں کی قیادت پر فائز کر کے خدا نے اسے کسی ایک فرد کے بھی مذہب کا رہنما نہیں بنایا تھا۔ کہ اگرچہ خُداوند نے تمام قوموں اور لوگوں کو اُس کی سیاسی اور جسمانی خدمت کے سلسلے میں بادشاہ کے جوئے کے نیچے لایا تھا، لیکن اُسی خُداوند نے بلا شبہ بادشاہ کے سامنے یہ ظاہر کیا تھا کہ اُس نے اُسے کسی بھی طرح سے اقتدار یا دائرہ اختیار نہیں دیا تھا۔ ان کی روحیں کہ اگرچہ قوم اور قوم کے درمیان، اور انسان اور انسان کے درمیان تمام چیزوں میں، تمام قوموں، قوموں اور زبانوں کو اس کی خدمت کے لئے دیا گیا تھا، پھر بھی خدا نے اسے ان سب پر حاکم بنایا تھا؛ تاہم بادشاہ کا ہر انسان اور خدا کے درمیان تعلقات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور یہ کہ انفرادی شخص کے حقوق کی موجودگی میں، ضمیر اور عبادت میں، "بادشاہ کا کلام" تبدیل ہونا چاہیے، بادشاہ کا فرمان باطل ہے۔ کہ اس چیز میں دنیا کا بادشاہ صرف کوئی نہیں ہے، کیونکہ یہاں صرف اللہ ہی حاکم ہے اور سب کچھ۔

Machine Translated by Google

اور تمام بادشاہوں اور تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ کے لئے، یہ سب کچھ اس دن کیا گیا تھا، اور یہ ہماری نصیحت کے لئے لکھا گیا تھا، جن پر زمانوں کے اختتام آ چکے ہیں.

باب 2

مذہبی آزادی
قانون کی بالادستی کے پیش نظر

بابل کی عالمی طاقت اور سلطنت ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی۔ اور ایک اور نے اس کی جگہ لے لی —میڈو فارس کی طاقت اور سلطنت۔ یہاں حکومت کا ایک اور اصول تھا اور یہاں دنیا کو مذہبی آزادی کا ایک اور سبق دیا جاتا ہے۔

مادی فارسی سلطنت میں، حکومت کے اصول بابل کے اصولوں سے مختلف تھے۔

بابل، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، نہ صرف ایک مطلق العنان بادشاہت تھی، بلکہ ایک مطلق العنانیت تھی -ایک آدمی کی حکمرانی، ایک انفرادی مطلق العنانیت۔ بادشاہ کا لفظ قانون تھا، اور قانون بدلنے والا تھا کیونکہ بادشاہ کی مرضی اور بات بدل جاتی ہے۔ بادشاہ قانون کا سرچشمہ تھا، اس کا کلام باقی سب کے لیے قانون تھا۔ لیکن جہاں تک خود قانون کی کوئی پابندی نہیں تھی۔

میڈو فارسی حکومت بھی ایک مطلق العنان بادشاہت تھی۔ وہاں بھی بادشاہ کا کلام قانون تھا۔ لیکن بابل کے بارے میں ایک بنیادی فرق کے ساتھ۔
ایک بار جب بادشاہ کا لفظ بطور قانون جاری ہو گیا تو اس قانون کو بادشاہ خود تبدیل یا اس سے متصادم نہیں ہو سکتا تھا۔ بادشاہ خود اپنے ہی قول یا فرمان سے جو کبھی قانون بن چکا تھا، اپنے خلاف پھنس گیا۔ اس لیے میڈو فارس کی حکومت قانون کی حکومت تھی، اس کے اصول قانون کی بالادستی تھے۔

اس سلطنت میں بزنس ایڈمنسٹریشن کے سربراہ کے طور پر، تین صدور تھے، جن میں ڈینیئل پہلا تھا۔ دانیال کے علم، دیانتداری، مہارت اور انتظام میں عمومی قدر کی وجہ سے، بادشاہ کے ذہن میں تھا کہ وہ "اسے پوری سلطنت پر قائم کرے۔ یہ معلوم ہونے سے دوسرے دو صدور اور شہزادوں میں حسد پیدا ہوا۔ اور انہوں نے ڈالنے کی سازش کی -

یہ نیچے.
پہلے اُنہوں نے سلطنت کے معاملات میں اُس کے طرزِ عمل کے سلسلے میں "دانیال پر الزام لگانے کا موقع" تلاش کیا۔ لیکن ایک طویل اور مستعد تلاش کے بعد، اور انتہائی تفصیلی چھان بین کے بعد، وہ اپنی کوششوں کو معطل کرنے اور اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے کہ انہیں کبھی بھی "کوئی الزام نہیں ملے گا۔ . . کوئی غلطی نہیں، کوئی قصور نہیں" کیونکہ "وہ وفادار تھا۔"

"پھر ان لوگوں نے کہا، "ہمیں اس دانیال پر الزام لگانے کا کوئی موقع نہیں ملے گا، جب تک کہ ہم اس کے خدا کی شریعت میں اس کے خلاف تلاش نہ کریں۔"
لیکن وہ اپنے خدا کے قانون کے بارے میں بھی اس کے خلاف کوئی موقع نہیں پا سکتے تھے، یہاں تک کہ وہ خود پہلی بار ایسی صورت حال پیدا کر چکے تھے جس سے مطلوبہ موقع ناگزیر ہو گیا تھا۔

سلطنت کے معاملات میں ان کے خلاف کسی موقع یا غلطی کو تلاش کرنے کی ان کی طویل اور انتھک کوششوں نے انہیں خدا کے ساتھ ان کی مکمل عقیدت اور وفاداری کا یقین دلایا تھا۔ انہوں نے اپنی تحقیق کے ذریعے تجربے سے دریافت کیا کہ وہ کسی طرح بھی خدا سے مکمل عقیدت کی تنگ لکیر سے بالوں کی چوڑائی کو مائل نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ مکمل طور پر انفرادی معاملہ تھا، جس میں کسی بھی آدمی کا کسی طرح سے دخل نہیں تھا۔ اور دوسروں کے ساتھ اپنے طرز عمل میں اور

Machine Translated by Google

ریاست، اس کی اپنی شعوری طور پر جانبدارانہ تحقیقات نے ثابت کیا تھا کہ یہ حقیقت میں فائدہ مند ہے۔

لہٰذا، اس کے خلاف موقع ملنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، حتیٰ کہ اس کے خدا کے قانون کے حوالے سے، حالات و واقعات کے لحاظ سے۔ لہٰذا، انہیں ایسے حالات پیدا کرنے کی ضرورت کا سامنا کرنا پڑا، دانیال کی خُدا کے تئیں غیر متزلزل عقیدت نے وہ ذرائع پیدا کیے جس کے ذریعے وہ آگے بڑھیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک منصوبہ بنایا جس میں انہوں نے سلطنت کے تمام عہدیداروں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور وہ بادشاہ کے پاس گئے اور کہا: "اے بادشاہ دارا، ہمیشہ زندہ رہو! بادشاہی کے تمام صدور، پریفیکٹس اور سیٹراپ، مشیران اور گورنرز نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بادشاہ ایک فرمان جاری کرے اور اس بات پر سختی سے ممانعت کرے کہ کوئی بھی آدمی جو تیس دنوں تک کسی خدا یا کسی انسان سے درخواست کرے، اور اے بادشاہ، تُو شیروں کی ماند میں نہ ڈالا جائے۔ اس لیے اب اے بادشاہ، حکم امتناعی کو منظور کرو، اور نامہ پر دستخط کرو، تاکہ اسے تبدیل نہ کیا جائے، اگر -

میڈیس اور فارسیوں کے قانون کے مطابق، جسے منسوخ نہیں کیا جا سکتا" ۔ دانی ایل ۔6:6-8
بادشاہ نے سلطنت کے اعلیٰ ترین عہدیداروں کی اتنی بڑی تعداد کی طرف سے اس چاپلوسی کی تجویز سے خود کو بہکانے کی اجازت دی اور فرمان پر دستخط کر دیئے۔ دانیال جانتا تھا کہ فرمان من گھڑت تھا، اور قانون پر بادشاہ نے دستخط کیے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اب یہ سلطنت کا قانون ہے -ایک ایسا قانون جو نہ تو بدلا جا سکتا ہے اور نہ ہی بدلا جا سکتا ہے۔ تاہم، وہ گھر چلا گیا، اور جیسے جیسے نماز کا باقاعدہ وقت قریب آیا، دن میں تین بار، "اس نے دعا کی اور اپنے خدا کا شکر ادا کیا"۔ پھر، شاہی قانون کی اس کھلی بے توقیری کو دیکھتے ہوئے، وہ جلدی سے بادشاہ کے پاس پہنچے اور بڑے ادب سے پوچھا: "کیا آپ نے حکم امتناعی پر دستخط نہیں کیے؟ . "

بادشاہ نے جواب دیا: "یہ لفظ یقینی ہے، مادیوں اور فارسیوں کے قانون کے مطابق، جسے منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔" اس کے بعد دانائیل کے مصنفین نے بیان کیا: ”یہ دانیال جو یہوداہ کے جلاوطنوں میں سے ایک ہے، اے بادشاہ، آپ کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا اور نہ ہی اس حکم پر جس پر آپ نے دستخط کیے ہیں، بلکہ وہ دن میں تین بار دعا کرتا ہے۔

تب بادشاہ یہ سن کر "بہت غمگین ہوا، اور دانیال کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اور سورج غروب ہونے تک اس نے اسے بچانے کی کوشش کی۔"
لیکن اس دوران اور ہر موقع پر بادشاہ کو چالاک آدمیوں سے یہ اپیل کی گئی: "قانون؛ قانون". ”اے بادشاہ جان لو کہ یہ مادیوں اور فارسیوں کا قانون ہے کہ کوئی بھی حکم یا حکم جس پر بادشاہ کی پابندی ہو اسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا“ ۔

قانون کی بالادستی نے خود بادشاہ کو محدود کر دیا۔ کوئی فرار نہیں تھا۔ اور، بڑی ہچکچاہٹ کے درمیان، "اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ دانیال کو لے آئیں اور اسے لی کے ماند میں پھینک دیں۔
آئنز۔
بادشاہ نے رات روزے سے اور سوئے بغیر گزاری۔ لیکن صبح سویرے وہ جلدی سے شیروں کی ماند کی طرف گیا، اور ”دانیال کو اداس آواز سے پکارا۔ بادشاہ نے دانیال سے کہا، "اے دانیال، زندہ خدا کے بندے، کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا خدا جس کی تم مسلسل عبادت کرتے ہو، تمہیں شیروں سے بچا سکتا؟"

دانیال نے جواب دیا، ”اے بادشاہ، ہمیشہ زندہ رہو! میرے خدا نے اپنا فرشتہ بھیجا، اور شیروں کے منہ بند کر دیے، تاکہ وہ مجھے نقصان نہ پہنچائیں، کیونکہ اس کے سامنے مجھ میں بے گناہی پائی جاتی تھی۔ میں نے بھی تیرے خلاف کوئی جرم نہیں کیا اے بادشاہ۔" اور وہاں یہ بات پوری طرح سے اور ہمیشہ کے لیے ظاہر کی گئی کہ جو شخص کسی ایسے قانون کی توہین کرتا ہے جس سے خدا کی عبادت متاثر ہوتی ہے، وہ خدا کے نزدیک بے گناہ ہے، اور وہ بادشاہ، ریاست، معاشرے، یا معاشرے کے لیے "کوئی جرم" نہیں کرتا۔ کوئی دوسرا شخص۔ قانون یا حکومت کا اصول۔

یہ سب کچھ الہی سچائی میں ایک بار پھر ظاہر کرتا ہے کہ کسی بھی زمینی حکومت کو مذہب کے معاملات میں کبھی کوئی حق یا دائرہ اختیار نہیں ہو سکتا، یعنی "فرضے میں جو ہم اپنے خالق کے ذمہ دار ہیں، اور اس کے طریقے سے۔

Machine Translated by Google

آئیے ہم اپنا خیال رکھیں۔" اس معاملے میں ایک اور مظاہرہ ہے کہ کسی بھی حکومت کو کبھی بھی یہ حق نہیں ہو سکتا کہ وہ قانون کی دفعات میں شامل کرے جو مذہب کا احترام کرتی ہیں، اور اس طرح "قانون" کی بالادستی اور سالمیت کا دعویٰ کرتی ہے ۔ کہ "یہ بنیادی طور پر مذہب کا نہیں، بلکہ صرف قانون کا سوال ہے"، کہ "ہم مذہبی پابندی نہیں مانگ رہے ہیں، بلکہ صرف قانون کے احترام کے لیے کہہ رہے ہیں -"ڈینیئل کے معاملے میں اور "میڈیز اور فارسیوں کے قانون کی بالادستی"، ان تمام اپیلوں کا الہی جواب یہ ہے کہ مذہب سے متعلق کسی بھی چیز کو قانون میں کبھی بھی جائز جگہ نہیں مل سکتی۔

مذہب میں کامل انفرادیت کا حق کردار کے لحاظ سے الہی ہے اور اس وجہ سے یہ ایک بالکل ناقابل تلافی حق ہے۔ اور مذہبی پابندیوں یا پابندیوں کو قانون کا معاملہ بنانے سے اس الہی حق کے آزادانہ استعمال پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ حق کی فراوانی، اور اس کے استعمال کی کامل آزادی، ہمیشہ ایک ہی رہتی ہے، اگرچہ مذہب کو قانون کا حصہ بنایا گیا ہو۔ اور جب مذہب، مذہبی پابندی یا ممانعت کو قانون میں طے کیا جاتا ہے، حالانکہ قانون میڈیس اور فارسیوں کی طرح اعلیٰ اور پیچیدہ ہے، تو مذہب میں انفرادیت کا الہی حق اور کامل آزادی پھر اس قانون تک پھیل جاتی ہے جو مذہب کو مجسم کرتا ہے۔ ایسا قانون بالکل بھی کوئی قانون نہیں ہے۔ "قانون کی بالادستی اور سالمیت" کی آڑ میں مذہبی پابندیوں یا پابندیوں کو مسلط کرنے کا عمل مذہب میں الہی حق اور کامل آزادی اور انفرادیت کو ختم کرنے یا کسی بھی طرح سے محدود کرنے کے بجائے، صرف دعوے کی تمام بنیادوں کو ختم کرنے کی حد تک ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ "قانون کی بالادستی اور سالمیت" کے طور پر -اس کیس میں مخصوص قانون کو کالعدم قرار دے رہا ہے۔

دیوانی چیزوں کے میدان میں دیوانی قانون یقیناً اعلیٰ ہے ، لیکن مذہبی چیزوں کے میدان میں اس کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

مذہب میں انفرادیت کے الہی حق کی موجودگی میں، جیسا کہ اس کا تعلق مطلق العنان حکومت سے ہے،
جس کی مثال بادشاہ نبوکدنزار کے معاملے میں ہے، بادشاہ کا لفظ بدلنا چاہیے۔

مذہب میں انفرادیت کے الہی حق کی موجودگی میں، جیسا کہ اس کا تعلق قانون کی بالادستی اور نرمی سے ہے،
جس کی مثال میڈیس اور فارسیوں کی حکومت میں دی گئی ہے، کوئی بھی قانون جو مذہب کو متاثر کرتا ہے یا اس پر غور کرتا ہے، کوئی قانون نہیں ہے۔

دین کا میدان خدا کا ہے۔ اس میدان میں، صرف خدا ہی حاکم ہے، اور اس کی مرضی واحد قانون ہے۔ اور اس میدان میں فرد واحد خدا کے ساتھ کھڑا ہے، صرف اس کے لیے ذمہ دار ہے۔

باب 3

مذہبی آزادی جو بھی ہو۔
ریاست اور چرچ کی یونین کے خدشات

بہت ہی قابل ذکر حقائق اور ناقابل تردید تجربات سے، بادشاہ نبوکدنزار اور تین نوجوان عبرانیوں کے معاملے میں، الہی سچائی اور اصول کو ہمیشہ کے لیے واضح کر دیا گیا، کہ لوگوں کے مذہب کے ساتھ کسی بھی بادشاہ کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ جسے مذہب میں انفرادیت کا حق دیا گیا ہے، بادشاہ کا لفظ بدلنا چاہیے۔

حقائق اور تجربات کے مطابق، دانیال کے خلاف مادی-فارسی حکومت کے معاملے میں، ہمیشہ کے لیے الٰہی ارادہ اور سچائی، اور یہ اصول واضح کر دیا گیا کہ لوگوں کے مذہب کے ساتھ نہ کوئی قانون ہے، نہ کوئی حکومت۔

Machine Translated by Google

قانون کے ذریعے، ہو سکتا ہے کہ اس سے کوئی تعلق نہ ہو- یہ کہ مذہب میں انفرادیت کے آزادانہ استعمال کے پیش نظر، مذہب سے متعلق کوئی بھی قانون کچھ نہیں ہے۔ اور ہر وہ فرد جو قطعی طور پر اس قانون کو نظر انداز کرتا ہے اور اس کو نظرانداز کرتا ہے وہ خدا کے نزدیک "معصوم" ہے ، اور حکومت، قانون یا معاشرے کے سامنے بھی کوئی "جرم" نہیں ہے۔

یہ دو مثالیں، اور وہ اصول جو وہ بیان کرتے ہیں، زمینی حکومت کے ہر مرحلے کو اس طرح گھیرے ہوئے ہیں۔ اس طرح یہ عظیم اور اہم سچائی واضح ہو جاتی ہے کہ مذہب اپنی رسومات، اداروں اور عبادات کے ساتھ مکمل طور پر مستثنیٰ ہے، اور اسی طرح اسے کسی بھی مرحلے یا شکل کی زمینی حکومتوں کے جبر سے ہونا چاہیے۔ وہ مذہب، ہر اس چیز کے ساتھ جو اس سے متعلق ہے، صرف اس شخص کا ہے جو خدا کے ساتھ اس کے ذاتی تعلقات میں ہے۔

لیکن ایک اور طریقہ ہے جس میں انسان نے مذہب کے دائرے میں انسان پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے: چرچ کے ذریعے، ریاست کے ذریعے۔
لوگ دنیا سے بلائے گئے، اور دنیا سے خدا کی طرف الگ ہوئے، دنیا میں اس کی کلیسیا ہیں۔ جب خُدا نے اپنے لوگوں کو مصر سے باہر بلایا، وہ سب سے پہلے "بیگستان میں کلیسیا" تھے۔ اور بعد میں کنعان کی سرزمین میں وہ وہاں کی کلیسیا تھے۔

ان کی سخت گردن، دل کی سختی، اور دماغ کے اندھے پن کی وجہ سے، وہ افسوس کے ساتھ خدا کے کلیسیا کے طور پر ان کے لیے اس عظیم مقصد کو کھو چکے ہیں۔ تاہم، اپنی نیکی اور رحم میں، خدا نے "بیگستان میں" اور زمین پر نسل در نسل ان کے طرز عمل کو برداشت کیا۔ اس طرح، بہت سے اتار چڑھاؤ کے ذریعے، کہ لوگوں نے کلیسیا کے طور پر اس وقت تک جاری رکھا جب تک کہ مسیح، خُداوند، زمین پر رہنے کے لیے نہیں آیا۔ اس سارے عرصے کے دوران، یہ کلیسیا ایک وسیع سلطنت اور تسلط کے شاندار ترین وعدوں کا وارث رہا ہے۔

جس وقت مسیح ایک انسان کے طور پر زمین پر آیا، روم کی تسلط اور طاقت نے اس کلیسیا کے لوگوں کو سخت اور ظالمانہ وقتی تابعداری میں رکھا، اور وہ موعودہ نجات دہندہ کے ظہور کے خواہش مند تھے۔ اس نجات دہندہ سے کثرت سے وعدہ کیا گیا تھا، اور آخرکار وہ آیا۔ لیکن کلیسیا کے عظیم لوگوں نے اپنی دنیاوی عزائم کو بادشاہی اور بادشاہی کی روحانیت سے آنکھیں چھپانے کی اجازت دی تھی جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لوگوں کو ایک سیاسی اور وقتی آزادی کا انتظار کرنے کے لیے تلاش کیا اور سکھایا جو روم کے جوئے کو ختم کرے گا، اس کی طاقت کو توڑ دے گا اور منتخب لوگوں کے کلیسیا کو قوموں پر اقتدار اور تسلط کے عہدے پر فائز کرے گا، اس کے مطابق جو اس کے لیے برقرار رکھا گیا تھا۔ قوموں کی طرف سے آپ کے اوپر طویل.

جب یسوع پہلی بار اپنی عوامی خدمت میں نمودار ہوئے، تو کلیسیا کے یہ عظیم لوگ اُس ہجوم کا پیچھا کرتے تھے جو اُس کے گرد جمع تھے اور دلچسپی سے اُس کی باتیں سنتے تھے، اِس اُمید پر کہ وہ اُن کی توقعات کو پورا کرے گا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ہجوم کی دلچسپی اور جوش اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ وہ "اسے زبردستی بادشاہ بنانا چاہتے تھے"، اور جب انہوں نے دیکھا کہ یسوع، اس اعزاز کو قبول کرنے یا اس طرح کے منصوبے کی حوصلہ افزائی کرنے کے بجائے ، "ان میں سے پیچھے ہٹ گئے" ، انہوں نے اس میں یہ بھی دیکھا کہ روم کے تسلط سے نجات اور قوموں پر سربلندی کی ان کی تمام مہتواکانکشی امیدیں ، جہاں تک یسوع کا تعلق تھا ، بالکل بیکار تھے۔

اس وقت تک لوگوں کے ساتھ یسوع کا اثر اتنا وسیع اور مضبوط ہو چکا تھا کہ چرچ کے رہنماؤں نے دیکھا کہ لوگوں پر ان کی طاقت تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ ان کے مہتواکانکشی منصوبوں اور دنیاوی اقتدار اور تسلط کی امیدوں کو پورا یا منظور ہوتا ہوا دیکھا جائے، انہوں نے مایوسی کے ساتھ دیکھا کہ لوگوں میں وہ طاقت اور اثر و رسوخ جس سے وہ لطف اندوز ہو رہے تھے، بڑی حد تک کمزور ہو گیا ہے۔ اور یہ، ایک ایسے شخص کی وجہ سے جو بڑے مبہم سے پیدا ہوا، جو کم شہرت کے شہر سے آیا تھا، اور جو زیادہ سے زیادہ صرف تھا۔

Machine Translated by Google

چرچ کا ایک عام رکن! ان کے مقام اور وقار کو بچانے کے لیے، اور جلدی سے کچھ کرنے کی ضرورت تھی۔ اسے تبلیغ یا تعلیم نہ دینے کا حکم دینے کے بارے میں سوچنے میں واضح طور پر بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس وقت تک وہ اچھی طرح جان چکے تھے کہ نہ صرف وہ بلکہ خود ہجوم بھی اس نوعیت کی کسی ممانعت پر توجہ نہیں دیں گے۔ لیکن باہر نکلنے کا ایک راستہ تھا -ایک ایسا ذریعہ جس کے ذریعے اس کے مقام اور وقار کو برقرار رکھا جائے -اور اس پر اور لوگوں پر ان کا اقتدار محفوظ کیا جائے۔ اپنے اور اپنے مقام کے بارے میں ان کی رائے میں، ان کے مقام اور وقار کو نہ صرف مقام بلکہ کلیسا اور خود قوم کے وجود کے ساتھ یکساں بنانا ایک بہت آسان کام تھا۔ اس سلسلے میں، اُنہوں نے نتیجہ اخذ کیا: ”اگر ہم اُسے ایسے ہی چھوڑ دیں تو سب اُس پر ایمان لائیں گے۔ تب رومی آئیں گے اور نہ صرف ہماری جگہ لے لیں گے بلکہ خود قوم کو لے لیں گے۔ اور "اس دن سے، انہوں نے اسے قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔" یوحنا ۔11:47،53

لیکن چونکہ وہ رومی حکومت کے تابع تھے، اُن کے لیے یہ جائز نہیں تھا کہ وہ کسی آدمی کو مار ڈالیں۔ اس لیے اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے انہیں حکومت یا سول اتھارٹی سے کنٹرول حاصل کرنا پڑا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ ایسی اتھارٹی رومن تھی، اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ رومی اتھارٹی، جس سے وہ تمام دنیاوی چیزوں سے نفرت کرتے تھے، اور جسے وہ کسی بھی حالت میں تسلیم نہیں کر سکتے تھے۔ ان سب کو چرچ میں اپنی جگہ، وقار اور طاقت کو غائب ہوتے دیکھنے کے خوفناک متبادل کے سامنے بھول جانا چاہیے۔

چرچ میں، فریسی اور ہیرودین مخالف کھمبے پر کھڑے تھے۔ ہیرودین اس لیے کہلاتے تھے کیونکہ وہ ہیرودیس کے حامی تھے۔ وہ یہودیہ کے بادشاہ کی حیثیت سے ہیرودیس کے معذرت خواہ تھے۔ لیکن ہیروڈ صرف روم کی طرف سے براہ راست عہدہ کے ذریعہ بادشاہ ہونے کے ناطے، وہ روم کی طاقت سے اپنے آپ کو بادشاہ بنا اور برقرار رکھا۔ اس طرح، ہیروڈ کے حامی اور معافی مانگنے والے ہونے کا مطلب روم کا حامی اور معافی مانگنے والا ہونا تھا۔

فریسی کلیسیا کے خصوصی طور پر راستباز لوگ تھے۔ وہ چرچ کی انتہائی جماعت کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس طرح، وہ کلیسیا کی پاکیزگی کے محافظ، خدا کے ساتھ سچی وفاداری کے نمائندے اور منتخب لوگوں کے قدیم وقار کے محافظ تھے۔ اس طرح، وہ سب سے زیادہ شدت پسند تھے اور روم کے مخالف تھے، اور ہر وہ چیز جو روم سے تھی یا اس سے کوئی تعلق تھا۔

لیکن فریسی، بطور خاص راستباز اور اعلیٰ ترین وقار کے حامل، وہ تھے جو مسیح کے خلاف سب سے زیادہ دشمنی رکھتے تھے، اور کونسلوں کی قیادت کرتے تھے اور اُس کو تباہ کرنے کے منصوبے بناتے تھے۔ اور اسے موت کے گھاٹ اتارنے کے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے، انہیں سیکولر طاقت کے تعاون کی ضرورت تھی، جو اکیلا روم تھا۔ لہٰذا، یسوع کے خلاف اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے، وہ روم سے اپنی نفرت کو نظر انداز کر دیں گے، اور یسوع کے خلاف روم کی طاقت کو استعمال کریں گے، جس کے پیشے کے لحاظ سے، وہ سب سے زیادہ مخالف اور اعتراض کرنے والے تھے۔

سیکولر اقتدار کو حاصل کرنے کے لیے وہ اس خلیج پر قابو پا کر روم تک پہنچنے کا طریقہ ہیروڈینز کے ساتھ مشترکہ موضوعات تلاش کرنا تھا۔ ہیرودین، فریسیوں کے مقابلے میں صرف یسوع کے کم مخالف ہونے کی وجہ سے، اتحاد کے لیے تیار تھے۔ اس اتحاد کے ذریعے، سیاسی جماعت فریسیوں کے ساتھ معاہدہ کرے گی، اور اس جماعت کا سیاسی اثر و رسوخ اور طاقت کلیسائی رہنماؤں کے زیرِ کمان ہوگی۔ یہ انہیں فوجی طاقت کے استعمال کی ضمانت دے گا، جس کا استعمال انہیں یسوع کے خلاف اعلان کردہ تحریکوں کی ضمانت کے لیے کرنا چاہیے۔

اتحاد قائم ہوا، اور سازش بنی: "جب فریسی پیچھے ہٹ گئے، تو انہوں نے فوراً ہیرودیس کے ساتھ مل کر اس کے خلاف سازش کی، کہ وہ کس طرح

Machine Translated by Google

جان لے لیں گے۔" مرقس 3:6۔"پھر فریسی چلے گئے اور آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ وہ کس بات میں اسے کیسے حیران کر سکتے ہیں۔ اور اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیروڈینز کے ساتھ اُس کے پاس بھیجا، "سفیر جو راستباز ہونے کا ڈھونگ رچاتے تھے کہ آیا وہ اُسے کسی بھی لفظ میں پکڑ سکتے ہیں، تاکہ اُسے گورنر کے دائرہ اختیار اور اختیار کے حوالے کر سکیں"۔ متی 22:15،16؛ لوقا 20:20۔ اور وہ گورنر رومی پیلاطس تھا۔

جب آخرکار وقت آیا، گتسمنی کی اُس خوفناک آدھی رات کو، جب یہوداہ اپنی جماعت میں "سردار کاہنوں اور لوگوں کے بزرگوں کی طرف سے تلواریں لیے ایک ہجوم تھا ،" اُسے اُن کے حوالے کر دیا گیا اور گرفتار کر لیا گیا۔

اسے اپنے قابو میں رکھتے ہوئے، وہ اسے پہلے حنا کے پاس لے گئے۔ حنا نے اسے کائفا کے پاس بھیجا، اور کائفا نے اسے رومی گورنر پیلاطس کے پاس بھیجا تھا۔ پیلاطس نے اسے ہیرودیس کے پاس بھیجا، جس نے، "اپنے محافظ کے ساتھ" اسے کم کر دیا اور اس کا مذاق اڑایا، اسے ایک شاندار لباس میں ملبوس پیش کیا اور اسے دوبارہ پیلاطس کے پاس بھیج دیا۔ اور جب پیلاطس نے اسے رہا کرنا چاہا، تو انہوں نے قیصر اور روم کے لیے اپنی وفاداری کا حتمی سیاسی نوٹ جاری کیا، یہاں تک کہ پیلاطس کی روم کے لیے اپنی وفاداری سے بھی بڑھ کر۔ اگر آپ مشرق کو چھوڑ دیتے ہیں تو آپ قیصر کے دوست نہیں ہیں۔ ہر کوئی جو اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کے خلاف ہے۔"

پیلاطس نے یہ آخری اپیل کی: "کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟"
صرف اس کے جواب میں خُدا کے آخری ترک ہونے کے اظہاری الفاظ اور روم کے ساتھ مزید مکمل اتحاد حاصل کرنے کے لیے۔ "ہمارا کوئی بادشاہ نہیں مگر قیصر"
"اسے مصلوب کرو! اسے مصلوب کرو!" "اُنہوں نے زور زور سے اُسے مصلوب کرنے کے لیے کہا۔ اور ان کا رونا غالب آگیا۔"

اس طرح کائنات کی پوری تاریخ کا سب سے بڑا جرم سرزد ہوا۔ اور یہ ریاست اور کلیسیا کے اتحاد کے ذریعے ممکن ہوا—
سیکولر طاقت کے کنٹرول میں کلیسیا، اس طاقت کو اپنی شریر خواہش اور مقصد کو موثر بنانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

یہ خوفناک حقیقت ہی دائمی اور لامحدود عذاب کی یقین دہانی کے لیے کافی ہے، اور ابدی بدنامی میں ڈالنے کے لیے، اسی طرح کے تمام کنکشن ہمیشہ کے لیے۔
دیے گئے پہلے موقع پر اس طرح کے ریکارڈ کے ساتھ، یہ بالکل بھی عجیب نہیں ہے کہ ریاست اور چرچ کے اتحاد کی یہی چیز -سیکولر طاقت کے کنٹرول میں چرچ -کو ثابت ہونا چاہیے تھا اور کبھی بھی مردوں اور قوموں کے لیے سب سے بڑی لعنت ثابت نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ہر وقت مل جائے۔

اس طرح، یہ واقعی پوری طرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ "سیکولر طاقت ہے
چرچ کے لیے ایک شیطانی تحفہ ثابت ہوا۔

باب 4

مذہبی آزادی جو بھی ہو۔
خود چرچ کے بارے میں

ہم نے دیکھا ہے کہ کسی بھی بادشاہی حکومت کو کوئی مذہبی پابندی عائد کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور یہ کہ جب ایسی طاقت ایسا کرتی ہے تو مذہب میں انفرادیت کا حق سب سے زیادہ ہے اور بادشاہ کا لفظ بدلنا چاہیے۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی حکومت کو جس میں قانون سب سے زیادہ ہو، مملکت کی قانون سازی میں مذہب کا احاطہ کرنے والے کسی قانون، فرمان، یا شق کو شامل کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ اور یہ کہ جب ایسا کیا جاتا ہے تو مذہب میں انفرادیت کا حق سب سے اوپر رہتا ہے، اور خدا کے سامنے معصومیت، اور

Machine Translated by Google

حکومت، قانون اور معاشرے کے سامنے جرم سے کامل چھوٹ ایسے لوگوں میں پائی جاتی ہے جو ایسے قانون کی بے عزتی کرتے ہیں۔

ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ چرچ کو اپنی مرضی کے نفاذ یا اپنے مقاصد کے فروغ کے لیے شہری طاقت کو کنٹرول کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور یہ کہ جب وہ ایسا کرتا ہے تو انتہائی بدکاری کا ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ ایک شیطانی طاقت اس طرح کے چرچ کے قبضے میں ہے، اور مذہب میں انفرادیت کا حق اب بھی سب سے زیادہ ہے اور اسے آزادانہ طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور مجموعہ ہے جس کے ذریعے مذہب میں انسان کی بالادستی کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ خود چرچ کے بارے میں ہے —چرچ جیسا کہ یہ اس کی رکنیت سے متعلق ہے۔ اور اس کے بارے میں، چاہے اصولی طور پر، یا قابل ذکر تجربے کے حقائق میں، صحیفہ اس موضوع پر پیش کی گئی کسی بھی دوسری مثال سے کم واضح نہیں ہے۔

یہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ اسرائیل، جب مصر سے آزاد ہوا، پہلے "صحرا میں چرچ" اور بعد میں کنعان کی سرزمین میں؛ اور یہ کہ زمین پر مسیح کے دنوں میں یہی اسرائیل، اگرچہ روح اور مادہ کے لحاظ سے یہ ان کے لیے الہی آئیڈیل سے بہت کم تھا، اس کے باوجود، حقیقت میں اب بھی براہ راست نزول میں کلیسیا تھا۔

اس چرچ کی سرکاری تنظیم بھی براہ راست نزول میں اب بھی وہی تھی۔ کہانت —سردار کاہن اور اعلیٰ کاہن —ترتیب اور جانشینی، اس ترتیب کا براہ راست تسلسل تھا جو رب نے موسیٰ کے ذریعے بیابان میں قائم کیا تھا۔ کلیسیا کی باضابطہ کونسل —سنہڈرین —بھی خیال اور شکل میں ان ستر بزرگوں کی نسل سے تھی جنہیں رب نے بیابان میں موسیٰ کے ذریعے مقرر کیا تھا۔ اس طرح، زمین پر مسیح کے دنوں میں، اسرائیل کی پوری تنظیم -کاہنیت اور عظیم کونسل -شکل میں تھی اور حقیقت میں براہ راست اس الہی تنظیم سے اتری تھی جو بیابان میں موسیٰ کے ذریعے خداوند نے قائم کی تھی۔ اور یہ واقعی چرچ تھا کہ اس سے بیابان میں اترا تھا۔

خُداوند کے رسول اور یسوع کے اصل شاگرد سب، بغیر کسی استثنا کے، اس کلیسیا کے رکن تھے۔ انہوں نے اس گرجہ گھر کی خدمات اور عبادت میں دوسروں کے ساتھ برابر حصہ لیا۔ وہ باقی تمام لوگوں کے ساتھ ہیکل میں جاتے اور وہاں سے باقاعدہ اوقات میں عبادت کرتے۔ اور مندر میں پڑھایا۔ اعمال 5:12 ؛2:46; 3:1۔ اور لوگوں نے خوشی منائی کہ ایسا ہی ہوا اور خدا کی رضا ان سب پر بڑی حد تک تھی۔

لیکن اُن رسولوں اور شاگردوں نے کچھ سیکھا تھا اور اُس الہی سچائی کو جان لیا تھا جسے کلیسیا کے نمایاں لوگ نہیں جانتے تھے اور نہ پہچانیں گے۔ اور یہ جانتے ہوئے وہ اس کا اعلان کریں گے۔ لہٰذا، اُنہوں نے یسوع اور جی اُٹھنے، اور اُس کے ذریعے نجات کی منادی کی، اور یہ کہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے—وہی یسوع جس پر کلیسیا کا سرکاری حکم اور تنظیم "اب غدار اور قاتل بن چکے ہیں۔" لہٰذا، کلیسیا کے اس سرکاری حکم اور تنظیم نے یہ فیصلہ کرنے کا عہدہ اور استحقاق سنبھالا کہ کلیسیا کے انفرادی ارکان کو اس سچائی کی تبلیغ یا تعلیم نہیں دینی چاہیے جسے وہ سچ جانتے تھے۔

اس لحاظ سے، ہیکل کے پادریوں اور حکام نے پطرس اور یوحنا کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا، جب وہ دعا کے وقت ہیکل میں گئے تھے، اور مفلوج آدمی کو یسوع کے نام پر ایمان لانے سے شفا ملی تھی، اور پطرس نے اُن لوگوں کو منادی کی تھی جو وہاں جمع تھے۔ پھر، اگلی صبح، کلیسیا کی پوری ترتیب اور سرکاری تنظیم —حکمران، ستر بزرگ، فقیہ، کاہن اور اعلیٰ کاہن —اکٹھے ہوئے اور پطرس کو بلایا۔

Machine Translated by Google

یوحنا نے اُنھیں اپنے درمیان بٹھایا، اور اُن سے پوچھا کہ وہ کس اختیار سے منادی کر رہے تھے: ”تم نے کس طاقت سے یا کس کے نام سے یہ کیا؟“
پھر پطرس نے "روح القدس سے معمور" ایک جواب دیا۔ اسمبلی میں موجود ہر کوئی اس سرکاری اور مہتمم کارپوریشن کی موجودگی میں چرچ کے ان دو محض ناخواندہ ممبران کی دلیری پر "حیران" رہ گیا ۔ "انہوں نے پہچان لیا کہ وہ یسوع کے ساتھ تھے"۔ پیڈرو اور جواؤ کو کونسل سے نکال دیا گیا تھا جب کہ اس کے اراکین "آپس میں مشورہ کر رہے تھے"۔

اپنی کانفرنس میں انہوں نے فیصلہ کیا: "آئیے ہم انہیں دھمکی دیں کہ وہ اب کسی سے یہ نام نہیں بولیں گے"۔ پھر اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کو بلایا اور ”ان کو بالکل حکم دیا کہ وہ یسوع کے نام سے نہ بولیں اور نہ تعلیم دیں۔ لیکن پطرس اور جان نے فوراً جواب دیا: ”یہ فیصلہ کرو کہ کیا خدا کی نظر میں خدا کی بجائے تمہاری سننا درست ہے۔ کیونکہ ہم مدد نہیں کر سکتے مگر ان چیزوں کے بارے میں جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے۔ اتنے آسانی سے دیئے گئے اس جواب میں اس مجلس کو ایسا لگا کہ یہ عام اور ناخواندہ لوگ -

کلیسیا کے ارکان درحقیقت یہ تاثر دیں گے کہ خود جیسے افراد کے لیے خدا کی طرف سے سکھایا جانا، اور براہ راست خدا سے سیکھنا ممکن ہے، جن چیزوں سے کلیسیا کے اعلیٰ عہدیداروں اور پڑھے لکھے افراد کی پوری مجلس کو علم نہیں تھا۔ ; اور یہ کہ وہ کونسل کے حکم پر کوئی دھیان نہیں دیں گے، لیکن کونسل کی ہر بات سے قطع نظر آگے بڑھیں گے۔ اور بالکل واضح طور پر، کونسل کے خیال میں ، اس طرح کا عمل صرف اس بات کی نمائندگی کرے گا کہ ہر فرد اپنے لیے جواب دے گا، ایک انفرادی آزادی جو "تمام نظم و نسق کو خراب کر دے گی"۔

ان جیسے لوگوں کی طرف سے، افسران اور اس جیسی باوقار کارپوریشن کے لیے کیا ردعمل ہے؟ عام لوگوں کی طرف سے اس اگست اسمبلی میں کیا ردعمل ہے؟ انفرادی چرچ کے اراکین سے لے کر ان لوگوں کی باقاعدہ اسمبلی تک جو کئی دہائیوں سے سب سے اعلیٰ افسران اور چرچ کی تنظیم کو الہی طور پر تفویض کردہ احکامات رہے تھے۔ ان حکام کی طرف سے قیاس سے کم نہیں سمجھا جا سکتا ہے، اور چرچ میں تمام نظم و ضبط اور تنظیم کی تباہی۔

تاہم، کونسل نے انہیں سخت خطرے کے تحت جانے کی اجازت دی۔
اب اس طرح نہیں پڑھانا چاہیے۔
جانے کی اجازت دی گئی، پطرس اور یوحنا صحبت رکھنے گئے اور ”اُنہیں بتایا کہ سردار کاہنوں اور بزرگوں نے اُن سے کتنی باتیں کی ہیں۔ اور باقی سب، ذرا سا بھی احترام یا خوف ظاہر کرنے کے بجائے، پیٹر اور جان نے جو کچھ کیا اس کی نہ صرف فیصلہ کن طور پر منظوری دی، بلکہ اس بات پر بہت خوش تھے کہ انہوں نے "متفقہ طور پر" خدا کا شکر ادا کیا اور اس کی تعریف کی، اس سے کہا کہ وہ ان کی طرف سے دھمکیوں کو دیکھیں اور انہیں "پوری دلیری کے ساتھ آپ کا کلام" کا اعلان کرنے کی اجازت دی۔ اور خُدا نے اُن کی مسیحی ثابت قدمی کا مشاہدہ کیا، اور ”وہ جگہ جہاں وہ اکٹھے ہوئے تھے لرز اٹھے۔ وہ سب روح القدس سے معمور تھے اور دلیری سے خدا کے کلام کا اعلان کرتے تھے۔ "اور مومنوں کی بھیڑ زیادہ سے زیادہ بڑھتی گئی، مرد اور عورتیں، دونوں ہی خداوند کے لیے متحد ہو گئے۔"

کلیسیا کے "اختیار" کی یہ کھلی نافرمانی ، اس جرات مندانہ "قائم شدہ نظم اور تنظیم کی بے توقیری" کو جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لہٰذا، رسولوں کو پھر گرفتار کر کے قید کر دیا گیا۔ ”لیکن جب سردار کاہن اور سب جو اُس کے ساتھ تھے، یعنی صدوقیوں کا فرقہ اُٹھے، تو اُنہوں نے غیرت کی اور رسولوں کو پکڑ کر جیل میں ڈال دیا۔“

Machine Translated by Google

لیکن دیکھو، "رات کو خُداوند کے ایک فرشتے نے جیل کے دروازے کھولے، اور اُن کو باہر لے جا کر اُن سے کہا: جاؤ اور اپنے آپ کو ہیکل میں پیش کرو، لوگوں کو اِس زندگی کی تمام باتیں بتاؤ۔ جب انہوں نے یہ سنا تو صبح ہوتے ہی مندر میں داخل ہو کر تعلیم دینے لگے۔

اُسی صبح سردار کاہن اور جو اُس کے ساتھ تھے اُنہوں نے "عدالت اور بنی اسرائیل کے تمام سینیٹ کو بلایا، اور اُن کو جیل سے نکالنے کے لیے بھیجا"، تاکہ رسولوں کو اُن کے سامنے لایا جا سکے تاکہ وہ سب کو جواب دیں۔ یہ: گرجہ گھر میں "سرکشی،" "ارتداد،" اور "منظم محنت کی مخالفت" ۔ قاصد واپس آئے اور اطلاع دی کہ انہوں نے جیل کو محفوظ طریقے سے بند پایا اور سنٹری اپنی چوکیوں پر ہیں، لیکن کوئی بھی قیدی وہاں نہیں تھا۔ لیکن جب سنہڈرین کے ارکان اِس سب کا مطلب دیکھ کر حیران ہو رہے تھے، تو کوئی آ کر کہتا ہے کہ وہ آدمی "ہیکل میں لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے۔

افسروں کو دوبارہ گرفتار کرنے کے لیے بھیجا گیا اور انہیں سنہڈرین کے سامنے لایا گیا۔ سردار کاہن نے ان سے پوچھا، "ہم نے آپ کو واضح طور پر حکم دیا تھا کہ اس نام سے تعلیم نہ دیں، پھر بھی آپ نے یروشلم کو اپنی تعلیمات سے بھر دیا ہے۔"

رسولوں نے جواب دیا جیسا کہ وہ پہلے ہی کر چکے تھے: "ہمیں مردوں کی بجائے خدا کی اطاعت کرنی چاہیے۔ ہمارے باپ دادا کے خدا نے یسوع کو زندہ کیا، جسے تم نے درخت پر لٹکا کر مار ڈالا۔ خدا نے، تاہم، اپنے دائیں ہاتھ سے، اسے شہزادہ اور نجات دہندہ کے لیے سرفراز کیا، تاکہ اسرائیل کو توبہ اور گناہوں کی معافی عطا کی جائے۔ اب، ہم ان حقائق کے گواہ ہیں، اور اسی طرح روح القدس بھی ہے، جو خدا نے ان لوگوں کو دیا جنہوں نے اسے دیا۔

اطاعت کرو۔"

ممنوعہ رویہ میں اس جرات مندانہ استقامت کا سامنا کرتے ہوئے، سنہڈرین کے ارکان "انہیں قتل کرنا چاہتے تھے"۔ لیکن اس کونسل کے ممبران گملی ایل کے اس انتہائی اقدام سے باز آ گئے۔ تاہم، رسولوں کو دوبارہ بلایا گیا اور "انہیں کوڑے مارے" اور دوبارہ حکم دیا کہ "یسوع کے نام پر بات نہ کریں"، پھر انہیں رہا کر دیا۔

رسول کونسل کی موجودگی سے چلے گئے۔ لیکن کونسل کی طرف سے خوفزدہ ہونے یا محکوم ہونے کے بجائے، یا جو کچھ انہوں نے کیا تھا، وہ سب ایک بار پھر خوش ہوئے کہ انہیں چرچ کی سرکاری تنظیم کی طرف سے کوڑے مارنے یا کسی اور مصیبت کے لائق سمجھا گیا کیونکہ انہوں نے کیا دیکھا اور کیا جانا۔ سچ. سچ. اور سنہڈرین کے ممبران سرکاری کلیسیائی تنظیم کے اجزاء ہونے کے باوجود جس نے ان کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا تھا اور انہیں بار بار حکم دیا تھا کہ وہ ان تمام چیزوں کی تبلیغ نہ کریں جن کی وہ تبلیغ اور تعلیم دے رہے تھے، "ہر روز ہیکل میں اور گھر سے۔ گھر کے لیے"، وہ "تعلیم دینے اور یسوع مسیح کی منادی کرنے" سے باز نہیں آئے ۔

اس طرح، خدا کے تحت قابل ذکر تجربات کے واضح حقائق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی کلیسیا کے پادری، کونسل یا انتظامیہ کی سب سے بڑھ کر، مذہب، عقیدے اور تعلیم میں انفرادیت کا حق سب سے اوپر ہے۔ اس ناقابل تردید صحیفائی اکاؤنٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چرچ کی کسی اسمبلی یا کونسل کے پاس کسی آدمی کو حکم دینے یا سوال کرنے کا کوئی اختیار یا حق نہیں ہے، یا خود چرچ کی رکنیت بھی، اس بارے میں کہ وہ کیا سکھائیں یا تبلیغ کریں۔ (1)

(1)طرز عمل کے حوالے سے ، کسی بھی رکن کی 'سرکشی' یا 'غلطی' کے معاملے میں، چرچ کو الہی ہدایت اور ہدایت دی جاتی ہے کہ کس طرح آگے بڑھنا ہے؛ اور اس لفظ کی وفاداری کے ساتھ حرف، روح اور ساتھ کی جانی چاہیے۔

Machine Translated by Google

فرد کو 'جیتنے' اور 'بحال' کرنے کے لیے نرمی کا جذبہ، کبھی فیصلہ کرنے، مذمت کرنے یا دور کرنے کے لیے نہیں۔ لیکن جہاں تک ایمان کا تعلق ہے، کلیسیا کے پاس کوئی الہی ہدایت نہیں ہے اور اس لیے طریقہ کار کا کوئی حق نہیں ہے—'یہ نہیں کہ ہم آپ کے ایمان پر غلبہ رکھتے ہیں'؛ 'کیا تمہیں ایمان ہے؟ اسے اپنے لیے خدا کے سامنے رکھو۔ 'یسوع کی طرف دیکھ رہے ہیں، مصنف اور ایمان کو ختم کرنے والے'۔

اس کیس سے متاثر ریکارڈ یہ ظاہر کرتا ہے کہ:

.1جیسا کہ یقینی طور پر نبوکدنضر اور تین عبرانیوں کے معاملے میں، یہ الہامی طور پر دکھایا گیا ہے کہ کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں ہو سکتا کہ وہ مذہب سے متعلق کسی بھی چیز کا احترام کرے۔

.2جیسا کہ یقینی طور پر میڈو فارس کے قانون اور حکومت کے معاملے میں ، یہ الہی طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی حکومت کو مذہب سے متعلق کوئی قانون قائم کرنے کا حق نہیں ہو سکتا۔

.3جیسا کہ یقینی طور پر مسیح کے خلاف اسرائیل کی کلیسیا کے معاملے میں، یہ الہی طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ چرچ کا کوئی دفتر کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔
چاہے شہری طاقت اپنی مرضی کو نافذ کرے یا اپنے ارادوں کو فروغ دے؛
.4جیسا کہ یقینی طور پر خداوند کے رسولوں اور شاگردوں کے خلاف اسرائیل کی کلیسیا کے اس معاملے میں، یہ بھی الہی طور پر دکھایا گیا ہے کہ کوئی چرچ، کوئی کونسل، کمیشن، یا کوئی دوسرا ادارہ یا افسروں کی انجمن، یا

دوسروں کو، کبھی بھی یہ حکم دینے کا حق نہیں ہے کہ ان کی اپنی رفاقت کے کسی بھی رکن کو اس بات سے کیا تعلق ہے کہ انہیں کیا ماننا چاہئے یا نہیں ماننا چاہئے، یا وہ کیا سکھائیں گے یا نہیں سکھائیں گے۔

کلام پاک میں پیش کیے گئے چار مقدمات بالکل متوازی ہیں۔ ہر معاملے میں وہ طاقت جس نے مذہب پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی آسمان کے خدا کی طرف سے براہ راست مخالفت اور بے نقاب کیا گیا تھا، اور اس طرح خدائی طور پر "بالکل غلط" ظاہر کیا گیا تھا، اور ہر معاملے میں مذہب میں انفرادیت کا حق الہی طور پر ابدی طور پر درست دکھایا گیا تھا۔ .

چاروں صورتوں میں سے ہر ایک میں ایک الگ اصول شامل ہے اور اس کی مثال دی گئی ہے: چوتھے میں پچھلے تینوں میں سے ہر ایک سے کم نہیں۔ جیسا کہ یقینی طور پر نبوکدنضر عبادت کا مطالبہ کرنے میں غلط تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے مادی فارس کا قانون عبادت کی ممانعت میں غلط تھا۔ جیسا کہ یقینی طور پر اسرائیل کی کلیسیا خدا یسوع کے خلاف اپنی مرضی کو پورا کرنے کے لیے شہری طاقت کو استعمال کرنے میں غلط تھی؛ بالکل اسی طرح جیسے یہ کلیسیا کلیسیا کے کسی بھی رکن کو اس سچائی کی تعلیم یا تبلیغ کرنے سے منع کرنے میں غلط تھی جو وہ خداوند یسوع اور خدا کی روح سے جانتے تھے۔

اور نبوکدنضر کے معاملے میں، اصول یہ ہے کہ کوئی بادشاہ اس بادشاہ کی طرح قانونی طور پر کام نہیں کر سکتا۔ میڈیس اور فارسیوں کے قانون کے معاملے میں اصول یہ ہے کہ کوئی بھی قانون کبھی بھی اس قانون سے مشابہ نہیں ہو سکتا۔

کلیسیائی تنظیم کے معاملے میں جو مسیح کے خلاف شہری طاقت کا استعمال کرتی ہے، اصول یہ ہے کہ کوئی چرچ اور کوئی کلیسیائی حکم یا تنظیم کبھی بھی کسی بھی شکل میں شہری طاقت کو استعمال نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ چرچ آف اسرائیل کے معاملے میں رسولوں کے خلاف ہے، اصول یہ ہے کہ کوئی چرچ، اور کوئی کلیسیائی حکم، تنظیم، یا مذہبی کارپوریشن، اس چرچ کی سرکاری حیثیت کی طرح کام نہیں کر سکتی۔

نہیں؛ اس زمانے میں کلیسائی انتظامیہ کو گملی ایل کا مشورہ درست تھا اور ہمیشہ کے لیے درست ہے، اور ہر کمیشن، کونسل، کلیسیائی انتظامیہ کو ہمیشہ کے لیے الہی ہدایت ہے: "انہیں چھوڑ دو۔" اگر یہ تبلیغ یا یہ کام آدمیوں کی طرف سے آتا ہے تو یہ فنا ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو کچھ نہیں ہو سکتا

Machine Translated by Google

آپ اسے تباہ کر سکتے ہیں؛ اور اس صورت میں، چاہے آپ اسے تباہ کرنا چاہیں، آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ صرف اللہ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ یہ پہلو خدا کے اختیار میں ہے۔
یہ صرف آپ کے دائرہ اختیار کے تابع ہے۔ اسے وہیں چھوڑ دو، اور اس پر بھروسہ رکھو اور اپنے لیے اس کی خدمت کرو۔ اور دوسروں کو وہی کرنے دیں جیسا وہ چاہتے ہیں۔
یہ بھی ایک خود واضح حقیقت کے طور پر کافی واضح ہے۔ ٹھیک ہے
روح القدس ہر فرد کو "تمام سچائی میں" رہنمائی کرنے کے لیے دیا گیا ہے۔ خدا کی سچائی لامحدود اور ابدی ہے۔ لہذا، یہ ہمیشہ سچ رہے گا کہ سچائی کی ایک لامحدودیت اور ابدیت باقی ہے جس کی طرف مسیحی کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ چیزوں کی فطرت میں یہ ناممکن ہے کہ لامحدود اور ابدی روح کے علاوہ کسی کو خدا کی سچائی یا اس میں رہنمائی کرے۔ لہذا، ہر ذی روح کو لامحدود اور ابدی طور پر آزاد ہونا چاہیے تاکہ اس لامحدود اور ابدی روح کی رہنمائی حاصل کی جا سکے۔

اس سے زیادہ کچھ کہنا صرف خدا کی سچائی کو محدود کرنا ہے، اور حقیقت اور خدا کے علم میں ذہن کی ترقی کو محدود کرنا ہے۔ ترقی کے کسی بھی امکان پر بریک لگانا ہے۔ آج انسانیت اور دنیا کی حالت کا تصور کریں، اگر اس اصول کو اسرائیل کی کلیسیا نے تسلیم کیا اور خداوند کے رسولوں اور شاگردوں نے اس کے احکامات کی تعمیل کی! لیکن اس سے زیادہ کچھ کہنے کی حتمی بدکاری یہ ہے کہ یہ ابدی روح کی جگہ پر صرف انسانی عدالت کو تسلیم کرتا ہے، پابندیاں دیتا ہے اور قائم کرتا ہے، اور اس لامحدود اور ابدی روح کے استحقاق کے ساتھ گنہگار آدمیوں کے جسم کو پہنتا ہے۔ رہنمائی اور تمام سچائی میں۔

تاہم، جیسا کہ واضح طور پر یہ سب کچھ سچائی کا مظہر ہے، یہ بھی افسوسناک حد تک سچ ہے کہ رسولی دور کے اختتام سے لے کر اس گھڑی تک، ایک بھی کلیسیائی "تنظیم" یا فرقہ موجود نہیں ہے اور نہ اب ہے۔ دنیا جس نے ایک جیسے اصول کی حمایت نہیں کی ہے، وہی موقف اختیار کیا ہے، اور وہی کام کیا ہے جیسا کہ یہودی چرچ نے رسولوں کے معاملے میں کیا تھا۔ اور آج دنیا میں کوئی بھی فرقہ نہیں ہے، بشمول آخری جو ابھرا ہے، جو کسی بھی شکل میں اس فرقے کے ہر فرد کی آزادی کے حق کو تسلیم کرتا ہو جس کی ہدایت خدا کی روح سے سچائی میں ہو، اور تعلیم کی طرف۔ اور اس سچ کی تبلیغ جس کو فرقہ وارانہ حکام نہیں جانتے یا اس کا سامنا کرنا پسند نہیں کرتے۔ اور جب کسی رکن کی اس طرح رہنمائی کی جاتی ہے، اور وہ سچائی کی تعلیم اور تبلیغ کرتا ہے جسے وہ روح اور خدا کے کلام سے جانتا ہے، تو فوراً مذہبی دفتر بیدار ہو جاتا ہے، اور اس کی مشینری حرکت میں آتی ہے، اور روح میں، اور اسی طرح سے۔ , یہودی چرچ کے دفتر اور مشینری، وہ اس نام پر پڑھانے یا تبلیغ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور اگر، جیسا کہ رسولوں نے کیا، وہ اس طرح کے عمل اور حکم کو نظر انداز کرتا ہے، اور ناکام نہ ہونے کا انتخاب کرتا ہے۔

یسوع کو سچائی اور جس طریقے سے وہ جانتا ہے اس کی تعلیم اور تبلیغ کرو، پھر، رسولوں کی طرح، وہ ستایا اور نکال دیا گیا (2)

(2)وہ اسے عبادت خانوں سے نکال دیں گے۔ ہاں وقت آئے گا کہ جو چاہے
جو آپ کو مارتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ وہ خدا کی خدمت کر رہا ہے۔ یوحنا ۔16:2

اور صرف یہی وجہ ہے کہ دنیا میں 365یا اس سے زیادہ فرقے ہیں۔

لیکن کیا یہ ظلم کبھی ختم نہیں ہو گا؟ کوئی دن یا وقت آئے گا، یا وہ کبھی نہیں آئے گا، جب عیسائیوں کے درمیان انفرادیت کے حق اور ایمان اور عقیدے میں آزادی کے بنیادی عیسائی اصول کو تسلیم کیا جائے گا۔

Machine Translated by Google

الہی سچائی کی طرف سمت؟ وہ وقت ایک دن آئے گا، یا کبھی نہیں آئے گا، جب دنیا میں عیسائیوں کا ایک گروہ ہوگا جو تسلیم کرے گا کہ روح القدس تمام سچائی میں رہنما ہے، جو اس روح کی رہنمائی کے حق اور آزادی کو تسلیم کرے گا، جو ہر مسیحی کے حق اور آزادی کو تسلیم کرے گا کہ وہ سچائی کی روح کے ذریعے تمام سچائی کی طرف لے جائے، اور یہ ہر مسیحی کی آزادی کو تسلیم کرے گا کہ وہ کسی بھی اور تمام سچائی کو پکڑے، سکھائے اور تبلیغ کرے جس میں، اس روحِ حق کے ذریعے۔ اس کی قیادت کی جا سکتی ہے؟

کیا اب وقت نہیں آیا کہ ایسی بات کی تصدیق کی جائے؟ کیا اب وقت نہیں آیا کہ عیسائی اصول کو تسلیم کیا جائے، کہ عیسائیوں میں ایسی حالت غالب ہو؟
یہاں تک کہ دنیا نے یہ اصول سیکھ لیا ہے کہ بادشاہ اور مطلق العنان کو مذہب میں انفرادیت اور آزادی کے مکمل اور کامل حق کو تسلیم کرنا چاہیے۔
یہاں تک کہ دنیا نے جان لیا ہے کہ قانون کو مذہب میں انفرادیت اور آزادی کے مکمل اور کامل حق کو تسلیم کرنا چاہیے۔

یہاں تک کہ دنیا نے یہ بھی سیکھ لیا ہے کہ کلیسیا کو اپنی مرضی کو غالب کرنے کے لیے شہری طاقت کو کنٹرول نہیں کرنا چاہیے، بلکہ قائل کرنے کے میدان میں مکمل اور کامل حق کو تسلیم کرنا چاہیے، اور اس لیے انفرادیت اور آزادی کے آزاد اور کامل حق کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اور اب کیا یہ ہونا چاہیے کہ کلیسیا خود کبھی نہیں سیکھے گا کہ اسے انفرادیت اور آزادی کے آزاد اور کامل حق کو ایمان، روح اور سچائی میں تسلیم کرنا چاہیے؟ کیا مسیحی کلیسیا کے لیے یہ وقت نہیں ہے کہ وہ اپنی اصل اور وجود کے بنیادی اصول کو اپنی کامل اصلیت میں پہچاننا سیکھے ؟ اور اگر ایسا ہو کہ کوئی بھی فرقہ اپنی اصل اور وجود کے اس بنیادی اصول کو نہ سیکھے اور نہ ہی اسے پہچانے، تو کیا یہ دوہرا وقت نہیں ہے کہ ہر جگہ انفرادی مسیحی اپنی اصلیت اور وجود کے اس بنیادی اصول کو بطور عیسائی تسلیم کریں اور اس پر عمل کریں ۔ اسی طرح عیسائی چرچ کی ابتدا اور وجود کا بنیادی اصول؟

ایسا ہی ہو گا۔ انفرادیت اور آزادی کا خدا، الہی اصول اور انفرادیت کے حق اور ایمان اور سچائی میں آزادی کی اجازت نہیں دے گا جس کو واضح کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے اس نے ان تمام عمروں میں اتنی شاندار اور مسلسل محنت کی ہے، ہمیشہ کے لیے مخالف اور مظلوم رہے گا۔ اور عیسائی چرچ اور عیسائی لوگوں کی طرف سے ناقص نمائندگی۔ نہیں، وہ سچائی، وہ شاندار سچائی، جو کہ مسیحی کلیسیا اور خود عیسائیت کے وجود میں اور اس کے لیے بنیادی اور اہم سچائی ہے -وہ الہی سچائی -پھر بھی غالب رہے گی اور ہمیشہ کے لیے دنیا اور دنیا میں اپنا الہی مقام برقرار رکھے گی۔ چرچ. جو لوگ مسیحی مذہب اور کلیسیا کی اس الہی اور بنیادی سچائی کی حمایت کرتے ہیں وہ خود اب اور ہمیشہ رہیں گے، جیسا کہ ابتدا میں وہ دنیا میں حقیقی مسیحی کلیسیا تھے، اور وہ "شاندار کلیسیا" لکھیں گے جس کے لیے مسیح نے اپنے آپ کو دے دیا۔ کلیسیا، "وہ کلام کے ذریعے پانی کے دھونے سے پاک اور پاک کرے گا،" تاکہ اپنے جلالی ظہور کے وقت" وہ اپنے لیے ایک شاندار کلیسیا پیش کر سکے ، بغیر داغ یا شکن یا ایسی کوئی چیز، لیکن پاک اور بے عیب۔ "

'

کیونکہ رسولوں کے خلاف اسرائیل کی کلیسیا کی اس پوری تاریخ میں، ایک ماورائی اہمیت کے ساتھ ایک سچائی غالب ہے جو ہر عیسائی کے لیے انتہائی سنجیدگی سے غور کرنے کے لائق ہے۔ یہ سچ ہے:

وہ جو اُس وقت تک سچی کلیسیا تھی، جسے خُداوند نے بلایا اور محفوظ کیا، پھر حقیقی کلیسیا رہ گیا

Machine Translated by Google

مکمل طور پر اور جسے اس کلیسیا نے حقیر جانا، اور منع کیا، اور ستایا، اور نکال دیا، وہ اپنے آپ میں حقیقی کلیسیا بن گیا۔

اور اسی طرح یہ ہمیشہ رہا ہے۔ یوحنا ۔9:34-38

باب 5

مذہبی آزادی
افراد کے درمیان

صحیفے واضح کرتے ہیں کہ مذہب میں انفرادیت کا الہی حق مطلق العنان بادشاہت کی موجودگی میں سب سے زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔ کسی بھی حکومت کے کسی فرمان، قانون، یا قانون کی موجودگی میں؛ شہری طاقت کے کنٹرول میں چرچ کی موجودگی میں؛ اور خود چرچ کی موجودگی میں، یہاں تک کہ اس کی رکنیت کے اندر بھی۔

صرف ایک اور ممکنہ رشتہ ہے -وہ فرد سے فرد کا۔ لیکن جب خدا کے کلام سے یہ واضح اور مثبت ہے کہ کوئی بھی مطلق العنانیت، کوئی قانونی حکومت، شہری طاقت کے کنٹرول میں کوئی کلیسا، اور کوئی کلیسیا اپنی رکنیت کے دائرے میں نہیں ہے، اس میں کوئی اختیار، دائرہ اختیار، یا حق نہیں ہے۔ مذہبی معاملات میں فرد کے اعلیٰ اور مکمل حق کی موجودگی میں یہ بات یقینی ہے کہ کسی فرد کو مذہبی معاملات میں کسی دوسرے فرد پر کبھی کوئی اختیار، دائرہ اختیار یا حق حاصل نہیں ہو سکتا۔

جب کہ یہ اپنے آپ میں واضح ہے، اس موضوع کے ساتھ ساتھ اس موضوع کے دوسرے مراحل میں سے ہر ایک پر کم از کم صحیفوں سے کچھ مطالعہ کرنا ہی اچھا ہے۔

ایمان خدا کا تحفہ ہے، اور فرد کے لیے، یسوع مسیح ایمان کے مصنف اور ختم کرنے والے دونوں ہیں۔ لہذا، یہ باتوں کی نوعیت میں ہے کہ عدل کے کسی بھی امکان سے، مسیح کے علاوہ کسی کے پاس ایمان کے استعمال کے سلسلے میں کوئی اختیار، دائرہ اختیار یا حق نہیں ہو سکتا، جو مذہب کا اہم عنصر ہے۔ چونکہ مسیح عقیدے کا مصنف اور ختم کرنے والا دونوں ہے، اس لیے عقیدے اور اس کے استعمال سے متعلق تمام چیزوں میں، جو کہ مذہب ہے، صرف اسی کی مکمل حاکمیت اور اختیار ہے۔

جیسا کہ صحیفہ کہتا ہے، ”جو ایمان تمہارے پاس ہے، اسے خدا کے سامنے اپنے لیے رکھو“۔ رومیوں ۔14:22ایمان خدا کا تحفہ ہے، اور مسیح اس کا مصنف اور ختم کرنے والا ہے، یہ ناممکن ہے کہ کسی کے لیے مسیح میں، خدا کے علاوہ کسی اور چیز کا مقروض ہو۔ عقیدے یا اس کی مشق کے معاملے میں کوئی ذمہ داری، جو کہ مذہب ہے۔ یہ دین میں مکمل انفرادیت کی بنیاد اور ضامن ہے۔

لہذا، خدا کا کلام ہمیشہ کے لیے انفرادی مومنوں کے لیے لکھا جاتا ہے۔ "میں ان لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں جو ایمان میں کمزور ہیں، لیکن رائے پر بحث نہیں کرتے" ؛ اپنے مشکوک خیالات کا فیصلہ نہ کریں۔ اور نہ ہی شکوک کو روکتا ہے؛ نہ اس کا "انصاف" کرنا اور نہ ہی اسے "حقیر کرنا۔ رومیوں ۔14:1-3

براہِ کرم ہمیشہ کے لیے مشاہدہ کیا جائے، اور ہمیشہ کے لیے تسلیم کیا جائے، کہ کوئی بھی مسیحی کبھی بھی "دلیل" یا "فیصلہ" نہیں کر سکتا، یا "جج" یا "حقیر" ایک اور وجہ یہ ہے کہ "خدا نے خوش آمدید کہا۔"

"خدا نے اسے خوش آمدید کہا"، لہذا، اس کا بھی "خوش آمدید" ۔
"خدا نے اس کا استقبال کیا" اس کے ایمان کی بنیاد پر، لہذا اس کے ایمان کی وجہ سے اسے بھی "خوش آمدید" کہا ۔

Machine Translated by Google

اگرچہ وہ ''ایمان میں کمزور'' تھا، خدا نے ''اس کا خیرمقدم کیا''۔ لہذا، یہاں تک کہ اگر وہ "ایمان میں کمزور" ہے، ہدایت "اس کا استقبال" ہے۔
جبکہ وہ "ایمان میں کمزور" ہے، یہ "ایمان" ہے جس میں وہ کمزور ہے۔ اور اُس ایمان اور اِس ایمان سے وہ نجات پاتا ہے۔ یہ ایمان خدا کا تحفہ ہے، روح کو بچانے کے لیے دیا گیا ہے۔ اور جو کوئی اس ایمان میں ہے خواہ کتنا ہی کمزور ہو، خدا کی نجات ہے جو ایمان سے ہے۔ اس عقیدے کا، یسوع مسیح مصنف اور ختم کرنے والا ہے، اور جو کوئی بھی اس عقیدے میں ہے اس کے پاس مسیح روح کی ابدی نجات کے لیے اس ایمان کے مبارک کام کو مکمل کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس عقیدے کو فرد کو خدا کی طرف برقرار رکھنا چاہیے ، جس نے اسے عطا کیا، اور مسیح میں، اس کے مصنف اور ختم کرنے والے۔ ایمان، مسیح کے ذریعے خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہونے کے ناطے، جس کے پاس یہ ہے، یہ صرف خدا کی طرف ہے

مسیح؛ اور اس عقیدے میں آپ کی ذمہ داری صرف مسیح میں خُدا کی ہے۔

لہذا، "اس کا استقبال کرو جو ایمان میں کمزور ہے ... کیونکہ خدا نے اسے قبول کیا ہے ۔"چونکہ خدا وہ ہے جو مسیح کے ذریعے "ایمان" عطا کرتا ہے ، ایمان کا مصنف اور ختم کرنے والا، ہر ایک کی ذمہ داری "ایمان میں" مسیح میں خدا کی طرف ہے۔ اس طرح، "اس کا خیرمقدم کرو جو ایمان میں کمزور ہے، لیکن رائے پر بحث کرنے کے لئے نہیں"، اور نہ ہی اسے حقیر سمجھنا، یا اس کا فیصلہ کرنا، کیونکہ خدا نے اسے ایمان کے ساتھ قبول کیا، اور چونکہ ایمان میں وہ صرف خدا کے سامنے ذمہ دار ہے، "تم کون ہو دوسرے کے بندے کا فیصلہ کرو؟ آیت ۔4یہ انصاف میں ناممکن ہے اگرچہ وہ آدمی کا خادم ہو۔ کتنا زیادہ، جب وہ خُدا کا بندہ ہے، خُدا کی طرف سے "ایمان کے ساتھ" موصول ہوا اور قبول کیا گیا۔

اور جب خُدا اُس "ایمان" کو برقرار رکھتا ہے اور غالب کرتا ہے جسے آپ اور مجھے نہیں ملا، جسے آپ اور میں برقرار نہیں رکھیں گے اور نہ ہی برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے، تو وہ شخص "ایمان میں" خُدا کے پاس مکمل طور پر محفوظ ہے۔ اور اگرچہ وہ "کمزور ہے۔

ایمان میں"، خُدا اُسے برقرار رکھنے اور اُسے اپنی طرف سے "کھڑا" کرنے کے قابل ہے، جس نے اُس کو "ایمان میں" خوش آمدید کہا کہ وہ دینے والا ہے، اور مسیح، مصنف اور ختم کرنے والا ہے۔ اور جہاں تک میرا اور آپ کا تعلق ہے، اس سارے معاملے میں، ”جو کھڑا ہے وہ ہوشیار رہے ایسا نہ ہو کہ وہ گر جائے۔“

ایک اور شے جو مذہبی نوعیت کی چیزوں میں انسان کی کامل انفرادیت کو ظاہر کرتی ہے فوراً ہی پہلے سے بیان کیے گئے الفاظ کی پیروی کرتی ہے: "ایک دن اور دن میں فرق کرتا ہے۔ دوسرے ہر روز ایک ہی فیصلہ کرتے ہیں۔ ہر ایک اپنے ذہن میں ایک اچھی طرح سے طے شدہ رائے رکھتا ہے۔" آیت ۔5

یہ حوالہ یہ نہیں کہتا کہ تمام دن ایک جیسے ہیں۔ لیکن صرف یہ کہ کچھ "دن اور دن میں فرق" کرتے ہیں۔ صحیفے اس حقیقت کے بارے میں بالکل واضح ہیں کہ تمام دن ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کہ ایک دن ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اپنا بنایا ہے اور انسان کی ابدی بھلائی کے لیے اس نے دوسرے دنوں سے الگ رکھا ہے۔ یہ دن "خداوند تمہارے خدا کا سبت" ہے۔

اگرچہ یہ خدا کے کلام سے سچ ہے، اس دن کو منانے یا نہ منانے کے بارے میں، خداوند کا کلام واضح طور پر کہتا ہے: "ہر شخص کو اپنے ذہن میں ایک اچھی طرح سے متعین رائے ہونی چاہیے ۔ "

اس بیان میں وہ ایک بار پھر مذہب میں انفرادیت کے کامل بالادستی اور مکمل حق کی تصدیق کرتا ہے۔

اور، ویسے، یہ آئٹم ایک ایسے مسئلے کو چھوتا ہے جو ان دنوں ثبوت میں ہے: آرام کے دن کی لازمی پابندی کا مسئلہ۔ لیکن ایک دن کو منانے یا اس پر غور کرنے سے متعلق تمام چیزوں میں، تمام لوگوں کے لیے خدا کا کلام ہے: "ہر آدمی اپنے ذہن میں ایک اچھی طرح سے متعین رائے رکھے۔ جو بھی دن اور دن میں فرق کرتا ہے وہ یہوواہ کے لیے کرتا ہے۔

آیت ۔6.

Machine Translated by Google

کوئی بھی دن جو خداوند کے لئے نہیں سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی منایا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس میں واقعی غور کرنے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ خدا وہی ہے جس نے دن کو منتخب کیا، ممتاز کیا اور مقرر کیا۔ اس لیے دن کو منانا اللہ کا ہے۔ اور صرف خدا اور فرد کے درمیان ایمان اور ضمیر میں رہتا ہے۔ لہٰذا، قانون، قانون، پولیس، عدالت، ظلم و ستم کے ذریعہ مسلط کردہ آرام کے کسی بھی دن کی تعظیم، سب سے پہلے، خدا کے صوبے اور فرد کے ایمان اور ضمیر کے میدان پر براہ راست حملہ ہے۔ ; اور، دوسری صورت میں، یہ دن کا مشاہدہ بھی نہیں ہے، اور کبھی نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ ذہن میں قائل نہیں ہے۔

خدا نے اپنا منتخب اور مقدس دن مقرر کیا ہے۔ یہ سچ ہے. وہ تمام لوگوں سے اس کا مشاہدہ کرنے کی اپیل کرتا ہے، یہ بھی سچ ہے۔ لیکن اس دن کو منانے یا اس پر غور کرنے میں، خدا کا کلام واضح طور پر یہ واضح کرتا ہے کہ یہ مکمل طور پر انفرادی معاملہ ہے: ”ہر شخص کو اپنے ذہن میں ایک اچھی طرح سے متعین رائے ہونی چاہیے“۔ جب کوئی آدمی اپنے دماغ میں پوری طرح قائل نہیں ہوتا ہے، اور اس وجہ سے یہوواہ کے دن کو نہیں مناتا، تو اس کی ذمہ داری صرف خدا کی ہے، نہ کہ کسی انسان کی، نہ کسی آدمی کے جسم کی، نہ کسی قانون کی، یا حکومت، یا زمین پر طاقت.

اس آئٹم کی پیروی مذہب میں کامل انفرادیت کی پہچان کے لیے کی گئی اپیل ہے -یہ مسیح اور خدا کے فیصلے کی خوفناک حقیقت کے پیش نظر ہے۔ اس اپیل کا اظہار اس طرح کیا گیا ہے: "لیکن آپ اپنے بھائی کا فیصلہ کیوں کرتے ہیں؟ اور تم، کیوں اپنے کو حقیر سمجھتے ہو؟ کیونکہ ہم سب خدا کی عدالت کے سامنے پیش ہوں گے۔ جیسا کہ لکھا ہے: خُداوند فرماتا ہے کہ مَیں اپنی حیات کی قَسم، میرے سامنے ہر ایک گھٹنا جھکائے گا، اور ہر زبان خُدا کی حمد کرے گی۔ آیات 11۔ 10،

ہم میں سے ہر ایک کو مسیح اور خُدا کی عدالت کے سامنے پیش ہونا چاہیے، تاکہ وہاں اُس کی طرف سے فیصلہ کیا جائے۔ تو پھر انصاف میں یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم میں سے کسی کو دوسرے یا تمام دوسرے لوگوں کو مذہب سے متعلق معاملات میں فیصلہ کرنے کے لیے بلایا جائے؟ یعنی، ان چیزوں میں جن میں ہمیں مسیح کی عدالتی نشست سے پہلے جواب دینا چاہیے۔

نہیں نہیں. "ایک قانون دینے والا اور جج ہے، وہ جو بچا سکتا ہے اور بنا سکتا ہے۔
ہلاک لیکن تُو کون ہے جو اپنے پڑوسی کا انصاف کرے؟ جیمز 4:11۔
اس طرح، یہ حقیقت کہ مسیح اور خدا کا ایک ٹربیونل ہونا چاہیے جس کے سامنے ہم سب کو حاضر ہونا چاہیے، ہر ایک کو "جسم میں کیے گئے اعمال" کا جواب دینے کے لیے -مذہب میں کامل انفرادیت کی سب سے طاقتور ضمانت ہے، اور سب سے مضبوط اپیلوں میں سے ایک ہے۔ ہر ذی روح کے لیے اس کی پہچان ممکن ہے،

کبھی

آخر میں، مذہب میں کامل انفرادیت کی پوری فکر اور سچائی کو شاندار طریقے سے خلاصہ کیا گیا ہے، اور زوردار طریقے سے اجاگر کیا گیا ہے، نیز الہامی نتیجہ میں واضح طور پر اظہار کیا گیا ہے:

”پس ہم میں سے ہر ایک اللہ کو اپنا حساب دے گا ۔ “ آیت

12.

باب 6

مذہبی آزادی! خدا اور قیصر!

اسرائیل کی کلیسیا کے معاملے میں، اس کلیسیا کے ارکان کے خلاف جنہوں نے مسیح پر ایمان لانے اور اس کے متعلق سچائی کی تعلیم دینے کا فیصلہ کیا، اصول یہ ہے۔

Machine Translated by Google

بالکل واضح کیا کہ کسی بھی کلیسیا کے پاس خود اس چرچ کے کسی فرد کے عقیدے یا تعلیم کے بارے میں کوئی اختیار، دائرہ اختیار، یا حق نہیں ہے۔ اعمال 4اور 2 ;5کرنتھیوں ۔1:24

ایک اور قابلِ ذکر حوالہ ہے جو نہ صرف کسی کلیسیا کے اختیار، دائرہ اختیار، یا حق کی مکمل عدم موجودگی کو واضح کرتا ہے بلکہ مذہبی آزادی کی عظیم سچائی کے کچھ اضافی اصولوں کو بھی واضح کرتا ہے۔

یہ قابل ذکر حوالہ وہ ہے جو یسوع کے الفاظ پر مشتمل ہے جب جاسوس فریسی اور ہیرودین اس کے پاس اپنے لطیف سوال کے ساتھ آئے تھے: "کیا قیصر کو خراج دینا جائز ہے یا نہیں؟" خراج تحسین کی رقم ہاتھ میں رکھتے ہوئے، یسوع نے کہا: "یہ کس کا مجسمہ اور نوشتہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: قیصر سے۔ تب یسوع نے ان سے کہا کہ جو چیزیں قیصر کی ہیں وہ قیصر کو دو اور جو خدا کی ہیں وہ خدا کو دو۔

یہاں دو ہستیوں کا انکشاف ہوا ہے -خدا اور قیصر؛ دو طاقتیں مذہبی اور سول۔ دو حکام -الہی اور انسانی؛ دو دائرہ اختیار -آسمانی اور زمینی؛ اور صرف دو، جن کے سامنے، الہی ہدایات کے مطابق، کچھ بھی واجب ہے یا مردوں کو پیش کرنا چاہیے۔

ایک اختیار اور ایک اختیار ہے، ایک طاقت اور ایک حق ہے، جو خدا کا ہے۔ ایک دائرہ اختیار، ایک طاقت اور ایک حق بھی ہے جو قیصر کا ہے۔

اور یہ دو بالکل مختلف فیلڈز ہیں۔ وہ ہے جو قیصر کا ہے۔ اور قیصر کے سپرد ہونا چاہیے، خدا کے لیے نہیں۔ وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ اور یہ خُدا کو پیش کیا جانا چاہیے نہ کہ قیصر کے پاس۔ یہ صرف اور صرف خدا کے سامنے پیش کیا جانا چاہئے. اسے قیصر کے سامنے پیش نہیں کیا جانا چاہیے، نہ ہی قیصر کے لیے خدا کے پاس۔

اصل میں تھا، اور آخر کار ہو گا، صرف ایک میدان، صرف ایک دائرہ اختیار، صرف ایک اختیار، صرف ایک طاقت، صرف ایک حق -وہ صرف خدا کا۔ 1کرنتھیوں ۔15:24-28

اگر گناہ دنیا میں کبھی داخل نہ ہوتا تو صرف خدا کے سوا کوئی دوسرا میدان، کوئی دوسرا دائرہ اختیار، اختیار، طاقت یا حق نہ ہوتا۔
یہاں تک کہ جب گناہ داخل ہوا، اگر خوشخبری ہر اس فرد کو حاصل ہوتی جو کبھی بھی زمین پر رہتا ہے، تو پھر کبھی بھی خدا کے سوا کوئی میدان یا دائرہ اختیار، اختیار، طاقت یا حق نہ ہوتا۔ افسیوں ؛1:7-10کلسیوں ۔1:20-23

لیکن ہر ایک کو خوشخبری نہیں ملے گی۔ اور اس طرح ہر کوئی خدا کی حاکمیت، دائرہ اختیار، اختیار، طاقت اور حق کو تسلیم نہیں کرے گا۔ خدا کی بادشاہی، ارادہ، مقصد اور طاقت کو نہ پہچاننا، جو اخلاقی اور روحانی ہے، اور جو اسے اخلاقی اور روحانی پہچاننے پر مجبور کرتا ہے، یہ لوگ، گنہگار ہونے کے باوجود، شہری ہونے میں بھی ناکام رہتے ہیں۔ لہذا، دنیا میں ایک دائرہ اختیار اور طاقت ہونی چاہیے جو ان لوگوں کو شہری بنائے جو اخلاقی نہیں بننا چاہتے۔

اور وہ ریاست ہے، سول پاور، قیصر؛ اور یہ اس کی موجودگی کی وجہ ہے۔
چیزوں کی فطرت میں صرف دو شعبے اور دو دائرہ اختیار ہیں: اخلاقی اور شہری، روحانی اور جسمانی، ابدی اور دنیاوی؛ ایک خدا کی طرف سے، دوسرا قیصر کی طرف سے۔ یہ دو شعبے اور دائرہ اختیار ہیں، اور مزید نہیں۔ اور قانونی طور پر کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ ان میں سے ایک خدا کا میدان اور دائرہ اختیار ہے۔ دوسرا قیصر کا ہے۔

چونکہ کلام الٰہی سے یہ دو ہیں، اور یہ دو ہی دو ہیں جو ممکنہ طور پر وجود میں آسکتے ہیں، تو یہ صرف اور قطعی طور پر اس بات کی پیروی کرتا ہے کہ کلیسیا کے لیے نہ بادشاہی ہے، نہ سلطنت، نہ میدان، نہ دائرہ، اور نہ ہی کسی کے لیے کوئی جگہ ہے۔ .

Machine Translated by Google

لہٰذا یہ بات بالکل واضح ہے کہ قیاس یا قبضے کے بغیر کوئی کلیسیا کبھی بھی کوئی بادشاہی یا تسلط، کوئی میدان یا دائرہ اختیار نہیں رکھ سکتا۔ چرچ قیصر کا نہیں ہے۔ اور قیاس اور غصب کے بغیر کلیسیا کے لیے قیصر کے دائرہ اختیار میں سے کسی بھی چیز کو استعمال کرنا ناممکن ہے۔ قیصر کا میدان اور دائرہ اختیار -ریاست، شہری طاقت -مکمل طور پر اس دنیا کا ہے۔ کلیسیا، ہر چیز کے ساتھ، "اس دنیا کا" نہیں ہے۔ لہٰذا کلیسیا کے لیے، بغیر قیاس اور غصب کے، قیصر کے میدان پر قبضہ کرنا، یا قیصر کی چیزوں میں، جو پوری طرح سے اس دنیا کی ہیں، کوئی دائرہ اختیار کرنا ناممکن ہے۔

لہٰذا، جہاں تک چرچ کا تعلق ہے، جہاں تک قیصر کا تعلق ہے، جہاں تک خدا کا تعلق ہے، کلیسیا کے بارے میں یہ کتنا سچ ہے! چرچ قیصر نہیں ہے اور قیصر نہیں ہو سکتا۔ بہت کچھ، چرچ خدا نہیں ہے اور خدا نہیں ہو سکتا۔ اور کیا یہ الہام ناقابلِ فہم الفاظ میں بیان نہیں کیا گیا ہے جیسے کہ "گناہ کا آدمی"، "تباہ کا بیٹا"، "بدکاری کا راز"، "خدا کے زمانے میں بیٹھنا، خدا کے طور پر ظاہر ہونا چاہتا ہے"، اس چرچ نے سلطنت رکھنے اور بادشاہی برقرار رکھنے کا تصور کیا، میدان پر قبضہ کرنا اور خدا کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنا؟ کیا اس حقیقت کو بالکل واضح کرنے کے لیے اس سے زیادہ کی ضرورت ہوگی کہ کوئی بھی کلیسا جو یہ سمجھے کہ وہ خود بادشاہی ہے اور اس پر تسلط قائم کرنا، علاقے پر قبضہ کرنا اور خدا کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنا حتمی تکبر، گمان اور غصب ہے۔ ؟

لیکن، یہ پوچھا جاتا ہے، کیا کلیسیا خدا کی بادشاہی نہیں ہے؟—ہاں، یہ ہے—بشرطیکہ "کلیسیا" کی اصطلاح کے ذریعے ہم کلیسیا کے صرف الہی تصور کی بات کریں جیسا کہ الہامی کلام میں بیان کیا گیا ہے "—مکملیت اُس کا جو سب کو بھر دیتا ہے۔" جب صرف اس کا مطلب لفظ "چرچ" کے استعمال میں ہے، تو یہ واقعی خدا کی بادشاہی ہے۔ لیکن جب "چرچ" کے ذریعے کوئی انسانی تصور، کسی فرقے یا مذہبی فرقے، کسی زمینی "تنظیم" کا مطلب دینا چاہتا ہے، تو یہ درست نہیں ہے کہ کوئی بھی کلیسا جو اس دنیا میں پہلے سے موجود ہے، خدا کی بادشاہی کی نمائندگی کرتا ہے۔

لیکن فرض کریں کہ ایسی چیز واقعی چرچ تھی، اور اس وجہ سے خدا کی بادشاہی؛ اس کے باوجود، یہ اب بھی درست ہوگا کہ یہ حقیقی معنوں میں خدا کی بادشاہی ہونے کے لئے، یہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس میں خدا کی موجودگی بطور بادشاہ ہو۔ اور جہاں خدا بادشاہ ہے وہ سب کا بادشاہ اور سب کا خداوند ہے۔ خدا کبھی بھی منقسم مملکت میں بادشاہ نہیں ہے اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی بادشاہی کو کبھی کسی دوسرے کے ساتھ شریک نہیں کرتا، نہ ہی وہ کر سکتا ہے۔ کیا کوئی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہاں واقعی اور حقیقت میں خدا کی بادشاہی ہو سکتی ہے بغیر خدا کے حقیقی اور حقیقت میں وہاں کا بادشاہ ہو؟ اور اس سب کا بادشاہ؟ نہیں، وہاں خدا کا بادشاہ ہونا ضروری ہے ورنہ یہ حقیقت میں خدا کی بادشاہی نہیں ہے۔ اسے وہاں کی ہر چیز اور ہر ایک کا بادشاہ اور خداوند ہونا ضروری ہے، ورنہ یہ سچائی اور حقیقت میں خدا کی بادشاہی نہیں ہے۔ علاقہ اسی کے قبضے میں ہونا چاہیے، دائرہ اختیار اسی کا ہونا چاہیے، اصول اسی کے ہونے چاہئیں، حکومت اسی کی ہونی چاہیے، نقش و نگار اسی کا ہونا چاہیے، اور یہ سب کچھ خاص، ورنہ یہ عمل میں نہیں آتا۔ اور حقیقت میں خدا کی بادشاہی ہے۔

انسان کی روح اور روح، جیسا کہ انسان دنیا میں ہے، جیسا کہ دنیا ہے، نیت اور حق سے خدا کی بادشاہی ہے۔ اور اس طرح، بدکار اور بے ایمان فریسیوں کے لیے، یسوع نے اعلان کیا: "خدا کی بادشاہی تمہارے اندر ہے"۔ لیکن گمشدہ انسانیت میں یہ سلطنت چھین لی جاتی ہے اور اس میدان پر کسی اور کا قبضہ ہے۔ غاصب تخت پر براجمان ہے، اپنے دائرہ اختیار کو استعمال کرتا ہے جو غلام بناتا ہے، رسوا کرتا ہے اور تباہ کرتا ہے۔

اس طرح اگرچہ نیت اور صحیح سے بادشاہی خدا کی ہے لیکن حقیقت اور حقیقت میں یہ خدا کی نہیں بلکہ کسی اور کی ہے۔ لہٰذا، کھوئی ہوئی اور غلامی کی روح اس اجنبی میدان میں صرف خدا کا استقبال کرے تاکہ اس تخت پر اس کی جگہ لے لے۔

Machine Translated by Google

ہڑپ کر لیا جائے، اور وہاں حقیقی دائرہ اختیار کا استعمال کیا جائے، تو وہ روح، روح اور زندگی، سچائی اور حقیقت کے ساتھ ساتھ ارادے اور حق سے، خدا کی بادشاہی ہو گی۔ اور پھر بھی یہ سچائی میں صرف خدا کی بادشاہی ہے، خدا کے مطابق اس روح کے لئے ہر چیز میں اور ہر چیز پر بادشاہ ہے۔ اور ایسا ہی چرچ کے ساتھ ہے۔

خدا کا چرچ واقعی خدا کی بادشاہی ہے؛ یہ "اُس کی معموری ہے جو سب کو بھرتا ہے": یہ صرف اُن لوگوں پر مشتمل ہے جو اُس کے ہیں۔ اور وہ اپنی بادشاہی میں بادشاہ اور واحد رہنما ہے۔ اس میدان میں اختیار صرف اس کا ہے۔ حکومت کے اصول، حکومت کا اختیار اور طاقت، اس کی اکیلے ہیں، اور مملکت کا ہر شہری صرف اسی کی بیعت کا مقروض ہے۔ اور یہ براہ راست، مسیح میں، روح القدس کے ذریعے۔ اس علاقے کا ہر باشندہ صرف اس کے دائرہ اختیار کے تابع ہے۔ اور یہ براہ راست، مسیح میں، روح القدس کے ذریعے۔ اس کلیسیا کا ہر رکن، جو اس کی بادشاہی ہے، ان اصولوں سے متاثر اور متحرک ہے جو اس کی اکیلے اور اکیلے ہیں۔ اور صرف اس کے اختیار اور طاقت سے چلتی ہے۔ اور یہ سب اس کی طرف سے براہ راست ہے، مسیح کے ذریعے روح القدس کے ذریعے۔

اس طرح، وہ تمام لوگ جو سچائی میں خدا کی کلیسیا کا حصہ ہیں، جو کہ خدا کی بادشاہی ہے، اپنے دل، روح، دماغ اور طاقت کی ہر چیز خدا کے لیے وقف کردیتے ہیں۔ یہ وہ چیزیں بھی قیصر کے لیے وقف کرتے ہیں جو قیصر کی ہیں —خراج، ٹیکس، اپنی جگہ عزت۔ رومیوں 13:5-7۔

اس طرح ایک بار پھر یہ بات بالکل واضح اور یقینی ہے کہ نہ تو خدا اور قیصر کے درمیان، اور نہ ہی ان کے ساتھ، کیا کوئی تیسرا شخص، فریق، طاقت، میدان یا دائرہ اختیار ہے، جس کے سامنے کوئی شخص کچھ بھی پیش کرے۔

خدا کی طرف سے کوئی حکم یا ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ خدا اور قیصر کے علاوہ کسی بھی چیز کو کسی بھی بادشاہی یا تسلط، کسی بھی طاقت یا دائرہ اختیار کے سپرد کر دے۔ صرف دو ہیں۔ یہاں کوئی چرچ کا مجسمہ اور نوشتہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی کی گنجائش ہے۔

اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ خدا کے بغیر، اور خدا کے بغیر اس کی جگہ پر، کوئی بھی کلیسیا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور جب ایسا چرچ کچھ بننے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ کچھ بھی نہیں سے بدتر ہوتا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں کوئی نہیں۔

اس قسم کے کسی بھی چرچ کا کبھی بھی قرض نہیں ہو سکتا۔
دوسری طرف، جب چرچ واقعی خدا کے ساتھ ہے؛ اور جب وہ واقعی اس کے لیے سب کچھ ہوتا ہے۔ یہ واقعی خدا کی بادشاہی سے ہے۔ اور پھر بھی بادشاہی، غلبہ، دائرہ اختیار، اختیار اور اقتدار سب خدا کا ہے نہ کہ اس کا۔ لہذا ہر وہ چیز جو واجب الادا ہے یا جمع کرائی گئی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے، کلیسیا کی طرف سے نہیں۔ اس طرح یہ سختی سے اور لفظی طور پر سچ ہے کہ کسی بھی صورت میں کبھی بھی کسی کی طرف سے کلیسیا کو کچھ بھی نہیں دینا یا پیش کرنا ہے۔

اس طرح، ایک بار پھر اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ صرف دو افراد، دو سلطنتیں، دو دائرہ اختیار، دو حکام، دو طاقتیں ہیں، جن کا کوئی واقعی مقروض ہے یا اس کے سپرد کرتا ہے -خدا اور قیصر کی طرف سے؛ یہ دو اور مزید نہیں، اور کوئی اور نہیں۔
لہذا، اس کا تقاضا ہے کہ کلیسیا، اپنے بلاوے اور دنیا میں اپنے مقام کے سچے ہونے کے لیے، خدا کے لیے اس قدر مکمل طور پر وقف ہو، اس قدر مکمل طور پر خدا میں شامل اور گم ہو، کہ صرف خدا کو جانا یا ظاہر کیا جائے گا، جب وہ چاہے گا۔ ، اور جو کچھ بھی آپ ہیں یا کرتے ہیں۔

عیسائیت کی روح میں یہ یقینی طور پر سچ ہے۔ کیونکہ دنیا میں انفرادی مسیحیوں کی دعوت اور رویہ بالکل یہی ہے -خدا کے لئے بالکل وقف ہونا، اس میں مکمل طور پر شامل اور کھو جانا، کہ صرف خدا ہی ان تمام چیزوں میں نظر آئے گا جو وہ ہیں: "خدا جسم میں ظاہر ہوتا ہے۔"

اور چرچ صرف انفرادی عیسائیوں سے بنا ہے۔ چرچ بھی ہے

Machine Translated by Google

"مسیح کا جسم"، اور مسیح خدا کا ظاہر ہے، مکمل طور پر خالی کرنے کے لیے، جی ہاں، خود کو فنا کرنے کے لیے ۔ اور یہ خدا کا راز ہے۔

بالکل یہ وہ جگہ ہے جہاں کلیسیا، مسیح سے پہلے اور بعد میں، اپنی دعوت اور اس کی جگہ کو کھو بیٹھا تھا۔ خود سے کچھ بننے کی خواہش رکھتا تھا ۔ اس کے لیے یہ کافی نہیں تھا کہ اللہ ہی سب کچھ ہے۔ یہ کافی نہیں تھا کہ بادشاہی، تسلط اور دائرہ اختیار، اختیار و اقتدار، کلام اور ایمان، مکمل طور پر اللہ اور صرف اللہ کی طرف سے ہو۔ وہ خود بادشاہی کی خواہش مند تھی۔ اپنے ایک فیلڈ اور دائرہ اختیار میں؛ اتھارٹی جو یقینی بنا سکتی ہے؛ وہ طاقت جو وہ چلا سکتا تھا۔ ایک لفظ جو بول سکتا ہے؛ اور ایک "ایمان" پر جو حکم دے سکتا ہے۔

اس آرزو کو پورا کرنے اور اس آرزو کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نے خدا کو جھٹلایا اور بادشاہت اور غلبہ، میدان اور دائرہ اختیار، اختیار اور اقتدار جو خدا اور قیصر دونوں کا تھا، کو سنبھالا اور غصب کر لیا۔ اور اس طرح نہ خدا اور نہ ہی قیصر، بلکہ صرف ایک خود ساختہ اور خود بخود درمیانی ہونے کے ناطے، ان کی الجھنوں اور چیزوں کی آمیزش نے صرف گناہ کو بڑھایا اور دنیا پر لعنت کو مزید گہرا کیا۔

یہ بالکل وہی الزام ہے جو خدا ہر دور میں اور دونوں عہدوں میں اس کے خلاف لاتا ہے۔ شان و شوکت، عزت و وقار، اختیار اور طاقت، میٹھا اثر اور الہٰی کشش، جو سب کچھ اس کا تھا اور جو اس کے ساتھ رہنے اور اس کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اس کا بن گیا تھا ۔ یہ سب چیزیں اس نے اپنے آپ سے گھمائی اور سمجھا کہ وہ اس کی ہے۔

پڑھیں حزقی ایل 16:11-19؛ رومیوں 1:7-9؛ 2 تھسلنیکیوں 2:2،3؛ مکاشفہ 17:1-6۔

جب خُدا نے اُسے وہ سچا اور الہٰی ایمان دیا جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ "پوری عالمِ دُنیا میں"، اس لیے اُس نے فرض کیا کہ اُس کا ایمان پوری دنیا کا ایمان ہونا چاہیے، اور یوں اُس نے "ایمان" کو منسوب کرنے اور اس کا حکم دینے کا حق اپنے اوپر لے لیا۔ "پوری دنیا کے لیے، اور اس "ایمان" کو برقرار رکھنے کے لیے جس کا اس نے حکم دیا وہ سچائی اور الہی اصل تھی۔

جب خُدا نے اُسے اپنا کلام اِس کامل پاکیزگی کے ساتھ بولنے کے لیے دیا، تاکہ جب وہ بولے تو وہ خُدا کی آواز کے برابر ہو، اِس پر اُس نے اپنے آپ کو اِس دعویٰ کے ساتھ بلند کیا کہ اُس کی آواز خُدا کی آواز تھی، اور یہ کہ وہ کلام بولنے کا فیصلہ خدا کا کلام تھا کیونکہ اس نے کہا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اسے سچائی کا ایسا کمال عطا کیا کہ اس کا خود اس سچ کا بولنا پورے اختیار کے ساتھ بول رہا تھا تو اس پر اس نے اپنے آپ سے یہ فرض کر لیا کہ اسے بولنے کا اختیار ہے۔ اور، اس لیے، کہ جب وہ بولے تو سب کو ماننا چاہیے کیونکہ وہ بول رہی تھی۔

جب خُدا نے اُسے اپنی طاقت کا ایسا پیمانہ عطا کیا کہ شیاطین بھی اُس طاقت کے آگے سرتسلیم خم کر دیں اور خُدا کی فرمانبرداری کریں، تو اُس نے فرض کر لیا کہ یہ طاقت اُس کی ہے۔ اور یہاں تک کہ پوری دنیا کے تمام انسانوں اور قوموں کو اپنے آپ کو اس کے تابع کرنے اور اس کی اطاعت کرنے پر مجبور کرنے کی طاقت۔

اس طرح، ہر چیز میں، وہ واقعی اپنے آپ کو ایسی چیز بننے کا تصور کرتی ہے جو اس سے چمٹے اور مضبوطی سے تھامے رکھے۔ "خدا کے برابر ہونے "کی "ہتھیلی ۔ "لیکن وہ وقت آیا جب ہر شخص اور ہر وہ چیز جو کلیسیا یا کلیسیا ہو گی اسے دوبارہ کبھی بھی اس سے چمٹے رہنے کی چیز، خدا کے برابر ہونے کے بارے میں سوچنے کے لیے غصب کرنے کے بارے میں نہیں سوچنا چاہیے، بلکہ صرف یہ سوچنا چاہیے کہ کلیسیا اپنے آپ کو کیسے خالی کرے گی۔ اپنے آپ سے، اپنے آپ کو کوئی شہرت نہیں بناتا، اور اپنے آپ کو ایک خادم کی شکل اختیار کرتا ہے، اور اپنے آپ کو عاجزی کرتا ہے، اور موت تک فرمانبردار بن جاتا ہے، یہاں تک کہ صلیب کی موت تک۔ اور یہ سب کچھ اس لیے کہ خدا اپنی ذات میں ظاہر ہو اور اس میں روح۔ اور اس کے ذریعے دنیا تک۔

Machine Translated by Google

وہ وقت آ گیا ہے جب کوئی بھی کلیسیا مردوں کو اپنے پاس نہیں بلائے بلکہ اکیلے مسیح کے پاس۔ وہ وقت آ گیا ہے جب کلیسیا کو سب سے بڑھ کر یہ ظاہر کرنے میں دلچسپی لینی چاہیے کہ کوئی تیسری بادشاہی، دائرہ اختیار یا طاقت نہیں ہے، لیکن صرف دو -خدا اور قیصر؛ اور جب وہ لوگوں کو الہی ہدایت پر تاکید کرتی ہے: "لہذا جو چیزیں قیصر کی ہیں وہ قیصر کو دیں، اور جو چیزیں خدا کی ہیں وہ خدا کو دیں۔"

وہ وقت مکمل طور پر آچکا ہے جب ہر چیز میں کلیسیا کو صرف وہی احساس رکھنا چاہیے "جو مسیح یسوع میں بھی تھا"، جو کہ "خُدا کے برابر ہونے کو غصب کرنے" کا فیصلہ نہ کرنا۔ لیکن اپنے آپ کو مکمل طور پر خالی کرنا، تاکہ خدا ظاہر ہو سکے۔ زندہ اور سچا خدا، اور وہ سب میں ہے۔ وہ، سب کا واحد بادشاہ اور خُداوند، کلیسیا میں اور کلیسیا، اور کلیسیا کے لیے "اُس کی معموری جو سب میں سب کچھ بھرتا ہے"۔

بہت لمبے عرصے سے ریاست اور گرجا گھروں نے خدا کے اختیار کو غصب کیا ہے، اور خدا کی جگہ بادشاہی سنبھال لی ہے۔ اب وہ وقت مکمل طور پر آ گیا ہے جب ہونا چاہئے، یہاں تک کہ جب آسمان میں شاندار آوازوں کے عظیم الفاظ زمین پر سنے جائیں گے: "ہم تیرا شکر کرتے ہیں، اے خداوند خدا، قادر مطلق، جو ہے اور جو تھا، عظیم طاقت اور تو بن گیا۔ بادشاہ۔" مکاشفہ ۔11:17

باب 7

مذہبی آزادی

تذکرہ

ہم پہلے ہی خدا کے کلام میں مذہب میں انفرادیت کے الہی حق کے اصول کی نشاندہی کر چکے ہیں، جس میں یہ اصول خود مختاری، حکومت کی بالادستی اور قانون کی لچک، ریاست اور چرچ کے اتحاد، اور افراد

براہِ کرم، کوئی یہ نہ سوچے کہ یہ سب کچھ قدیم تاریخ کے مطالعے کا صرف ایک سلسلہ ہے، اور نہ ہی یہ کہ یہ صرف بائبل کے اصولوں اور اقتباسات کا مطالعہ ہے، اگرچہ دونوں میدانوں میں مطالعہ کافی حد تک جائز ہوگا۔ یہ ان میں سے کسی کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ ان اصولوں کا مطالعہ ہے جو کسی نہ کسی مرحلے پر آج اور ہمیشہ پوری طرح سے فعال اور فعال ہیں۔ وہ وقت ضرور آنا چاہیے، اور وہ زیادہ دور نہیں، جب ان مطالعات میں دی گئی تمثیلوں کا پورا سلسلہ دوبارہ فعال اور فعال ہو جائے گا۔ اور سب، ایک ہی وقت میں، جیسا کہ واقعی اور ایک ہی مقصد میں ہر ایک اپنی جگہ اور وقت میں تھا۔

وہ دن آئے گا، اور دور نہیں، جب مطلق العنان حکومتیں، بالادستی کی حکومتیں اور قانون کی لچک، کلیسیا اور ریاست کے اتحاد اور اس طرح کے چرچ، سبھی متحد ہو کر، گویا ایک ذہن کے ساتھ، تسلیم و رضا کا مطالبہ کرنے پر مائل ہوں گے۔ مذہب میں یکسانیت؛ اور مذہب میں انفرادیت کی ہر تجویز اور اس کے ہر قسم کے حق کو کچلنا۔

Machine Translated by Google

یہ خاص طور پر اس بات کے پیش نظر ہے کہ جلد ہی کیا ہونے والا ہے کہ یہ مطالعات شائع کی گئیں۔ صحیفوں میں لکھی گئی یہ تمام چیزیں یہاں الہام کی روح سے قائم کی گئی ہیں، نہ صرف ہمیشہ تمام لوگوں کی ہدایت کے لیے، بلکہ خاص طور پر "ان کی تنبیہ کے لیے جو زمانہ کے آخر میں آئے ہیں۔" سب سے طاقتور تنازعہ، اور یہ کہ وسیع پیمانے پر، برائی کی قوتوں اور انصاف کی بادشاہی کے درمیان، جس کا دنیا کا تجربہ کبھی نہیں جانتا، ابھی آنا باقی ہے۔ وہ وقت ابھی ہاتھ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الہامی ریکارڈ سے یہ سبق اس وقت انتہائی اہم ہیں۔

ان تمام ذرائع کے زبردست دباؤ کے پیش نظر، اور ان تمام قوتوں کی طرف سے جو جلد ہی ہر فرد پر مسلط ہونے والی ہیں، یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ ہر فرد کو اپنے بارے میں جاننا چاہیے، اور ہر ممکن یقینی ثبوت کے ذریعے جاننا چاہیے۔ اپنا یقین - بالکل وہی جو آپ کی جگہ، آپ کی ذمہ داری اور آپ کا حق ہے، انفرادی طور پر، سلطنتوں اور اختیارات کی موجودگی میں، خدا کے سامنے اور خدا کے ساتھ۔

جب کہ کلام پاک کے ان مطالعات میں ہم نے ہر معاملے کو اس نقطہ نظر سے زیر بحث لایا ہے کہ ان طاقتوں کو مذہب میں اپنا دعویٰ کرنے یا کسی اختیار یا دائرہ اختیار کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، لیکن یہ کہ مذہب میں انفرادیت کا حق سب کی موجودگی میں سب سے زیادہ ہے۔ دوسری طرف یہ بھی اتنا ہی سچ ہے اور کم اہم بھی نہیں، چاہے یہ سب سے اہم بھی کیوں نہ ہو -کہ یہ ہر فرد کے لیے باقی ہے کہ وہ کبھی بھی خدا کے علاوہ کسی کو مذہبی معاملات میں اختیار یا دائرہ اختیار مسلط کرنے کی اجازت نہ دے اور اسے کھلے عام چیلنج کیے بغیر اور بالکل نظر انداز کیا جائے۔ : کہ سچے عہد میں خدا اور حق سے کامل وفاداری، انفرادیت کا خدائی حق، مذہب میں، برقرار رکھا جائے گا۔ یہ ہر فرد مکمل طور پر خدا کا، قانون کا، اور خدا میں اور قانون کے مطابق خود کا مقروض ہے۔

اس اصول کو، ہر فرد کو برقرار رکھنا چاہیے، ورنہ وہ خدا سے بے وفائی کا ثبوت دیتا ہے، خدا کے سامنے ایک آدمی کے طور پر، اور حق کی جگہ غلطی کو غالب ہونے دیتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، غلط کو صحیح ہونے کی اجازت دینا۔

یہ سچ ہے، جیسا کہ الہامی ریکارڈ ظاہر کرتا ہے، کہ خود مختاری، جیسا کہ بادشاہ نبوکدنزار کی کہانی میں دکھایا گیا ہے، قانون کی بالادستی کے ذریعے وہ حکمرانی، جیسا کہ میڈو-فارسی طاقت میں واضح کیا گیا ہے، کہ چرچ اور ریاست کا اتحاد، جیسا کہ اس میں دکھایا گیا ہے۔ یہودی کلیسیا اور رومی طاقت میں مسیح کے خلاف متحد ہو گئے، کہ کلیسیا، جیسا کہ اسرائیل کی کلیسیا میں مسیح کے شاگردوں کے خلاف بیان کیا گیا ہے۔ مذہب میں دائرہ اختیار پر زور دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ اتنا ہی، اور اس سے بھی زیادہ واضح طور پر، سچ ہے کہ، خُدا کے ساتھ بالکل وفادار ہونا اور صحیح، یا اپنے اور اپنے ساتھی مردوں، تین نوجوان عبرانی، آدمی دانیال، خُداوند یسوع، اور خُداوند کے رسولوں کے لیے، اس قسم کے کسی بھی دعوے کو بالکل نظر انداز کرنا چاہیے۔ ہر معاملے میں خدا کا غلبہ چھینا گیا۔ ہر معاملے میں حق کو بالکل پھینک دیا گیا اور غلط اپنی جگہ قائم ہوا۔ ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں کیا خدا کو جاننے والا یا قانون کی پرواہ کرنے والا کوئی خاموش رہ کر کچھ نہیں کر سکتا؟ کیا خدا کے ساتھ عہد کچھ بھی نہیں؟ کیا حق سے وفاداری کبھی معلوم نہیں ہوتی؟ کیا صرف غلطی کو غالب کا حق تسلیم کیا جائے گا؟ کیا لوگ کبھی سچے نہیں ہوں گے - نہ خدا کے لیے، نہ قانون کے لیے، نہ اپنے لیے اور نہ ہی اپنے ساتھی مردوں کے لیے؟

یہ سچ ہے کہ نبوکدنضر مکمل طور پر اپنی جگہ سے ہٹ گیا تھا اور جب اس نے مذہب میں اختیار استعمال کرنے کی کوشش کی تھی تو اس نے بالکل غلط کام کیا۔ اور

Machine Translated by Google

تاریخ تمام لوگوں کو ہمیشہ کے لیے یہ دکھانے کے لیے لکھی گئی تھی کہ جب یہ خود کو مذہب میں اختیار کا دعویٰ کرتا ہے تو تمام مطلق العنانیت اپنی جگہ سے باہر ہے اور بالکل غلط ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ بھی سچ ہے، اور اتنا ہی اہم، یاد رکھنا کہ تینوں عبرانیوں نے کھلے عام اور غیر سمجھوتہ کے ساتھ مذہب میں اختیار کے اس خود مختار دعوے کو نظر انداز کیا۔ اور تاریخ یہ سکھانے کے لیے لکھی گئی تھی کہ باقی تمام افراد کو ہمیشہ کے لیے وہی کام کرنا چاہیے جیسا کہ ان تین افراد نے کیا، اگر یہ دونوں خدا، حق، اور اپنے اور اپنے ساتھی مردوں کے لیے سچے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ اپنے اصولوں کی بالادستی اور قانون کی لچک کے باوجود، مادی فارس کی حکومت نے غلط کام کیا جب، اس کے اپنے قانون سے، وہ مذہب کے دائرے میں داخل ہوئی۔ اور تاریخ تمام حکومتوں اور لوگوں کو ہمیشہ کے لیے یہ ثابت کرنے کے لیے درج ہے کہ ہر حکومت قانون کے ذریعے مذہب کی حدود میں داخل ہونے میں یکساں طور پر غلط ہے۔ یہ اتنا ہی سچ ہے، اور اتنا ہی اہم، یاد رکھنا، کہ فرد -ڈینیئل، -نے بالکل اور غیر سمجھوتہ کے ساتھ اس قانون کو نظر انداز کیا؛ اور یہ تاریخ تمام افراد کو ہمیشہ کے لیے یہ سکھانے کے لیے لکھی گئی تھی کہ تمام اسی طرح کے حالات میں انھیں اسی طرح کام کرنا چاہیے جیسا کہ اس فرد نے کیا، اگر وہ خدا اور حق کی عزت کریں، اور اپنے اور اپنے ساتھی مردوں کے لیے سچے ہوں۔

یہ سچ ہے کہ اسرائیل کی کلیسیا نے ایک بہت بڑا ناپاک کام کیا جب اس نے اپنی مرضی کو موثر بنانے کے لیے شہری طاقت کے ساتھ اتحاد کیا۔ اور تاریخ ہمیشہ کے لیے پوری دنیا کو دکھانے کے لیے لکھی گئی تھی کہ ہر چرچ ہر بار ایک ہی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے، وہ کسی بھی بہانے سے، اپنی مرضی کو موثر بنانے کے لیے شہری طاقت کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بھی اتنا ہی سچ ہے، اور اتنا ہی اہم ہے، پہچاننا اور یاد رکھنا کہ صرف وہی فرد جو کلیسیا اور ریاست کے اس شریر عہد کا مقصد تھا، اس کے تحت مر جائے گا بجائے اس کے کہ اسے معمولی حد تک پہچاننے کے لیے اس کے تابع ہو جائے۔ اور یہ سب کچھ اس لیے لکھا گیا ہے تاکہ دنیا کے آخر تک ہر فرد اسی طرح کے حالات میں کام کرنے کے لیے تیار ہو جیسا کہ خداوند یسوع نے خدا کے لیے سچا، سچائی کے لیے، اپنے آپ سے سچا اور سچا ہونے کے لیے کیا تھا۔ نسل. انسان.

یہ سچ ہے کہ اسرائیل کی کلیسیا سیدھی راہ سے بھٹک گئی، اور مکمل طور پر غلط کام کیا، جب اس نے یہ فیصلہ کرنے کا اختیار سنبھال لیا کہ اس کلیسیا کے ارکان کو کیا ماننا چاہیے اور کیا نہیں سکھانا چاہیے؛ اور تاریخ تمام گرجا گھروں اور لوگوں پر ہمیشہ کے لیے یہ واضح کرنے کے لیے لکھی گئی ہے کہ ہر کلیسیا صحیح راستے سے یکساں طور پر دور ہے، اور یکساں طور پر غلط ہے، جب وہ یہ فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار لے لیتا ہے کہ چرچ کے کسی بھی رکن کو کیا ماننا چاہیے اور نہیں سکھانا چاہیے۔ . یہ اتنا ہی سچ ہے، اور یاد رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ وہاں کے کلیسیا کے انفرادی ارکان نے کھلے عام اور غیر سمجھوتہ کے ساتھ کسی بھی پیمانے یا کسی بھی حد تک ایسی کسی اتھارٹی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور یہ چرچ کے تمام ارکان کو ہمیشہ کے لیے سکھانے کے لیے لکھا گیا ہے کہ اگر وہ خدا کے لیے سچے، مسیح کے لیے سچے، حق کے لیے سچے، اپنے لیے سچے، اور انسانیت کے لیے سچے ہوں تو انھیں انفرادی طور پر ایسا ہی کرنا چاہیے۔

تین نوجوان عبرانیوں نے اچھا کیا جب انہوں نے مذہب میں خود مختاری کے کسی بھی حق کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈینیئل نے اچھا کیا جب اس نے مذہب میں سول حکومت کے کسی بھی حق کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ خُداوند یسوع نے وہ کیا جو درست تھا جب اُس نے اپنی مرضی کو نافذ کرنے کے لیے شہری طاقت کے ذریعے کلیسیا کے کسی بھی حق سے انکار کیا۔ خُداوند کے رسول اور شاگرد درست تھے جب انہوں نے کلیسیا کے کسی بھی حق کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا

Machine Translated by Google

ان کو ماننا چاہئے اور نہیں سکھانا چاہئے؟ ان میں سے ہر ایک معاملے میں، خدا نے کھلم کھلا اور معجزانہ طاقت سے سب پر یہ بات بالکل واضح کر دی کہ یہ لوگ صحیح تھے۔ اس طرح یہ کھل کر ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ درست تھے بلکہ یہ کہ وہ خدائی طور پر درست تھے۔ ہر معاملے میں تاریخ لکھی گئی ہے تاکہ تمام طاقتوں اور لوگوں کو ہمیشہ کے لیے معلوم ہو جائے کہ ایسا رویہ الہٰی طور پر درست ہے۔ اور جو کوئی خدا کی طرف کھڑا ہے، جیسا کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی جگہ کیا، وہ اسے جان لے۔

یہ ایسے افراد اور ان جیسے دوسرے لوگ ہیں جنہوں نے ان دنوں اور وقتاً فوقتاً دنیا میں خدا کی عزت کو زندہ رکھا اور دنیا میں حق کو زندہ رکھا۔ جس نے انسانی معاشرے میں دیانت اور سچی مردانگی کو زندہ رکھا۔ جی ہاں، بالکل یہ، اور ان سے ملتے جلتے، بابرکت ہستیاں جنہوں نے خود دنیا کو زندہ رکھا۔

یہ مطلق العنانیت نہیں ہے، نہ قانون کی حکومتیں، نہ ہی کلیسا اور ریاست کی یونینیں، اور نہ ہی ایسے گرجا گھر جنہوں نے خدا کی عزت کو برقرار رکھا ہے، ان میں سے کسی نے بھی قانون پر عمل نہیں کیا، اور انسان کی سالمیت کو محفوظ رکھا ہے۔ تمام تاریخ متفقہ طور پر گواہی دیتی ہے کہ ان سب نے انسان کی تمام انفرادیت اور سالمیت کو مجروح کرنے، حق کو مٹانے اور اللہ تعالیٰ کو انسانوں اور دنیا میں اس کے اپنے مقام سے خارج کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔

نہیں، یہ نہیں، بلکہ خدا اور خدا میں بابرکت فرد ہے ۔ وہ وہ ہیں جنہوں نے مذہب میں انفرادیت کے الہی حق کو جانا اور برقرار رکھا ہے۔ یہ دانیال، مسیح، پال، وائکلف، لوتھر کا معاملہ ہے، جو دنیا اور کلیسیا میں تنہا کھڑے تھے، اور کلیسیا اور دنیا دونوں کے خلاف تھے- یہ وہی ہیں جنہوں نے خدا کی عزت کو برقرار رکھا، خدا کے علم، قانون اور سچائی کو زندہ رکھا، اور اس طرح دنیا کو زندہ رکھا۔

اب، اور آنے والے وقت کے لیے -جب گرجا گھروں میں اس کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور دنیا، فرقہ وارانہ، قومی، بین الاقوامی، مذہب اور مذہب میں عالمی وفاق پر زور دیا جا رہا ہے۔ جب یہ سب کچھ واضح طور پر خود مختاری، حکومتوں کی قانونی بالادستی اور لچک کے ذریعے، شہری طاقت کے ساتھ اور اس کے کنٹرول میں رہنے والے گرجا گھروں کے ذریعے، اور اپنی ہی پہل کے گرجا گھروں کے ذریعے تحفظ حاصل کرنے کا مقصد ہے۔ جب یہ سب فوری طور پر اور مشترکہ طور پر مذہب میں مکمل اختیار کو محفوظ رکھنے اور استعمال کرنے کے لیے کام کرتے ہیں -اس سب کے پیش نظر، ابھی، جیسا کہ پہلے کبھی نہیں تھا، مذہب میں انفرادیت کے الہی حق کو جاننا، اس کا اعلان کرنا اور اسے برقرار رکھنا ضروری ہے: مکمل مذہبی آزادی۔ .

باب 8

مذہبی آزادی اور
انفرادیت، اعلیٰ تحفہ

حکومت کا وجود ذہین مخلوق کے وجود کی فطرت میں ہے۔
بالکل اصطلاح کے لئے "مخلوق" سے مراد خالق ہے۔ اور جیسا کہ یقینی طور پر کوئی بھی ذہین مخلوق ہے، وہ جو کچھ ہے وہ خالق کی مقروض ہے۔ اور، اس حقیقت کے اعتراف میں، وہ خالق کی عزت اور اعلیٰ عقیدت کا مقروض ہے۔ یہ، بدلے میں، اور چیزوں کی نوعیت میں، مخلوق کی طرف سے تابعداری اور اطاعت پر دلالت کرتا ہے؛ اور یہ حکومت کا اصول ہے۔

Machine Translated by Google

ہر ذہین مخلوق ہر چیز کی مقروض ہے جو وہ خالق کی ہے۔ اس پہلو میں، حکومت کا پہلا اصول یہ ہے: "تم اپنے خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھو۔"

یہ خُداوند نے تمام احکام میں سے پہلا حکم قرار دیا ہے۔ یہ تمام احکام میں پہلا نہیں ہے کیونکہ یہ سب سے پہلے دیا گیا تھا۔ لیکن صرف اس لیے کہ یہ ہر ذہین مخلوق کی فطرت اور وجود میں موجود ہے، جیسے ہی ایک سادہ ذہین مخلوق موجود ہوتی ہے، چیزوں کی فطرت کا ایک لازمی حصہ بن جاتی ہے۔

اس لیے یہ تمام احکام میں سے پہلا حکم ہے، صرف اس لیے کہ یہ اس فرض کا اظہار ہے جو مخلوق اور خالق کے درمیان موجود پہلے تعلق میں شامل ہے۔ یہ تخلیق شدہ ذہانت کی نوعیت، حالات اور وجود میں سب سے پہلے ہے۔

یہ اعلیٰ ترین اور مطلق معنوں میں تمام احکام میں پہلا ہے۔
یہ پہلی ذہین مخلوق کی نوعیت اور تعلق کو یکجا کرتا ہے، اور مستقبل میں لاکھوں کی جانشینی میں ہر ایک کے معاملے میں اتنا ہی مکمل نظر آتا ہے جیسا کہ پہلی ذہین مخلوق کے معاملے میں، جب کائنات میں بالکل تنہا ظاہر ہوتا ہے۔ مخلوقات کی تعداد کی اصل سے بڑھ کر کوئی توسیع، کوئی ضرب کسی بھی لحاظ سے اس اولین احکام کی وسعت یا معنی کو محدود نہیں کر سکتی۔ وہ اپنے آپ کو بالکل تنہا اور ابدی طور پر ہر ذہین مخلوق کی پہلی ذمہ داری کے طور پر پیش کرتا ہے جو کبھی بھی موجود ہے۔ اور یہ ابدی سچائی انفرادیت کو ایک ابدی اصول کے طور پر ممتاز کرتی ہے۔

تاہم، جیسے ہی ایک دوسری ذہین مخلوق کو وجود دیا جاتا ہے، ایک اضافی رشتہ موجود ہوتا ہے۔ اب ہر ایک کا خالق کے ساتھ نہ صرف بنیادی اور اصل رشتہ ہے، کیونکہ دونوں اپنے وجود کے خالق کے لیے یکساں طور پر مرہون منت ہیں، بلکہ ایک دوسرے سے ایک اضافی اور ثانوی تعلق بھی ہے ۔

یہ ثانوی تعلق مطلق مساوات میں سے ایک ہے۔ اور ہر ایک کی خالق کی تابعداری اور عقیدت میں، تمام ممکنہ رشتوں میں سے ہر ایک دوسرے کی عزت کرتا ہے۔ لہذا، چیزوں کی فطرت میں، دو ذہین مخلوقات کے وجود میں، فطری طور پر دوسرا حکومتی اصول ہے، تمام مضامین کی باہمی مساوات۔

اور یہ اصول تمام حکموں میں سے دوسرے میں بیان کیا گیا ہے: "تُو اپنے پڑوسی سے اپنے جیسا پیار رکھ۔" یہ تمام احکام میں سے دوسرا ہے ، اسی وجہ سے پہلا حکم تمام احکام میں پہلا ہے۔ یہ موجود ہے اور چیزوں اور ذہانت کی نوعیت کو یکجا کرتا ہے جیسے ہی کوئی دوسری ذہین مخلوق موجود ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہ پہلی کی طرح یہ بھی اس وقت مکمل اور مطلق ہے جس وقت دو ذہین مخلوقات وجود میں آتی ہیں اور اس میں کبھی توسیع نہیں ہو سکتی اور نہ ہی دوسری ذہین مخلوقات سے بھری ہوئی کائنات کے وجود سے اس میں کوئی تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

ہر ایک اپنے لیے، تنہا، اپنی انفرادیت میں، مکمل طور پر تابع اور سب سے پہلے خالق کے لیے وقف ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز کا مقروض ہے۔ اس تابعداری اور عقیدت میں، سب سے بڑھ کر، ہر ایک دوسرے تمام ذہین مخلوق کو اپنے برابر سمجھتا ہے۔ اپنے آپ کے ساتھ بھی اتنا ہی جتنا خالق کے ڈیزائن میں اپنا مقام رکھتا ہے اور اس ڈیزائن کی تکمیل کے لیے انفرادی طور پر اور صرف خالق کے لیے ذمہ دار ہے۔ لہذا، خالق کے احترام میں، اپنے ساتھی انسان کے لیے، اپنے لیے، وہ اپنے ساتھی انسان سے اپنے جیسا پیار کرتا ہے۔ اور یہ دوسری ابدی سچائی، پہلی کے ساتھ یکساں طور پر، انفرادی طور پر ممتاز ہے۔

ایک ابدی اصول کے طور پر

Machine Translated by Google

یہ اصل حکومت ہے۔ یہ آخری حکومت بھی ہے۔ کیونکہ یہ سب سے پہلے مکمل اور مطلق اصول ہیں۔ اور کیونکہ وہ ابدی طور پر ذہین مخلوق کی فطرت اور تعلقات کو مربوط کرتے ہیں۔ اور یہ حکومت، جو کہ فوری طور پر اصل اور بالآخر محض خود مختاری ہے -عقلیت اور خدا میں خود حکومت، کیونکہ یہ عقلیت کا صرف سب سے واضح، سادہ ترین حکم ہے کہ ذہین مخلوق کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ خالق کی ہر چیز کا مقروض ہے۔ اور یہ کہ، لہذا، تابعداری اور عزت ایک مخلوق کے طور پر اس کی طرف سے معقول فرائض ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ایک سادہ سا حکم ہے کہ چونکہ اس کا ساتھی انسان اپنے آپ کو خالق کا سب کچھ یکساں طور پر مقروض کرتا ہے، اس لیے اس کے ساتھی انسان کی اس سب میں عزت و توقیر کی جائے جیسا کہ وہ خود اس میں عزت و تکریم کا خواہاں ہے۔

عقلیت کا یہ سادہ سا حکم بھی ہے کہ چونکہ یہ سب تخلیق کیے گئے ہیں اور ان کے وجود میں وہ سب کچھ خالق کے مرہون منت ہیں، اس لیے اس وجود کو ہر اس چیز کے ساتھ جو صلاحیتوں اور صلاحیتوں کے استعمال میں اس کے ساتھ آتا ہے ہمیشہ اپنی مرضی کے مطابق برقرار رہنا چاہیے۔ اور خالق کا ڈیزائن۔ کیونکہ یہ اس سے بھی زیادہ سادہ استدلال ہے کہ خالق نے کبھی یہ طے نہیں کیا تھا کہ کسی بھی مخلوق کے وجود، صلاحیتوں یا اختیارات کو اس کی مرضی کے خلاف یا اس کے ڈیزائن سے باہر استعمال کیا جائے۔ لہٰذا عقلیت کا یہ سب سے آسان اور واضح ترین حکم ہے کہ یہ اصل اور حتمی حکومت جو کہ خود حکومت ہے، خدا کے حکم کے تحت خود حکومت ہے ۔

خدا، اور خدا میں ۔ یہ واقعی واحد حقیقی خود حکومت ہے۔
خدا نے تمام ذہانت کو بالکل اور مفت پیدا کیا ہے۔ اس نے انسان کو دیگر ذہانتوں کے برابر، اخلاقی بنایا۔ انتخاب کی آزادی اخلاقیات کے لیے ضروری ہے۔ انتخاب کرنے سے قاصر ذہانت پیدا کرنا اسے آزادی کے قابل نہیں بنانا ہوتا۔ لہذا، اس نے انسان کو، دیگر ذہانتوں کے ساتھ برابر، فیصلہ کرنے کے لیے آزاد بنایا، اور ہمیشہ اس کا احترام کرتا ہے جس کا وہ مصنف ہے، انتخاب کی آزادی۔

جب، انتخاب کی اس آزادی کے استعمال میں، ایک ذہانت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ اس کا وجود، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ، سختی سے خالق کی مرضی اور اس کے ڈیزائن کے اندر خرچ کیا جانا چاہیے، اور اسی طرح، حقیقت میں، خالق کے ساتھ۔ اور خالق میں، یہ صحیح معنوں میں سختی سے اور صحیح معنوں میں خود حکومت ہے۔

اور جب ہر ذہانت کی عبادت، عبادت اور اتحاد کو مکمل طور پر اس کی اپنی مرضی کے مطابق پیش کیا جانا چاہیے، تو یہ خدا کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے، جو اعلیٰ اور حقیقی حکمران ہے، حکومت کا اصول حکمرانوں کی رضامندی سے ہے۔

اس طرح، الہی حکومت، جیسا کہ اس کا تعلق حاکم اور حاکم دونوں سے ہے، خالق اور مخلوق، کامل آزادی کی حکومت کے ذریعے راحت پانے کے لیے یکساں طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور کامل انفرادیت کی وجہ سے کامل آزادی ۔

گناہ کے ذریعے انسان نے اپنی آزادی کھو دی، اور اس لیے، اس کی انفرادیت۔ لیکن مسیح کے تحفے میں سب کچھ بحال ہو گیا تھا۔ ”اس نے مجھے قیدیوں کی رہائی کا اعلان کرنے کے لیے بھیجا ہے۔“ "مسیح نے گناہوں کے لیے دُکھ اُٹھایا، راستباز نے ناراستوں کے لیے، تاکہ وہ ہمیں خُدا کے پاس لے آئے ۔ "

مسیح یسوع، اس لیے، آسمان سے دنیا میں آیا تاکہ انسان کو واپس لے جائے، اور انسان کو جو کچھ اس نے کھو دیا تھا اسے واپس لایا جائے۔
انفرادیت خالق کا عظیم تحفہ تھا۔ موسم خزاں میں، یہ کھو گیا تھا. مسیح کے تحفے میں، انفرادیت کا تحفہ انسان کو بحال کیا گیا تھا.

Machine Translated by Google

کین سے لے کر ٹائبیریئس سیزر تک گناہ اور سامراجی استبداد کے طویل ادوار میں، مردوں پر اس قدر مسلسل اور منظم طریقے سے ظلم کیا گیا کہ ان سے انفرادیت کی ہر چیز چھین لی گئی۔ پھر مسیح انسانی جسم میں انسان کے طور پر دنیا میں آیا، اور انسانی تجربے کے ہر مرحلے کے ذریعے انسان کی انفرادیت کو اس کی اپنی اصلی اور ابدی بنیادوں پر قائم کیا۔ میتھیو 25:15۔ لہٰذا، عیسائیت اپنی اصلی اور مقامی پاکیزگی کے بغیر، کوئی حقیقی انفرادیت نہیں ہو سکتی۔

لیکن استبداد کے مفاد میں عیسائیت کا نام ہی بگاڑ دیا گیا ہے۔ اور سامراجی کلیسائی ظلم و ستم کی طویل عمروں کے ذریعے ایک بار پھر منظم طریقے سے انفرادیت کی ہر چیز کو چھین لیا گیا۔

اصلاح کے وقت، خدا نے مردوں کو دوبارہ عیسائیت اور انفرادیت پر بحال کیا۔ لیکن پروٹسٹنٹ ازم شکلوں اور عقیدوں میں سخت ہو گیا۔ اور پروٹسٹنٹ کی ہر شکل اور فرقے نے انکار کیا اور عیسائی آزادی اور انفرادیت کو تباہ کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ۔ فرقہ وارانہ، قومی، بین الاقوامی اور عالمی وفاق اور مذہب اور مذاہب میں کنفیڈریشن، ایک بار پھر سامراجی کلیسائی استبداد تمام عالمی طاقتوں کے ساتھ کام کرے گی، فریبی نشانیوں اور جھوٹ کے عجائبات کے ساتھ منظم طریقے سے انسان کو انفرادیت کے ہر نشان سے آخر کار محروم کر دے گی۔

لیکن عیسائیت اپنی انفرادیت کے عظیم تحفہ میں، پہلے کی طرح، اب اور آخرکار سب پر فتح حاصل کرے گی۔ مکاشفہ 3، 15:2۔ اور عیسائیت انفرادیت کے ذریعے فتح حاصل کر رہی ہے، کیس کی نوعیت میں، اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ پہلے کبھی صرف بابرکت فرد کے ذریعے ہوتا ہے۔ خدا کی ہدایت کے تحت اور خدا کے ساتھ فرد، مذہب میں انفرادیت کے خدائی حق کو کامل اخلاص کے ساتھ برقرار رکھنے والا فرد، اور مکمل مذہبی آزادی، انفرادیت کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں -انفرادیت نہیں- کیونکہ یہ واضح طور پر اور ابدی طور پر ایک ایڈ ہے، کبھی نہیں ایک "ism"۔

باب 9

مذہبی آزادی اور
اتوار کی قانون سازی

اتوار کی قانون سازی کہاں سے آتی ہے؟

اس کی اصل کیا ہے؟ آپ کا کردار کیا ہے؟
یہ ریاستوں، امریکہ اور دنیا کے لوگوں کی کیا نمائندگی کرتا ہے؟

یہ سوالات آج کل امریکہ میں ہر جگہ نمایاں طور پر موزوں ہیں۔ کیونکہ ریاستوں اور قوم میں اتوار کی قانون سازی کی عالمی سطح پر کانگریس کی ضرورت ہے، اور ریاستی مقننہوں میں اتوار کی قانون سازی کی مسلسل حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

ایک اور وجہ سے بھی، یہ سوالات نہ صرف متعلقہ ہیں، بلکہ مکمل طور پر اہم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اتوار کے روز قانون سازی کے ذریعے ہو گا۔
کہ تمام مطلق العنان حکومتیں، تمام قانونی حکومتیں، چرچ اور ریاست کی تمام یونینیں، اور اس طرح کے تمام گرجا گھروں کو مذہبی، قومی، بین الاقوامی اور عالمی فیڈریشن آف مذاہب کے دباؤ کے تحت شامل کیا جانا چاہیے، تاکہ مذہب پر پوری دنیا پر غلبہ ہو۔ وفاق کی طرف عالمی تحریک

Machine Translated by Google

مذہب میں دنیا کا اختتام ایک چیز پر ہوتا ہے -اتوار، اور وہ قانون کے ذریعے نافذ۔

اس کی اصلیت اور کردار

اتوار کے حق میں پہلی قانون سازی قسطنطنیہ سے ماخوذ ہے۔ یہ چرچ میں شروع ہوا اور صرف بشپس کی پہل اور مطالبہ کے ساتھ نافذ کیا گیا تھا ۔ یہ بات نہ صرف خود قانون سازی کی دفعات سے، بلکہ قانون سازی کے حقائق اور حالات سے، اور وقت کی پوری تاریخ کے ساتھ ساتھ قانون سازی سے بھی یقینی ہے۔

اس موضوع پر پہلی قانون سازی تقریباً 314عیسوی کی ہے، اور اس میں چھٹا قانون شامل ہے۔
منصفانہ، اسی طرح اتوار. اور قانون سازی کا ارادہ خاص طور پر مذہبی تھا، جیسا کہ اس نے حکم دیا اور حکم دیا کہ جمعہ اور اتوار کو "عدالتوں اور دیگر سول دفاتر میں کاروبار کو روکنا چاہیے، تاکہ اس دن کو کم رکاوٹ کے ساتھ وقف کیا جا سکے ۔ عقیدت کے مقاصد"۔

یہ اتوار کو منانے کے حق میں سب سے پہلے قانون سازی کا احترام کرتے ہوئے سوزومین کے بیان کا نینڈر کا پیرا فریز ہے۔ یہ ہے

یہ ظاہر کرتا ہے کہ قانون سازی کا واحد مقصد مذہبی تھا۔ لیکن سوزومین کے اپنے الفاظ، جیسا کہ انگریزی میں .Profوالفورڈ، واقعی قانون سازی کے مذہبی کردار کو تیز کریں۔ یہاں دیکھیں:

"اس نے [قسطنطین] نے اس دن کو منانے کا بھی حکم دیا جو خداوند کا دن مقرر کیا گیا تھا، جسے یہودی ہفتے کا پہلا دن کہتے ہیں، اور جسے یونانی سورج کے لیے وقف کرتے ہیں، اسی طرح سبت سے پہلے کا دن، اور حکم دیا کہ ان دنوں میں کوئی عدالتی معاملہ یا کوئی اور کام نہیں کیا گیا تھا، لیکن یہ کہ خدا کی عبادت دعاؤں اور مناجات کے ساتھ کی جائے ۔" -کلیسائی تاریخ، از سوزومین، کتاب ،Iباب ۔VIII

یہ سوال سے بالاتر ہے کہ اتوار کے دن کے حق میں بعض کاروبار اور دیگر عام پیشوں سے تعطل کے دن کے حق میں پہلی قانون سازی کا ارادہ مکمل طور پر اور مکمل طور پر مذہبی تھا۔

اتوار کی قانون سازی کے دوسرے مرحلے میں 321عیسوی میں جاری کردہ قسطنطنیہ کے قانون میں جمعہ کو ختم کر دیا گیا اور اتوار کو تنہا کر دیا گیا۔ قانون کے دائرہ کار کو اب نہ صرف عدالتوں اور دیگر سرکاری دفاتر بلکہ "شہروں میں رہنے والے افراد" اور "تجارت سے وابستہ افراد" کو بھی شامل کرنے کے لیے بڑھا دیا گیا تھا۔

اور پھر بھی اس کا ارادہ بلاشبہ ایک ہی تھا، یوسیبیئس کے لیے، بشپ میں سے ایک جن کا قانون سازی سے بہت زیادہ تعلق تھا، اس کے بارے میں اعلان کرتا ہے:
"اس نے [قسطنطین] نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ ایک دن کو مذہبی عبادت کے لیے ایک خاص موقع کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے ۔" —
قسطنطنیہ کی تعریف میں تقریر،
باب ۔IX
جب 386عیسوی میں قانون سازی کا دائرہ عالمگیر بنا دیا گیا اور "اتوار کے دن ہر قسم کے دیوانی لین دین کی سختی سے ممانعت کر دی گئی"، تب بھی وہی سخت مذہبی کردار اس کے ساتھ منسلک تھا۔ کیونکہ "جس نے بھی حد سے تجاوز کیا وہ درحقیقت توہین آمیز کے طور پر مجرم سمجھا جاتا تھا ۔"

-نینڈر۔
"تقدیر" کسی بھی حد تک دیوانی جرم نہیں ہے بلکہ ہر ایک میں
صرف ایک مذہبی جرم محسوس کیا۔
لہٰذا خود قانون سازی کے پیش نظر یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس میں نہ تو اس میں تھا اور نہ ہی اس کے بارے میں، کسی بھی شکل میں، مذہبی کے علاوہ کوئی اور نیت تھی۔ تاہم، ہم اس ثبوت کے ساتھ اکیلے نہیں رہ گئے ہیں،

Machine Translated by Google

کافی ہے جیسا کہ یہ اپنے آپ میں ہوگا۔ جن لوگوں نے قانون سازی کی شروعات کی، اسے فروغ دیا اور اسے محفوظ بنایا، مثبت یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ قانون سازی کا مقصد خاص طور پر مذہبی تھا، اور خاص طور پر۔

ایک بار پھر، بشپ یوسیبیئس وہ ہیں جو ہمیں اس بات کا یقین دلاتے ہیں، مندرجہ ذیل، حوالہ دیتے ہوئے -
اگر اس سلسلے میں قسطنطین کو:

"اور کس نے قوموں کو حکم دیا ہے جو اس عظیم دنیا کے براعظموں اور جزیروں میں آباد ہیں، ہر ہفتہ خداوند کے دن اکٹھے ہوں اور اسے ایک تہوار کے طور پر منائیں، درحقیقت جسم کے لطف اندوزی کے لیے نہیں، بلکہ آرام اور تازگی کے لیے؟ روح ؟ الہی سچائی میں ہدایت کے ذریعے ۔ Ibid.، باب XVII.

یہ سب قانون کے سلسلے میں قسطنطین کے اپنے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ اپنے قانون کے ترجمان کے طور پر، وہ کیا دکھا رہا ہے۔

اس کے معنی کے لیے اس نے مندرجہ ذیل دعا نکالی جو اس نے اپنے سپاہیوں کو ہر اتوار کی صبح دیے گئے اشارے کے مطابق کورس میں دہرائی تھی۔

ہم آپ کو واحد خدا تسلیم کرتے ہیں۔ ہم آپ کو اپنے بادشاہ کے طور پر رکھتے ہیں اور ہم آپ سے مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ تیرے کرم سے ہم نے فتح پائی۔ آپ کے ذریعے ہم اپنے دشمنوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ ہم آپ کے ماضی کے فوائد کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مستقبل کی برکات کے لیے آپ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہم ایک ساتھ مل کر آپ سے دعا کرتے ہیں اور آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ ہمیں محفوظ رکھیں اور ہمارے شہنشاہ قسطنطین اور اس کے پاکباز بیٹوں کو فتح بخشیں۔" — Life of Constantine، Book IV، باب XX۔

تاہم، اگر کسی معقول شخص کے ذہن میں یہ شک باقی رہتا ہے کہ آیا اتوار کی اصل قانون سازی مکمل طور پر مذہبی تھی، بغیر کسی سوچ کے، بہت کم کسی ارادے کے، کہ اس میں ایک خصوصی مذہبی کردار کے علاوہ کچھ بھی تھا، یہاں تک کہ وہ اس طرح کے مسلسل شکوک و شبہات کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔ اس ناقابل تردید حقیقت کے ذریعہ مؤثر طریقے سے ہٹا دیا جانا چاہئے کہ یہ پونٹیفیکس میکسمس کے طور پر اس کے دفتر اور اختیار کی وجہ سے تھا ، نہ کہ شہنشاہ کے طور پر، کہ دن کو اشارہ کردہ استعمال کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ کیونکہ یہ مقدس ایام کو نامزد کرنا پونٹیفیکس میکسمس کا واحد استحقاق تھا ۔ اس کا ثبوت مؤرخ دورئی کی بہترین اتھارٹی درج ذیل الفاظ میں ہے:

"اس بات کا تعین کرنے میں کہ کن دنوں کو مقدس سمجھا جانا چاہیے، اور قومی استعمال کے لیے دعا لکھنے میں، کانسٹینٹائن نے اپنے حقوق میں سے ایک کو پونٹیفیکس میکسمس کے طور پر استعمال کیا، اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اس نے ایسا کیا۔" -روم کی تاریخ، باب CII، حصہ 1، برابری 4.

اس کی اصلیت اور خصوصی طور پر مذہبی کردار کو دیکھنے کے لیے یہ کافی ہے۔
اتوار کی قانون سازی جیسا کہ یہ خود وجود میں آتا ہے۔ اب، اس کے بارے میں کیا:

آپ کا الہام اور آغاز

اتوار کی یہ اصل قانون سازی اس وقت کے مقبول چرچ کے عظیم عزائم اور اسکیم کا حصہ تھی جو سیاسی کلیسیائی انتظامات اور قسطنطین کے ساتھ سازش کے ذریعے زمین پر "خدا کی بادشاہی" قائم کرنے کے لیے تھی۔ اور یہی ایک زمینی تھیوکریسی کا صحیح سوچ اور مقصد ہے۔ کیونکہ حقیقت میں کلیسیا میں "ایک غلط تھیوکریٹک تھیوری . . جس کے نتیجے میں آسانی سے ایک پادری ریاست کی تشکیل ہو سکتی ہے ، جو سیکولر طاقت کو اپنے تابع کر لیتی ہے۔

.

جھوٹے اور منحرف طریقے سے۔" یہ تھیوکریٹک نظریہ قسطنطنیہ کے وقت سے پہلے ہی رائج تھا۔ اور "بشپ رضاکارانہ طور پر اس پر منحصر ہو گئے۔

Machine Translated by Google

ان کے تنازعات اور ریاست کی طاقت کو اپنے مقاصد کے فروغ کے لیے استعمال کرنے کے عزم کے لیے۔ -نینڈر

اس لحاظ سے، صحیفوں میں اصل اور الہی کی تقلید میں انسانی تھیوکریسی کی پوری اسکیم، یقینی طور پر بشپوں نے وضع کی تھی۔ اور اتوار کی قانون سازی کے ذریعے اسے نافذ کیا گیا۔ وقت کی تاریخ میں یہ قطعی طور پر غیر واضح اور ناقابل تردید ہے۔ یہ سوچ کی واضح لکیر ہے جو اس وقت کے تمام کلیسیائی ادب میں چلتی ہے۔ اور بشپ یوسیبیئس کے کام میں کرسٹلائز کیا گیا ہے: "کنسٹنٹائن کی زندگی"۔ مصر میں کلیسا اسرائیل تھا جس پر فرعون میکسینٹیئس نے ظلم کیا تھا اور قسطنطنیہ نیا موسیٰ تھا جس نے اس مظلوم اسرائیل کو آزاد کیا تھا۔ میلوین برج کی لڑائی میں کانسٹینٹائن کے ہاتھوں میکسینٹیئس کی شکست، اور دجلہ میں اس کا ڈوب جانا سمندر میں فرعون کا تختہ الٹنا، اور اس کا "پتھر کی طرح نیچے ڈوب جانا" تھا۔ اس نئے موسیٰ کی طرف سے نئے قانون کی منظوری کے بعد، نئے موسیٰ نئے اسرائیل کے ساتھ صحرا میں کافروں کو فتح کرنے کے لیے نکلے؛ تھیوکریسی کے مکمل قیام، وعدہ کی گئی سرزمین میں داخلے، اور اعلیٰ ترین کے مقدسین کے بادشاہی سنبھالنے کے لیے۔ اس سلسلے میں، نئے موسیٰ کی طرف سے ایک خیمہ تعمیر کیا گیا تھا اور صحیفہ میں الہی اصل کی تقلید میں ایک کہانت قائم کی گئی تھی۔ اور اب بھی صحیفوں میں اس الہی اصل کی تقلید میں، اتوار کو قانون کے ذریعے اس نئی جھوٹی تھیوکریسی کا نشان بنایا گیا، جیسا کہ ہفتہ تھا اور سچی اور اصل الہی تھیوکریسی کی علامت ہے۔ اور یہ اس واضح ارادے کے ساتھ کیا گیا تھا، جیسا کہ ہم بشپ یوسیبیئس کے الفاظ میں واضح طور پر بیان کر چکے ہیں، جو ایسا کرنے والوں میں سے ایک تھا۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

"وہ تمام کام جو ہفتہ کو ہونے والے تھے، ہم نے اتوار کو منتقل کر دیے"۔

کہ اس طرح جو اسکیم اور نظام قائم کیا گیا تھا وہ ان کے خیال میں تھا کہ زمین پر خدا کی بادشاہت کا بھی واضح اور مثبت اعلان بشپ یوسیبیئس نے اس طرح کیا ہے:

"جس طرح وہ آسمانی حاکمیت کے ظہور میں مصروف ہے، وہ [کنسٹنٹائن] اوپر کی طرف دیکھتا ہے اور اپنی زمینی حکومت کو اس الہی اصل کے نمونے کے مطابق بناتا ہے، اور خدا کے بادشاہ کی مطابقت میں طاقت محسوس کرتا ہے۔" "اور قیصروں کی تقرری سے وہ انبیاء کی پیشین گوئیوں کو پورا کرتا ہے، جیسا کہ انہوں نے زمانوں سے پہلے اعلان کیا تھا: 'اور اعلیٰ ترین کے اولیاء بادشاہی سنبھالیں گے ۔' -اوریشن، باب ۔III

نئے اور جھوٹے تھیوکریسی کی علامت کے طور پر شاہی قانون کے ذریعہ قائم اور نافذ کیا گیا اتوار کا دن، سچی اور اصل تھیوکریسی کی علامت کے طور پر سبت کی جگہ اور اس کی تقلید میں، تمام لوگوں کو "مضبوط رعایا" بنانے کا ذریعہ تھا۔ یہ نئی اور جھوٹی "خدا کی بادشاہی"۔ یہاں وہ الفاظ ہیں جو بشپ یوسیبیئس کے اب بھی بولے گئے ہیں:

"ہمارا شہنشاہ، ہمیشہ اس سے پیار کرتا ہے، اوپر سے سامراجی اختیار کا ذریعہ اخذ کرتا ہے۔" "کائنات کا یہ محافظ ان آسمانوں اور زمینوں اور آسمانی بادشاہی کو اپنے باپ کی مرضی کے مطابق حکم دیتا ہے۔ پھر بھی ہمارا شہنشاہ، جس سے وہ پیار کرتا ہے، اُن لوگوں کو جن پر وہ زمین پر حکمرانی کرتا ہے، اکلوتے اور نجات دہندہ کلام کے پاس لا کر، انہیں اپنی بادشاہی کی وفادار رعایا بناتا ہے۔"— ۔Idٹوپی

II

یہ ثبوت یہ ظاہر کرتا ہے کہ اتوار کی اصل قانون سازی کی تحریک اور آغاز صرف اور خاص طور پر کلیسیائی تھا۔ اور یہ سب بشپس کے ذریعے ایک عظیم اور لطیف اسکیم کو فروغ دینے کے لیے ایک "پادری ریاست" کے قیام کے لیے جو "سیکولر کو جھوٹے اور اپنے آپ کے تابع کرنا تھا۔

Machine Translated by Google

منحرف موڈ"، اور "اس کے مقاصد کے حصول کے لیے ریاست کی طاقت کا استعمال کرنے کے اپنے عزم" کو موثر بنانے کے لیے۔

لہذا، ان دو پہلوؤں میں ثبوت کے ذریعہ 1. -"اصل اور کردار"؛ دو
اصل اتوار کی قانون سازی کا "الہام اور آغاز"- یہ دیکھا گیا ہے کہ اتوار کی قانون سازی خاص طور پر مذہبی اور کلیسائی ہے، جس میں دیگر تمام سوچ اور ارادے کو خاص طور پر خارج کر دیا گیا ہے، یہ ثابت اور ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ایک مظاہرہ، کیونکہ یہ ان تمام شواہد کی متفقہ گواہی ہے جو کیس میں شامل کی جا سکتی ہیں۔

اب کیا معاملہ ہے؟

اتوار کی قانون سازی کی اصل کا خصوصی اور خاص طور پر مذہبی اور کلیسیائی کردار سوال پیدا کرتا ہے: کیا اتوار کی قانون سازی اس خصوصی اور خاص طور پر مذہبی کردار کو کھو دیتی؟

سب سے پہلے، یہ کردار کیسے کھو سکتا ہے؟ اس کا کردار مقامی اور پیدائشی ہونا؛ یہ بالکل واحد کردار ہے جو اس کے پاس تھا، یہ بالکل واضح ہے کہ یہ کردار کبھی کھو نہیں سکتا۔ جیسا کہ یقینی طور پر کوئی چیز زندہ رہتی ہے، اس کا آبائی اور پیدائشی کردار وہاں موجود ہوتا ہے۔ اس لیے اس دنیا میں جہاں کہیں بھی اتوار کی قانون سازی پائی جاتی ہے، اس کا کلیسیائی اور مذہبی کردار لازماً اس سے جڑا ہوا ہے۔

یہ کیس کے بالکل اصول اور نوعیت میں درست ہے۔ لیکن آئیے اس معاملے کو تاریخی طور پر تلاش کریں اور دیکھیں کہ یہ اصول کس حد تک پوری طرح ظاہر ہوتا ہے۔
"پجاری ریاست"، جس کے عروج کے لیے اتوار کی اصل قانون سازی ایک اہم عنصر تھی، ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے تک پورے یورپ پر "سیکولر کی ماتحت" رہی، اور یہ ظالمانہ طور پر "طاقت کا استعمال کرتے ہوئے" کیا جا رہا تھا۔ ریاست -ہر ریاست -اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے"۔ اس تمام ناقابل یقین وقت کے لئے اتوار کی قانون سازی جاری رہی، اور اس کے اصل، مقامی اور پیدائشی کلیسیائی کردار کے علاوہ کسی اور دعوے کے بغیر۔

1535میں ہنری ہشتم نے روم کے پوپ سے خود کو اور انگلینڈ کو طلاق دے دی۔ لیکن یہ سب کچھ تھا۔ کیوں کہ اس کے بعد "چرچ آف انگلینڈ" ہینری فوراً پوپ کی جگہ پوپ کے طور پر کھڑا ہو گیا۔ قانون کے ذریعہ یہ حکم دیا گیا تھا کہ بادشاہ کو "زمین پر انگلینڈ کے چرچ کے واحد سپریم سربراہ کے طور پر منعقد کیا جائے گا، قبول کیا جائے گا اور اس کی شہرت کی جائے گی"۔ اور 1553میں ہنری نے باضابطہ طور پر "زمین پر چرچ آف انگلینڈ کے سپریم ہیڈ" کا خطاب سنبھالا۔

اب جو چرچ آف انگلینڈ تھا وہ صرف وہی تھا جو پہلے انگلینڈ میں کیتھولک چرچ تھا۔ "شکل کے لحاظ سے، کچھ بھی نہیں بدلا تھا۔ چرچ کے بیرونی آئین میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ -سبز.

اور اسی غیر تبدیل شدہ نظام میں پوپل اتوار کی قانون سازی جاری رہی، اور موجودہ وقت تک جاری ہے۔ اور پھر بھی اس کے اصل، مقامی اور فطری مذہبی اور کلیسائی کردار کے علاوہ کچھ بھی تجویز کرنے کے بہانے کے بغیر۔

انگلینڈ سے یہ امریکی کالونیوں تک پھیل گیا۔ یہ کالونیاں انگلستان کے نوآبادکاروں نے قائم کی تھیں اور اس طرح یہاں انگریزی حکومت کی توسیع (مصنف شمالی امریکہ تھا) سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔ اور انگریزی نظام کے ساتھ سختی کے ساتھ، اور اس کی مکمل حد تک، امریکہ میں قائم ہونے والی ہر کالونی، سوائے رہوڈ آئی لینڈ کے، ایک قائم شدہ مذہب تھا ، چاہے وہ عام طور پر "عیسائی مذہب" کی شکل میں ہو، یا زیادہ سے زیادہ، کسی خاص چرچ کی شکل میں ۔

Machine Translated by Google

اور امریکہ میں ان مذہبی اداروں میں سے ہر ایک میں، انگریزی نظام کی اتوار کی قانون سازی کو بڑھایا گیا، اور کچھ میں اس میں شدت بھی آگئی، جو کہ اصل رومن اور پوپل نظام کی اتوار کی قانون سازی کی صرف ایک توسیع تھی۔

اور پھر بھی یہاں، انگلینڈ اور روم میں ہمیشہ کی طرح، امریکی کالونیوں کی اتوار کی قانون سازی میں اس کے اصل، مقامی اور موروثی مذہبی اور کلیسائی کردار کے علاوہ کوئی سوچ، مقصد، یا دکھاوا نہیں تھا۔

یہ کالونیاں اب برطانوی راج سے آزاد ہو کر "آزاد اور خود مختار ریاستیں "بن چکی ہیں۔ لیکن پھر بھی ان میں سے ہر ایک اپنے قائم کردہ مذہب اور اتوار کی قانون سازی کے نظام میں پہلے جیسا تھا۔ تاہم، ورجینیا نے فوری طور پر چرچ آف انگلینڈ اور وہاں کے مذہب کو بے گھر کر دیا۔ اور اس طرح قائم مذہب کے حوالے سے، اس نے "مذہبی آزادی کے قیام کے لیے ایکٹ" کے ذریعے اس سے متعلق ہر چیز کو ختم کر دیا۔ تاہم، موجودہ ریاست ورجینیا کی قانون سازی کی کتابوں میں اتوار کی قانون سازی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی، جو کہ انگلینڈ کے چرچ اور ریاستی نظام سے مماثلت رکھتی ہے، جو صرف روم کی غیر تبدیل شدہ قانون سازی تھی اور اس کے پرانے آبائی اور اصل مذہبی اور کلیسائی نظام میں پوپ کا نظام تھا۔ کردار

ورجینیا کی تاریخ، اس میں، رہوڈ آئی لینڈ کے علاوہ، باقی تمام تیرہ اصل ریاستوں کی تاریخ ہے۔ اور یونین میں تمام ریاستوں کی اتوار کی قانون سازی، اصل تیرہ کے بعد، ہمیشہ توسیع رہی ہے، اور عملی طور پر، اصل تیرہ ریاستوں کے اتوار کی قانون سازی کی ایک نقل ہے، جس کے پاس یہ ہے۔ اور اس برے پیش رفت میں، رہوڈ آئی لینڈ کو بھی بگاڑ اور بگاڑ دیا گیا ہے۔ اور ہمیشہ آخری ریاستوں کی یہ اتوار کی قانون سازی اسی مقامی اور اصل مذہبی اور کلیسیائی کردار کی رہی ہے، جیسا کہ کالونیوں میں، میں -

گلیٹررا اور روم۔
اس طرح، قسطنطنیہ کی اتوار کی اصل قانون سازی سے لے کر ریاستہائے متحدہ میں اتوار کی تازہ ترین قانون سازی تک، یہ ہمیشہ ہی، ایک ہی مقصد کے لیے، اور بالکل ایک ہی کردار کا ہے۔

اتوار کی قانون سازی
غیر آئینی

اس کے بعد ریاستہائے متحدہ کی قومی حکومت کی تشکیل اس کے مذہب اور ریاست کی مکمل علیحدگی کے ساتھ ہوئی، اور اس کی آئینی شق یہ ہے کہ "کانگریس مذہب کے قیام کا احترام کرنے والا کوئی قانون نہیں بنائے گی اور نہ ہی اس کے آزادانہ استعمال پر پابندی لگائے گی۔" ورجینیا میں "مذہبی آزادی کے لیے ایکٹ" کی نظیر کے ساتھ قومی آئین کا یہ اصول، اصل تیرہ کے بعد، امریکن یونین کی تمام ریاستوں کے آئین کی تشکیل میں رہنما رہا ہے۔ اور یہاں تک کہ آئین، اگرچہ اصل تیرہ ریاستوں کی قانون سازی نہیں، مادی طور پر اس سے تشکیل پا چکے ہیں۔ اور اس گائیڈ کی اتنی وفاداری سے پیروی کی گئی ہے، اور اس طرح عام طور پر پوری امریکی یونین میں اس اصول کو تسلیم کیا گیا ہے، کہ جیسا کہ خلاصہ کیا گیا ہے، یہ معاملہ اس طرح خود کو پیش کرتا ہے:

"ایسی چیزیں جو کسی بھی امریکی آئین کے تحت قانونی نہیں ہیں اس کا اعلان اس طرح کیا جا سکتا ہے:

۔1"کوئی بھی قانون جو دین کے قیام سے متعلق ہو۔
"دو لازمی مدد، ٹیکس کے ذریعے یا دوسری صورت میں، مذہبی ہدایات کی۔

Machine Translated by Google

.3"کسی مذہبی فرقے میں لازمی حاضری
.4"ضمیر کے حکم کے مطابق مذہب کی آزادانہ مشق پر پابندیاں۔

.5"مذہبی عقیدے کے اظہار پر پابندیاں۔
"یہ وہ ممانعت ہیں جو کسی نہ کسی الفاظ میں امریکی آئین میں پائی جانی چاہئیں، اور جو ضمیر اور مذہبی عبادت کی آزادی کو محفوظ رکھتی ہیں۔ مذہبی معاملات میں کسی بھی شخص کو ریاست یا کسی عوامی اتھارٹی کی سنسر شپ کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔

"قانون سازوں کو چرچ اور ریاست کے اتحاد کو متاثر کرنے، یا کسی مذہبی قائل یا عبادت کے طریقے کے حق میں قانون کے ذریعہ ترجیحات قائم کرنے کی آزادی نہیں چھوڑی گئی ہے۔ ایسی کوئی مکمل مذہبی آزادی نہیں ہے جہاں کسی بھی فرقے کو ریاست کی طرف سے مراعات حاصل ہوں، قانون کے ذریعے فائدہ حاصل کیا جائے۔

دوسرے

"جو کچھ بھی کسی طبقے یا فرقے کے خلاف تفریق قائم کرتا ہے، اس حد تک کہ یہ تفریق ناموافق طور پر کام کرتی ہے، ایک ظلم؛ اور اگر مذہب کی بنیاد پر، مذہبی ظلم و ستم۔ امتیازی سلوک کی حد پہلے تو مادی نہیں ہے۔ یہ کافی ہے کہ یہ حق یا استحقاق کی عدم مساوات پیدا کرتا ہے۔"

آئینی حدود، Cooley، Cap. XIII، پیرا۔ 1-9۔
اب، ان حقائق، دفعات اور اصولوں کی وجہ سے، اتوار کے قانون کو اس بات کے لیے لینا کہ یہ بلا شبہ ہے -خاص طور پر اور خاص طور پر مذہبی -یہ ہر اصول پر بالکل واضح ہے کہ امریکہ میں جہاں کہیں بھی، اور تمام آئینوں کے تحت، اتوار کا قانون ہے۔ "ایک مذہبی ظلم و ستم"، اور یہ بالکل غیر آئینی اور اپنے آپ میں کالعدم ہے۔

کہ یہ غیر آئینی ہے ریاستی اور وفاقی عدالتوں نے تسلیم کیا ہے۔ اوہائیو سپریم کورٹ نے واضح طور پر کہا کہ "اگر مذہب اتوار کی قانون سازی کا واحد بنیاد تھا، تو یہ آئین کے تحت ایک لمحے کے لیے بھی قائم نہیں رہ سکتا"۔ اور ریاستہائے متحدہ کی ایک ضلعی عدالت نے "اتوار کے وکلاء کے اتوار کے قانون کو جاری رکھنے کا جواز پیش کرنے کی کوشش کرنے والے کسی حد تک افسردہ کرنے والے تماشے کو نوٹ کیا۔" . . اس دلیل کے ساتھ کہ ایسا نہیں ہوتا

مذہبی آزادی کے شہری عقیدے سے متصادم ہے، جب یہ یقینی طور پر ہے، اور اعلان کرتا ہے کہ "اس حقیقت کی صلاحیت کہ یہ مذہب کی مدد کے طور پر موجود ہے۔
صاف صاف اعتراف کیا جا سکتا ہے اور انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور آخری عدالت نے واضح طور پر اسے ہر لفظ میں "ظلم" کے طور پر تسلیم کیا۔

عدالتی ایجاد اور منظوری

اور پھر بھی، پورے امریکہ میں، اتوار کی قانون سازی کو عدالتیں آئینی طور پر برقرار رکھتی ہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟
جواب یہ ہے کہ یہ صرف اور صرف عدالتی ایجاد اور منظوری سے ہوتا ہے۔

نوٹ: یہ عدالتی تعمیر یا آئین کی تشریح سے نہیں، بلکہ مکمل طور پر قانون سازی کے کردار کے حوالے سے عدالتی ایجاد اور منظوری سے ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ: عدالتی ایجاد اور منظوری کے ذریعے اتوار کی قانون سازی کو بالکل نیا اور عجیب و غریب کردار دیا گیا ہے۔ اور پھر اس نئی اور عجیب و غریب بنیاد پر قانون سازی کو آئینی طور پر برقرار رکھا جاتا ہے۔ اگر یہ نیا اور عجیب و غریب علاقہ درحقیقت اصل اور آبائی علاقہ ہوتا تو پھر بھی ایسی قانون سازی کی آئینی حیثیت پر سوالیہ نشان کھڑا ہو جاتا۔ لیکن اندر نہیں۔

Machine Translated by Google

کوئی بھی احساس عجیب نیا حقیقی زمین ہے. یہ خالص ایجاد ہے، اور اصول اور حقائق کے اعتبار سے غلط ہے۔

یہ عدالتی ایجاد اور اتوار کی قانون سازی کے لیے ایک نئی اور عجیب و غریب بنیاد کی منظوری یہ تجویز ہے کہ اس کا اطلاق جسمانی فائدے، صحت کے فروغ اور لوگوں کی کھوئی ہوئی توانائیوں کی بحالی پر ہوتا ہے۔ جس کا مقصد "محنت کا تحفظ" ہے، اور اس طرح آئینی "ایک سیاسی ضابطے کے طور پر" اور "ایک خالصتاً شہری حکمرانی کے طور پر" ہے۔

اب، جو کوئی بھی اتوار کے قانون کے ABCکو جانتا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ دنیا میں کبھی بھی اتوار کا کوئی قانون ایسی نیت سے، یا ایسے کسی مقصد کے لیے، یا ایسی کسی بنیاد پر قائم نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کہ دنیا میں اتوار کی تمام قانون سازی محض اس کے مذہبی اور کلیسیائی کردار کی وجہ سے نافذ کی گئی تھی، جس میں ہر جسمانی اور شہری عنصر کو خاص طور پر خارج کر دیا گیا تھا۔

آئیڈاہو کی ریاست ایک مناسب مثال ہے۔ مؤخر الذکر سختی سے متعلقہ ہے۔ کی روح میں، اور بالکل اسی مقصد کے ساتھ، قسطنطین کے زمانے میں بشپس، ایک کلیسیائی طبقے نے، جو ریاست اڈاہو سے نہیں تھا، اڈاہو کے لیے اتوار کا قانون بنایا اور اسے اڈاہو کی مقننہ میں لے گیا اور اسے پاس کروانے میں کامیاب ہوا۔ آئیڈاہو قانون کی شکل۔ اور پھر، ایک آئین کے تحت جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ "مذہبی عقیدے اور عبادت کی مشق اور لطف اندوز ہونے کی ہمیشہ ضمانت دی جائے گی؛ اور کسی بھی شخص کو اس کی مذہبی رائے کی بنا پر کسی شہری یا سیاسی حق، استحقاق یا صلاحیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ . . اور نہ ہی قانون کے ذریعہ کسی مذہبی فرقے یا عبادت کی شکل کو کوئی ترجیح دی جائے گی،" Idahoسپریم کورٹ نے کہا کہ یہ مذہبی اور کلیسیائی قانون "آئینی" ہے۔

واشنگٹن ریاست ایک اور مثال ہے۔ ریاستی آئین اعلان کرتا ہے کہ "مذہبی جذبات، عقیدے اور عبادت کے تمام سوالات میں ضمیر کی مکمل آزادی ہر فرد کو یقینی بنائی جائے گی، اور کسی بھی شخص کو اس کے مذہب کی وجہ سے ذاتی یا املاک میں تکلیف یا پریشان نہیں کیا جائے گا۔"

جب 1889میں اس آئینی شق کو جعل کیا گیا تھا، تو یہ اس کے بنانے والوں کا متفقہ ارادہ تھا کہ وہ اتوار کی قانون سازی کو قانون میں مذہب کی ہر دوسری شکل کے ساتھ یکساں طور پر خارج کر دے۔ اس کتاب کا مصنف آئینی کنونشن کمیٹی کے ساتھ اس وقت موجود تھا جب یہ شق وضع کی گئی۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اس کے بنانے والوں کا یہی ارادہ تھا، کیونکہ اتوار کی قانون سازی کے اسی موضوع پر کمیٹی نے خاص طور پر غور کیا تھا،

کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس آئینی شق کو جیسا کہ وضع کیا گیا ہے، اتوار کی قانون سازی سے خارج کر دیا گیا ہے ۔ تاہم، اس آئین کے تحت ریاست واشنگٹن کی سپریم کورٹ نے اتوار کی قانون سازی کو "آئینی" کے طور پر برقرار رکھا ہے۔

اس طرح، اتوار کی قانون سازی کے ساتھ دراصل پادریوں نے مذہبی اور کلیسائی کے علاوہ کوئی اور ارادہ نہیں بنایا، اور آئینی دفعات کے ساتھ اس کی ممانعت کے واضح ارادے سے جعلسازی کی گئی، عدالتوں نے سراسر عدالتی ایجاد اور منظوری سے اسے "آئینی" بنا دیا۔

لیکن اس قسم کا ہر فیصلہ واضح طور پر پہلے اصولوں میں سے کسی ایک اصول کی، اور عدالتی کارروائی کے "عالمی طور پر تسلیم شدہ اصول" کی واضح طور پر خلاف ورزی ہے -یہ اصول اور اصول کہ "قانون ساز کا ارادہ قانون ہے"، کہ "قانون قانون ساز کی نیت کے مطابق تعمیر کیا جانا چاہیے، اور یہ کہ "قانون بنانے والوں کی نیت کے علاوہ کوئی معنی نہیں رکھتا"۔

Machine Translated by Google

کہ یہ اصول ہمیشہ، انصاف کے ساتھ، تعمیر کی رہنمائی کرتا ہے۔

آئین کے ساتھ ساتھ آئین کو مستند طور پر درج ذیل قرار دیا گیا ہے:

"عدالت جس کو عوامی جذبات میں تبدیلی کی اجازت دینی چاہیے وہ متاثر کرے گی

کسی تحریری آئین کو ایک ایسی تعمیر دینا جس کی تائید اس کے بانیوں کی نیت سے نہ ہو، انصاف کے ساتھ سرکاری حلف اور عوامی فرض سے غفلت برتنے کا مرتکب ہوگا ۔ 67.

یہ اصول قانون کی تعمیر اور آئین کی تعمیر پر یکساں قوت کے ساتھ لاگو ہوتا ہے۔ اور چاہے اس احساس کی تبدیلی جس کی عدالت کو اس پر اثر انداز ہونے کی اجازت دینی چاہیے، خواہ عوامی اور عام، یا صرف ذاتی، ذاتی احساس، یا عدالت کا تعصب، اصول ایک ہی ہے اور ایسی عدالت بھی یکساں طور پر مجرم ہے۔ سرکاری حلف اور عوامی ڈیوٹی کے لیے لاپرواہی بے عزتی"۔ اس کے باوجود عدالتوں نے بالکل وہی کیا ہے جب، ایک بالکل نئے اور عجیب معنی کو قائم کرتے ہوئے، وہ اتوار کی قانون سازی کو ایسی تعمیر فراہم کرتی ہیں جو کسی بھی معنی میں اس کے بانیوں یا وضع کرنے والوں کی نیت سے تائید نہیں کرتی، انسانی تاریخ یا تجربے میں کہیں بھی۔

ایک ٹیپ ایبل سبٹرفیوج

اس کے باوجود اتوار کی قانون سازی کے لیے نئی اور عجیب و غریب بنیاد کی اس ایجاد اور منظوری کو بھی اس سے مقامی اور اصل مذہبی بنیاد کو خارج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ درحقیقت یہ ایجاد صرف ایک بہانہ ہے جس کے ذریعے اتوار کے دن مذہبی قانون سازی کی جا سکتی ہے اور آئینی دفعات کے تحت اسے "آئینی" ظاہر کیا جا سکتا ہے جو اس کی قطعی ممانعت کرتی ہیں۔ کیونکہ جیسے ہی اسے ہر ایک مثال میں "خالص طور پر ایک شہری حکمرانی" بنا دیا گیا ہے اسے فوری طور پر اس اعلان کے ذریعہ مذہبی حیثیت دے دی گئی ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ قانون سازی کی بنیاد مذہب پر ہے" اور یہ "عیسائیت کا مخصوص پہلو ہے،" "کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کے خلاف، بلکہ سختی سے اس کے حق میں۔" اس طرح، آئین کے تحت جو مذہبی قانون سازی، خالص قانون سازی کی ہیرا پھیری سے منع کرتے ہیں، "آئینی" قانون سازی کے لیے ایک کارروائی کی جاتی ہے جو مکمل طور پر مذہبی اور کلیسائی ہو۔

غیر آئینی اب بھی

لیکن اس سب کے خلاف اب بھی ایک مستقل سچائی باقی ہے کہ اتوار کی قانون سازی اس کے مذہبی کردار کی وجہ سے ریاستہائے متحدہ میں ہر جگہ غیر آئینی ہے۔ اسے آئینی بنانے کے لیے اس کے لیے "سول بنیاد" کی ایجاد ، اسے اس کے اصل آبائی اور پیدائشی مذہبی اور کلیسائی کردار کی وجہ سے ابھی تک غیر آئینی چھوڑ دیتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جب آئین مطلوبہ قانون کے ذریعے تمام مذہبی پابندیوں، پابندیوں یا دفعات سے مکمل آزادی کی ضمانت دیتا ہے، تو پھر کوئی بھی مذہبی کردار کسی بھی قانون سے خود کو منسلک کرتا ہے، اس وجہ سے اسے غیر آئینی قرار دیتا ہے۔

آئین حکومت میں عوام کی مرضی کا اعلیٰ ترین اظہار ہے۔ اور جب یہ سپریم کورٹ تمام مذہبی چیزوں کو قانون سازی سے خارج کر دے گا تو پھر اس اعلیٰ وصیت کو محض مذہبی چیز کے لیے "سول بنیاد" ایجاد کرنے کی چال سے نہیں ٹالا جا سکتا۔ اس طرح کی چال سے ہر سنی ہوئی مذہبی بات کو آئین بنا کر سب پر مسلط کیا جا سکتا ہے۔ اور مذہبی آزادی کی آئینی ضمانت ایک ناقابل حصول خواب میں بدل جائے گی۔

Machine Translated by Google

لہذا، بجائے اس کے کہ "اتوار کو منانے کی مذہبی بنیاد کے خلاف کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ ایک شہری اصول کے طور پر اتوار کی قانون سازی کے حق میں ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس کے خلاف یہ سب سے سخت ممکنہ اعتراض ہے۔ حقیقت میں اتنا مضبوط ہے کہ یہ صرف اسے منسوخ کر دیتا ہے، چاہے اس کی "سول" نوعیت یا ضرورت کچھ بھی ہو۔

کیلیفورنیا کی سپریم کورٹ نے اس اصول کو اچھی طرح بیان کیا ہے، جیسا کہ:
"آئین اعلان کرتا ہے کہ 'اس ریاست میں بلا امتیاز مذہبی پیشے اور عبادت کے مفت ورزش اور لطف اندوزی کی ہمیشہ کے لیے اجازت ہوگی۔' . . .
آئینی سوال قانون سازی کی طاقت کا ننگا سوال ہے۔ کیا مقننہ کے پاس یہ اختیار تھا
کہ وہ کسی خاص کام کو انجام دے؟ خاص بات کیا تھی؟۔ اتوار کو کام کرنے کی ممانعت تھی۔ ایکٹ کو اس طرح سے وضع کیا گیا تھا کہ یہ ظاہر کرے کہ اس کا مقصد ان لوگوں کے ذریعے تھا جنہوں نے اسے ووٹ دیا، محض ایک میونسپل ریگولیشن کے طور پر؛ تاہم، اگر، حقیقت میں، یہ آئین کے اس شق سے متصادم ہے جو سب کے لیے مذہبی آزادی کو یقینی بناتا ہے، تو ہمیں اس بنیاد پر اسے غیر آئینی قرار دینے پر مجبور ہونا چاہیے تھا۔"—۔Expart Newman

اصول یہ ہے کہ مطلوبہ شہری فائدے سے محرومی کی وجہ سے ریاست، معاشرے یا فرد کو اتنا نقصان پہنچانا ناممکن ہوگا، جیسا کہ یقیناً مذہبی آزادی کی خلاف ورزی سے ریاست، معاشرے اور ہر فرد کو ہونا چاہیے۔ ضمیر کے حقوق پر حملہ، اور مذہب پرستوں کو شہری طاقت کے ساتھ عطا کرنا۔

یہاں تک کہ اگر یہ آئینی تھا، یہ اب بھی غلط ہوگا

پھر یہ ناقابل تردید ہے کہ اتوار اور کلیسیائی قانون سازی، اور اس طرح، اور کسی بھی اپیل کے تحت، پورے امریکہ میں غیر آئینی اور "ظلم" ہے۔ لیکن اگر یہ یہاں بھی آئینی ہوتا، جیسا کہ انگلستان، فرانس، سپین اور روس میں ہے، تب بھی یہ غلط ہوگا۔ مذہبی اور کلیسائی ہونے کے ناطے، اتوار کی قانون سازی اپنے آپ میں غلط ہے اور کسی بھی امکان سے صحیح نہیں ہو سکتی۔

بادشاہ نبوکدنضر نے تین نوجوان عبرانیوں کے خلاف جا کر مذہبی بنیاد اور کردار کے ساتھ ایک قانون بنایا۔ لیکن خدا نے اسے اور تمام بادشاہوں اور لوگوں کو ہمیشہ کے لئے سکھایا کہ یہ غلط ہے۔

میڈو-فارسی حکومت نے، ڈینیئل کے خلاف، مذہبی بنیاد اور کردار کے حامل غیر لچکدار قانون کا قانون قائم کیا۔ لیکن خدا نے اس حکومت اور تمام حکومتوں اور لوگوں کو ہمیشہ کے لیے سکھایا کہ یہ غلط تھا۔

اور جہاں تک چرچ کا تعلق ہے "اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ریاست کی طاقت کا استعمال کرنا"، جو کہ مذہبی کے علاوہ کسی اور ارادے سے ممکن نہیں ہو سکتا ہے -کہ اس باریک چال سے کلیسا اپنے "مقصد" کو مصلوب کرنے میں پورا کر لے گا۔ خُداوند، یہ وسیع کائنات کے لیے اور ابدیت کے لیے کافی مظاہرہ ہے کہ اس طرح کا امتزاج اور طریقہ کار انتہائی اور شیطانی طور پر غلط ہے۔

اس طرح زمین پر کسی بھی دوسرے قانون کے مقابلے میں ایک اعلی قانون اور زیادہ طاقتور اتھارٹی ہے۔ یہ اللہ کی مرضی اور اختیار ہے۔ مذہب وہ فریضہ ہے جو ذہانت اپنے خالق کے ذمہ ہے، اور اس فرض کو ادا کرنے کا طریقہ۔ لہذا ہر ذی روح کا مذہب صرف اس کے اور روح کے مالک کے درمیان ہے۔ لہذا، اگرچہ اتوار کی قانون سازی زمین پر ہر ریاست یا حکومت میں آئینی ہوگی، پھر بھی، مذہبی طور پر، یہ سراسر غلط ہوگا۔ کیونکہ یہ علاقے پر حملہ اور خدا کے اختیار اور دائرہ اختیار پر قبضہ ہے۔

Machine Translated by Google

اس کے لیے کوئی زمین ممکن نہیں۔

صرف دو اتھارٹیز ہیں جہاں تک قانون یا حکومت کا تعلق ہے، دنیا میں کوئی بھی شخص کچھ بھی دینے کا پابند ہے۔ یہ دو خدا اور قیصر ہیں۔ اِس لحاظ سے، خُداوند یسوع نے اِس سچائی کا اِس طرح اعلان کیا: ”پس جو چیزیں قیصر کی ہیں وہ قیصر کو اور جو خُدا کی ہیں خُدا کو دیں۔

اتوار کی قانون سازی اور اتوار کو منانے سے نہیں آتا
خدا اور نہ ہی قیصر۔

یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ کیونکہ، جیسا کہ ثبوت ظاہر کرتا ہے، یہ ابتدا میں ہی خدا کی جگہ گناہ کے آدمی کی جھوٹی اور انسانی ساختہ تھیوکریسی کی نشانی کے طور پر قائم کی گئی تھی، یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ خدا ہے، خداوند کے سبت کے دن کو بدلنا۔ سچی اور الہی تھیوکریسی کی نشانی جس میں خدا اکیلا خدا ہے۔

یہ قیصر کا نہیں ہے۔ کیونکہ، جیسا کہ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے، یہ سیزر کے طور پر نہیں تھا -ریاست کے سربراہ ، بلکہ صرف پونٹیفیکس میکسمس -مذہب کے سربراہ کے طور پر کہ قسطنطین نے اتوار کو ایک مقدس دن قرار دیا اور اس کی تعظیم قائم کی۔ اور یہ "چرچ" کے الہام اور مطالبے کے تحت جو نہ خدا ہے اور نہ ہی قیصر۔

لہذا، چونکہ یہ نہ خدا کی طرف سے ہے اور نہ ہی قیصر کی طرف سے، بلکہ صرف ایک کافر "مذہب کے سربراہ" کے ذریعے "کلیسا" سے ہے، اس لیے کائنات میں کسی کے لیے کوئی ذمہ داری، کوئی زمین یا کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ اس کی تعمیل کرے۔ کسی بھی شکل میں۔

آپ کا حتمی مقصد

لہذا، ہر ظاہر کرنے والے پہلو میں، اتوار کی قانون سازی کی پیدائشی، اصلی اور مقامی خصوصیت ہمیشہ ایک ہی رہتی ہے -خاص طور پر اور خاص طور پر مذہبی اور کلیسائی۔

اور اتوار کی قانون سازی کا حتمی مقصد ہمیشہ کی طرح اسی طرح ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اتوار کی اصل قانون سازی میں حتمی مقصد "ایک پادری ریاست کا قیام تھا، جو سیکولر کو جھوٹے اور منحرف طریقے سے اپنے تابع کرنا"۔ اور علماء کے "عزم" کو "اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ریاست کی طاقت کا استعمال کرنے" کو موثر بنانا۔

اور یہ بالکل اب اس کا حتمی مقصد ہے۔ کانگریس اور قانون ساز اداروں کو مسلسل کم کیا جاتا ہے۔ قانون ساز مسلسل ہیں
اب پادریوں کی طرف سے رابطہ کیا گیا، اور یہاں تک کہ دھمکیاں دی گئیں، جیسا کہ اس وقت شاہی دفتر ہمیشہ اتوار کی قانون سازی اور اتوار کی مزید قانون سازی کے حق میں تھا۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ اس طرح کی قانون سازی پہلے سے ہی قانون سازی کی کتابوں میں ہوسکتی ہے، پھر بھی مسلسل مطالبہ ہے کہ وہاں مزید، اور زیادہ، اور اب بھی زیادہ؛ اور یہ سب کچھ، اگر حقیقت میں وضع نہیں کیا گیا ہے، خود دلچسپی رکھنے والے علماء کی طرف سے، اور ان شرائط میں جو انکوائری کے قریب سے قریب تر آتے جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے پہلے ان دوسرے مولویوں نے۔

ہمیں مزید جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پیش کیے گئے شواہد مکمل طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ اتوار کی قانون سازی کا کردار ہمیشہ صرف اور صرف مذہبی اور کلیسائی ہوتا ہے۔ جو، لہذا، امریکہ میں غیر آئینی اور غیر امریکی ہے؛ اور جو ہر جگہ مخالف الہی اور مخالف عیسائی ہے۔

Machine Translated by Google

مذہب میں انفرادیت ہر انسان کا ناقابل تسخیر حق ہے۔ تاہم، لوسیفر کے زوال کے بعد سے، خدا کی جگہ پر دوسرے مردوں پر حکمرانی کرنے کا مردوں کا مستقل عزم ہمیشہ سے رہا ہے۔

ظلم اور جبر کے ساتھ تاریک کلیسیائی رہنماؤں کے حکم کے مطابق دوسروں کو خدا کی عبادت میں مجبور کرنے کی انسانی کوششوں کے ریکارڈ ہیں، جو کہ جب وہ سمجھتے تھے کہ وہ خدا کی مرضی پوری کر رہے ہیں، دراصل شیطان کی خدمت کر رہے تھے۔ ان طاقتوروں کے اختیار میں غیر معمولی طاقت کے باوجود، سچے مسیحیوں نے الہٰی اصولوں کو ترک کرنے سے انکار کر دیا ہے، چاہے ذاتی قیمت ہی کیوں نہ ہو۔ ہر نسل میں ایسے لوگ رہے ہیں جنہوں نے خدا کی راہ کو برقرار رکھا اور ایسا کرتے ہوئے حتمی فتح کی بنیاد رکھی۔

مذہب میں انفرادیت کو آج نہ تو سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی اس کی قدر کی جاتی ہے کیونکہ موجودہ نسل ان قیمتی آزادیوں کو قائم کرنے کے لیے درکار جدوجہد کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہے۔ یہ جہالت اور بے حسی شیطان کو وہ فائدہ دیتی ہے جو اسے ماضی کی جابرانہ حکومت کو دوبارہ مسلط کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ نسل ان فتوحات سے آشنا ہو جائے جو مذہب میں انفرادیت کو آگ، شیر، قید اور ہر دوسرے ظلم و ستم سے پہلے آزمایا گیا اور پھر ان آزادیوں کی قدر کرنا سیکھیں جو ایسی تکلیف دہ قیمتوں میں حاصل کی گئیں۔ کیونکہ وہ وقت جلد ہی آنے والا ہے جب ماضی میں استعمال کیے گئے دباؤ دوبارہ مسلط کیے جائیں گے۔